تسہیل المتوسطہ
سیرۃ الرسول ﷺ
اردو
معاشرتی علوم
ریاضی
سائنس
وفاق المدارس العربیہ، پاکستان کی طرف سے متوسطہ
سال سوم کیلئے مجوزہ نصاب میں سے سیرت الرسول ﷺ
اردو، معاشرتی علوم، ریاضی اور سائنس کی تلخیص کی گئی
ہے اور انکی تمارین کو مکمل طور پر حل کیا گیا ہے۔ جو متوسطہ
کے طلبہ کے لئے امتحان میں یقیناً ممد و معاون ہوگا۔
مرتبہ : مولانا نعیم احمد مدرس جامعہ خیر المدارس، ملتان
ناشر :
مکتبہ امدادیہ، ملتان

نام کتاب : تسہیل المتوسط

مؤلف مولانا نعیم احمد صاحب
مدرس جامعہ خیر المدارس، ملتان

کمپوزر محمود حسن

ناشر مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، لاہور

مکتبہ العلم اردو بازار، لاہور

اسلامی کتب خانہ اردو بازار، لاہور

کتب خانہ رشیدیہ. راجہ بازار، راولپنڈی

فہرست

مضمون	صفحہ نمبر
سیرت الرسول اکرم ﷺ	۵
اردو	۳۱
معاشرتی علوم	۱۰۲
ریاضی	۱۳۰
سائنس	۱۷۱

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

﴿باب نمبر ۱﴾

سیرت قبل از بعثت

سوال: عربوں کا حلیہ اور کچھ اور اوصاف بیان کیجئے؟

جواب: عرب کے لوگ عام طور پر گندمی رنگ کے ہوتے ہیں، پیشانی اونچی، آنکھیں سیاہ اور جسم کے مضبوط اور سڈول ہوتے ہیں، بات کے دھنی اور ہاتھ کے سخی ہوتے ہیں، مہمان نوازی میں ایک خاص صفت کے مالک ہیں انکی شجاعت، ضیافت اور قوت حافظہ کا ساری دنیا میں شہرہ ہے، انکو آزادی سے بہت پیار ہے، عربوں کو تجارت کا شوق ہمیشہ سے رہا ہے، شاعری میں بھی انکو ایک خاص مقام حاصل ہے۔

سوال: نبی کریم ﷺ کا نسب مبارک بیان کیجئے؟

جواب: آپ ﷺ کا نسب درج ذیل ہے سیدنا محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قُصَیٰ بن کلاب بن مُرّہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مُضر بن نزار بن معد بن عدنان یہاں تک آپکا سلسلہ نسب مسلّم ہے اسمیں کسی کا اختلاف نہیں۔
اور عدنان کا اسماعیل کی اولاد سے ہونا بھی مسلّم ہے، اسی طرح والدہ ماجدہ کی طرف سے آپکا نسب مبارک یوں ہے محمد ﷺ بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مُرّہ نسب مبارک کے دونوں سلسلے کلاب بن مُرّہ پر جا کر مل جاتے ہیں۔

سوال: آپ ﷺ کی حضانت اور رضاعت پر مختصر نوٹ لکھیں؟

جواب: جب اُمّ ایمن آپ ﷺ کو لے کر مکہ مکرمہ حاضر ہوئیں اور آپکے دادا عبدالمطلب کے سپرد کر دیا، پھر آپکے دادا نے دل و جان سے پرورش کی جب آپکی عمر ۸ سال ۲ ماہ اور ۱۰ دن کی ہوئی تو آپکے دادا کا انتقال ہو گیا، اب اللہ تعالیٰ کو یہ دکھانا تھا کہ یہ نونہال آغوشِ رحمت میں پرورش پائے گا اور مسبب الاسباب اسکی تربیت کا خود کفیل ہو گا،
ظاہری طور پر دادا کے انتقال کے بعد اپنے چچا ابو طالب کی کفالت میں آئے، انہوں نے بھی شفقت اور محبت کے ساتھ تربیت کی، کسی قسم کی کوتاہی نہ کی، ابو طالب نے اپنی اولاد سے بھی زیادہ عزیز رکھا۔

آپ ﷺ کی رضاعت: ولادت کے بعد چند روز آپکی والدہ ماجدہ نے دودھ پلایا پھر آپکے چچا ابولہب کی کنیز ثویبہ نے دودھ پلایا ثویبہ کے بعد حضرت حلیمہ سعدیہؓ نے دودھ پلایا۔

سوال: شق صدر کسے کہتے ہیں؟

جواب: آپ ﷺ کے سینہ مبارک کو جبرائیل اور میکائیل نے چاک کیا اور قلب اطہر کو نکالا، پھر قلب کو چاک کیا، اندر سے جمے ہوئے خون کے ٹکڑے نکالے اور پھر قلب اور سینہ مبارک کو ٹانکے لگا دیئے، اسکو شق صدر کہتے ہیں، پہلا شق صدر کا واقعہ تقریباً دو یا تین سال کی عمر میں پیش آیا، دوسرا شق صدر کا واقعہ تقریباً ۱۰ سال کی عمر میں پیش آیا، تیسرا شق صدر کا واقعہ عطائے نبوت کے وقت پیش آیا، چوتھا شق صدر کا واقعہ معراج کے وقت پیش آیا، اس طرح شق صدر کل چار مرتبہ ہوا۔

سوال: شام کے پہلے اور دوسرے سفر پر روشنی ڈالیے؟

جواب:

شام کا پہلا سفر

آپ ﷺ کی عمر تقریباً ۱۲ سال دو ماہ کی تھی تو آپ ﷺ کے چچا ابو طالب تجارت کیلئے آپ ﷺ کو شام کے سفر پر ساتھ لے گئے، راستے میں بصرہ کے مقام پر قیام فرمایا تو یہود کے بڑے عالم بحیرہ راہب سے ملاقات ہوئی، بحیرہ راہب نے پوچھا یہ کون ہے، ابو طالب نے کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے، بحیرہ نے کہا کہ آپ انکو شام نہ لے جائیں، یہ اللہ کے نبی ہیں، یہود کے دین کو منسوخ کریں گے، ایسا نہ ہو کہ یہود انکو قتل کر دیں (العیاذ باللہ) اس پر آپکو ابو طالب نے مکہ مکرمہ واپس بھیج دیا۔

شام کا دوسرا سفر

حضرت خدیجہؓ نے جب آپ ﷺ کی امانت، دیانت اور شرافت کا چرچا سنا تو آپ ﷺ کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر آپ میرا تجارت کا سامان شام لے جائیں تو میں دوسروں سے دگنا یعنی زیادہ معاوضہ دونگی، آپ ﷺ نے اسکو قبول فرمایا، حضرت خدیجہؓ نے اس سفر شام میں اپنے غلام میسرہ کو آپ کے ساتھ کر دیا، شام پہنچ کر ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھے تھے، وہاں پر نسطورا راہب نے دیکھا اور کہنے لگا عیسیٰ بن مریم کے بعد آج تک آپ ﷺ کے سوا کوئی اس درخت کے نیچے نہیں بیٹھا، راہب نے کہا کہ یہ آخری نبی ہیں، میسرہ کا بیان ہے کہ دوپہر کی گرمی میں آپ ﷺ پر دو فرشتے سایہ کر لیتے تھے، جب واپسی پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت خدیجہؓ نے بھی آپ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا تو بہت تعجب ہوا، میسرہ نے سفر کے تمام حالات اور نسطورا راہب کی رپورٹ حضرت خدیجہؓ سے کہہ سنائی، آپ ﷺ نے پورا مال حضرت خدیجہؓ کے سپرد کر دیا اتنا نفع ہوا کہ کبھی اتنا نفع نہیں ہوا تھا۔

سوال: حرب فجار اور حلف الفضول کی تعریف کریں؟

جواب: **حرب فجار:** واقعہ فیل کے بعد جو مشہور معرکہ قریش اور بنی قیس کے درمیان پیش آیا اسے حرب فجار کہتے ہیں، اس جنگ میں پہلے بنی قیس غالب آگئے تھے پھر بعد میں قریش کو غلبہ حاصل ہو گیا تھا، آخر صلح پر جنگ کا خاتمہ ہوا، یہ جنگ ان مہینوں میں ہوئی جن میں جنگ کرنا گناہ اور فسق و فجور میں شامل تھا، اسلئے اس جنگ کو حرب فجار کہا جاتا ہے، اس جنگ میں آپ ﷺ میدان جنگ میں تشریف لے گئے، لیکن جنگ میں حصہ نہ لیا، اس وقت آپ ﷺ کی عمر ۱۵، ۱۴ یا ۲۰ سال کی تھی۔

حلف الفضول

شوال میں جب حرب فجار کا سلسلہ ختم ہوا، تو ذیقعدہ میں حلف الفضول پر نئے سرے سے عمل کی کوشش شروع ہوئی، پہلے زمانے میں قتل و غارت گری کو روکنے کیلئے فضل بن فضالہ فضل بن وداعہ اور فضیل بن حارث نے ایک معاہدہ تیار کیا تھا، جو انہیں کے ناموں سے یعنی حلف الفضول کے نام سے مشہور ہوا زبیر بن عبدالمطلب نے اس معاہدہ پر دوبارہ عمل کرنے کیلئے تحریک شروع کی، بنی ہاشم اور بنی تمیم سب کے سب عبداللہ بن جدعان کے مکان پر جمع ہوئے، حضور ﷺ نے بھی شرکت فرمائی، سب نے مظلوم کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا، خواہ مظلوم اپنا ہو یا بیگانہ، آپ ﷺ نے اس معاہدے کو بہت پسند فرمایا۔

سوال: تعمیر کعبہ کا واقعہ بیان کریں؟

پہلی تعمیر

جواب: خانہ کعبہ کی تعمیر کل پانچ مرتبہ ہوئی، پہلی مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا، تعمیر ہونے کے بعد اللہ کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام نے طواف کیا۔

دوسری تعمیر

طوفان نوح میں خانہ کعبہ ختم ہو گیا تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے تک تعمیر نہیں ہوا تھا، حضرت ابراہیم کو دوبارہ بیت اللہ کی تعمیر کا حکم ہوا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مدد سے خانہ کعبہ کو دوبارہ تعمیر کیا۔

تیسری تعمیر

جب حضور ﷺ کی عمر مبارک ۳۵ سال کی تھی تیسری مرتبہ خانہ کعبہ کی تعمیر کا واقعہ یہ ہوا کہ خانہ کعبہ کے نشیب میں ہونے کی وجہ سے بارش کا تمام پانی بیت اللہ کے اندر آ جاتا تھا، عمارت بہت بوسیدہ ہو گئی تھی، قریش کو از سر نو تعمیر کا خیال ہوا ابو وہب بن عمرو خزاعی نے قریش سے پاکیزہ مال جمع کرنے کی خواہش کی، بیت اللہ تعمیر ہوا، حجر اسود کو اپنی جگہ رکھنے میں اختلاف ہو گیا، ابو امیہ بن مغیرہ نے سب کو یہ رائے دی کہ کل جو شخص سب سے پہلے مسجد حرام کے دروازے سے داخل ہو تو اسی کو اپنا حاکم بنا کر فیصلہ کرا لو، اس رائے کو سب نے پسند کیا سب لوگ مسجد حرام میں پہنچے اور انہوں نے دیکھا کہ سب سے پہلے آنے والے حضرت محمد ﷺ ہیں آپ ﷺ کے فیصلے پر راضی ہو گئے، فیصلہ یہ ہوا کہ چادر بچھا کر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے حجر اسود کو اس میں رکھا اور فرمایا کہ ہر قبیلے کا سردار اس چادر کو پکڑ کر حجر اسود کو اٹھائے۔ سب نے مل کر چادر اٹھائی، آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے حجر اسود نصب فرمایا۔

چوتھی تعمیر

عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں خانہ کعبہ کو شہید کرا کر نئے سرے سے تعمیر کرایا۔

پانچویں تعمیر

حجاج بن یوسف نے بنوایا وہی تعمیر آج تک چلی آرہی ہے۔

خالی جگہ پر کریں

۱- جزیرہ عرب پاکستان سے مغرب کی جانب واقع ہے۔
۲- حضرت ابراہیم علیہ السلام بابل کی سرزمین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دو ہزار سال پہلے پیدا ہوئے۔
۳- قریش ایک مضبوط سمندری جانور کا نام ہے۔
۴- عبدالمطلب نے عبداللہ کا نکاح وہب بن عبد مناف کی صاحبزادی آمنہؓ سے کیا۔
۵- نبی کریم ﷺ ۹ ربیع الاوّل دوشنبہ بمطابق ۵۷۱ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔
۶- والدہ ماجدہ کی وفات کے وقت آپ ﷺ کی عمر ۶ سال تھی۔
۷- عبدالمطلب کی وفات کے وقت آپ ﷺ کی عمر ۸ سال تھی۔
۸- حضرت خدیجہؓ سے نکاح کے وقت آپ کی عمر ۲۵ سال تھی۔
۹- کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

﴿باب نمبر۲﴾

عطائے نبوت اور عرب کی مخالفت

سوال ابتدائی دور نبوت میں طریقہ دعوت کیا تھا، اور شروع شروع میں کون کون مسلمان ہوئے تھے؟

جواب جب نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ کو اعلانیہ تبلیغ کا حکم نہ تھا، اسلئے کہ دنیا میں جہالت اور گمراہی کی حکومت تھی خاص کر عرب کا تکبر و غرور اور آباؤ اجداد کی تقلید انہیں حق پر کان لگانے کی اجازت نہیں دیتی تھی اسلئے ابتدا میں آپ ﷺ کو اعلانیہ تبلیغ کا حکم نہ دیا گیا تا کہ اول ہی سے لوگ متنفر نہ ہو جائیں، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی جان پہچان کے لوگوں میں تبلیغ فرمائی اور اسی طریقے سے اپنی فہم و فراست کے ذریعے جن میں خیر و اصلاح کے آثار دیکھتے تھے ان کو اسلام کی دعوت دیتے۔ لہٰذا سب سے پہلے جنہوں نے اسلام قبول کیا وہ یہ ہیں، (۱) عورتوں میں آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ (۲) مردوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ (۳) بچوں میں آپ ﷺ کے چچازاد بھائی حضرت علیؓ (۴) غلاموں میں آپ ﷺ کے متبنّٰی حضرت زیدؓ بن حارث مشرف باسلام ہوئے۔

سوال کوہ صفا پر آپ ﷺ نے کیسے اور کیوں قریش کو جمع فرمایا تھا؟

جواب: جب قریش میں اسلام کا چرچا ہوا تو اللہ پاک نے حضور ﷺ کو حکم فرمایا کہ لوگوں کو اعلانیہ طور پر کلمہ حق پہنچاؤ وہ آپ ﷺ نے فوراس حکم کی تعمیل کی اور کوہ صفا پر چڑھ کر تمام قبائل قریش کا نام لیکر آواز دی، جب سب قبائل جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے سب سے پہلے یہ معلوم کیا کہ اگر میں آپ کو یہ خبر دوں کہ غنیم کا لشکر تم پر حملہ کرنیوالا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے، تو سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ کیوں نہیں ہم آپ ﷺ کی تکذیب نہیں کرینگے، کیونکہ ہم نے آج تک کبھی آپ ﷺ کو جھوٹ بولتے نہیں دیکھا تو اسکے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ تم اپنے باطل عقائد کو چھوڑ دو اور ایک خدا پر ایمان لاؤ اور مجھے خدا کا رسول مان لو ورنہ تم پر اللہ تعالیٰ کا سخت عذاب آنیوالا ہے۔

سوال: قریش نے دعوت اسلام کی بیخ کنی کیلئے کیا کیا طریقے اپنائے؟

جواب: جب قریش نے دیکھا کہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب آپ ﷺ کے ساتھ ہیں تو قریش نے جب یہ دیکھا کہ لوگ آپ ﷺ کے کلام حق کی مقناطیسی کشش کیجہ سے آپ ﷺ کے خوب قریب ہو رہے ہیں، اور ان کا مذہب پوری دنیا میں پھیل جائیگا، تو سرداران قریش نے جمع ہو کر یہ فیصلہ کیا کہ مکہ کے تمام راستوں پر آدمی بیٹھا دیئے جائیں، تاکہ اطراف عالم سے جو لوگ حج کیلئے آئیں تو انہیں پہلے ہی سے بتا دیا جائے کہ یہاں ایک ساحر اور جادوگر رہتا ہے، تم اسکے پاس نہ جانا اور اسکے ساتھ ساتھ تکالیف پہنچانے کی جو بھی صورت قریش کے سامنے آئی اسکو اختیار کیا، ہر مجلس میں آپ ﷺ کا مذاق اڑانا شروع کیا، غرضیکہ اسلام کی بیخ کنی کیلئے ہر طریقہ اپنایا۔

سوال: آپ ﷺ نے قریش کے لالچ دینے کا کیا جواب دیا؟

جواب: جب قریش نے دیکھا کہ کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوئی، تو مشورہ کے بعد قریش نے اپنے سب سے زیادہ چالاک سردار عتبہ بن ربیعہ کو بھیجا وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہا اے بھتیجے تم حسب ونسب کے لحاظ سے ہم میں سب سے بہتر ہو، اگر آپ ﷺ چاہیں تو ہم آپ ﷺ کیلئے دولت جمع کر دیں اور تمہیں اپنا سردار مان لیں، اور اگر آپ ﷺ چاہیں تو عرب کی سب سے حسین لڑکی سے آپ ﷺ کا نکاح کرادیں، غرض ہم آپ ﷺ کی ہر خواہش کو پورا کریں گے، لیکن تم ہماری صرف ایک بات مان لو وہ یہ کہ ہمارے معبودوں کو اور ہمارے آباؤ اجداد کو برا بھلانہ کہو، لیکن آپ ﷺ نے اسکی تمام باتوں کے جواب میں صرف ایک آیت قرآن مجید کی سنادی، جسکو سن کر سردار عتبہ منہ بگاڑ کے گیا، اور اپنی قوم میں آکر کہنے لگا، کہ خدا کی قسم میں نے ایک ایسا کلام سنا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تھا، نہ وہ شعر ہے، نہ وہ نجومی کا کلام اور نہ ساحر کا کلام ہے، اور کہنے لگا کہ تم حضور پاک ﷺ کی ایذا سے باز آجاؤ۔

سوال: صحابہ کی ہجرت حبشہ اور وہاں کے قیام پر مختصر نوٹ لکھیں؟

جواب: جب آپ ﷺ کے صحابہ پر قریش مکہ نے مظالم ڈھانے شروع کئے، تو آپ ﷺ نے ان حضرات کو ملک حبشہ

طرف ہجرت کر جانے کی اجازت فرمائی، یہ ہجرت کا واقعہ عطائے نبوت کے پانچویں سال پیش آیا، اس مرتبہ کل ہجرت کرنیوالے سولہ افراد تھے گیارہ مرد اور پانچ عورتیں یا بارہ مرد اور چار عورتیں تھیں، جن میں حضرت عثمانؓ اور انکی زوجہ مطہرہ حضرت رقیہ بنت حضرت محمد ﷺ بھی تھیں، حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے ان مہاجرین کا بڑا احترام کیا، جب قریش کو اس بات کی خبر ہوئی تو عمرو بن عاص اور عبداللہ ابن ابی ربیعہ کو نجاشی کے پاس بھیجا اور کہا کہ یہ لوگ فسادی ہیں انکو ہمارے حوالے کر دو، نجاشی ایک سنجیدہ آدمی تھا اس نے انکے جواب میں کہا کہ پہلے ہم ان حضرات کے مذہب کی تحقیق کریں گے، تو نجاشی نے ان سے انکا مذہب اور صحیح واقعات معلوم کیئے، حضرت جعفر طیارؓ آگے بڑھے اور فرمایا اے بادشاہ ہم سب پہلے جاہل تھے، بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے، مردار جانور کھاتے تھے، غرض ہم میں ہر قسم کی برائی تھی، اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف ایک رسول ﷺ بھیجا ہم انکے نسب، کی سچائی اور امانت اور انکی عفت اور پاک دامنی کو خوب جانتے ہیں، اس نے ہمیں ایک خدا کیطرف بلایا اور فرمایا کہ خدا کے سوا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، صلح رحمی کرو، اور ہر قسم کی اچھائی کا حکم فرمایا۔ حضرت جعفر طیارؓ نے سورۂ مریم کی ابتدائی آیات کی تلاوت فرمائی، نجاشی یہ سن کر مسلمان ہو گیا، اور قاصدوں کو واپس کر دیا اور یہ حضرات وہاں ٹھاٹ سے رہنے لگے۔

سوال: طفیل بن عمرو دوسیؓ نے کیا دعا کرائی تھی اور انھوں نے کیا کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: طفیل بن عمرو دوسیؓ اپنی قوم کے نہایت شریف سردار تھے، آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام کی حقانیت اور آپ ﷺ کے اخلاق کو دیکھ کر رضا و رغبت کیساتھ مسلمان ہو گئے اور واپسی پر حضور ﷺ سے دعا کی درخواست کی، آپ ﷺ نے دعا کی، تو اس کی پیشانی پر اللہ نے ایک ایسا نور چمکا دیا جو اندھیرے میں روشن چراغ کیطرح چمکتا تھا، جب طفیل بن عمرو دوسیؓ اپنی قوم میں واپس گئے تو یہ خیال ہوا کہ میری قوم اس نور کو کوئی مصیبت اور بیماری نہ سمجھیں، اسلئے دعا کی کہ نور میرے اس کوڑے میں آجائے، اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی اور نور کوڑے میں آگیا، اس لیے ان کا لقب ذوالنور ہو گیا، طفیل بن عمرو دوسیؓ نے اپنے قبیلے میں تبلیغ اسلام کیلئے بہت کوشش کی، یہاں تک غزوۂ خندق کے بعد ۷۰ یا ۸۰ گھرانے مسلمان ہو گئے، جن کو غزوۂ خیبر میں اپنے ساتھ لائے اور شریک جہاد ہوئے۔

سوال: سفر طائف کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: جب آپ ﷺ کو اہل مکہ کے قبول اسلام سے مایوسی ہونے لگی، دس نبوی شوال کے آخر میں زید بن حارثؓ کو ساتھ لے کر اہل طائف کو کلمۂ حق کی دعوت دینے کے لیے تشریف لے گئے، ایک ماہ کے برابر تبلیغ میں مشغول رہے، مگر ایک شخص کو بھی کلمۂ حق کی توفیق نہ ہوئی۔ ظالموں نے شہر کے اوباش لوگوں کو بہکایا، تاکہ آپ ﷺ کو تکلیف پہنچائیں، سنگدل اور بدنصیب لوگوں نے تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی، آپ ﷺ کو پتھر مارے، قدم مبارک بہت زخمی ہو گئے۔ جس طرف سے پتھر آتا زید بن حارثؓ اسی طرف ہو جاتے، یہاں تک کہ زید بن حارثؓ کا سر مبارک زخمی ہو گیا۔ مگر زبان پر بددعا کا حرف تک نہ آیا، اور بار بار ان کے لیئے ہدایت کی دعا فرماتے رہے۔

سوال: واقعہ معراج اور اس کی شہادتیں تحریر کریں؟

جواب: ۲۷ رجب گیارہ نبوی میں واقعہ معراج پیش آیا، آپ ﷺ ایک رات کعبۃ اللہ یا اُمِّ ہانی کے گھر سوئے ہوئے تھے، حضرات جبرائیلؑ اور میکائیلؑ تشریف لائے، اور کہا کہ آپ ﷺ ہمارے ساتھ چلئے۔ آپ ﷺ کو براق پر سوار کیا گیا۔ پہلے مسجد اقصیٰ تک لے گئے، یہاں پر اللہ تعالیٰ نے تمام انبیا علیہ السلام کو آپ ﷺ کے اکرام کیلئے (بطور معجزہ) جمع فرمایا، آپ ﷺ نے تمام انبیا، اور رسل کی امامت فرمائی۔ یہاں تک کہ دنیائے عالم کی سیر کرائی، اسکے بعد جو سفر طے ہوا، احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سفر براق پر نہیں بلکہ معراج کے ذریعے ہوا۔ معراج کے معنی سیڑھی یا زینہ کے ہیں۔ اس مبارک سفر میں پہلے آسمان پر حضرت آدمؑ سے ملاقات ہوئی۔ دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے، اور تیسرے آسمان پر حضرت یوسفؑ سے، چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ سے، پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ سے، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ سے اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی، اسکے بعد آپ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ کی طرف تشریف لے گئے، حوض کوثر اور جنت کا معائنہ کرایا گیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ایسے مناظر دیکھے جنکو آج تک نہ کسی آنکھ نے دیکھا تھا نہ ہی کسی کان نے اسکے بارے میں سنا تھا۔ اسکے بعد آپ ﷺ کو دوزخ اور اسمیں عذاب دیئے جانے کے چند مناظر دکھائے گئے، پھر حضور ﷺ آگے بڑھے۔ اور جبرائیلؑ یہیں ٹھہر گئے۔ آپ ﷺ کو اللہ کی زیارت ہوئی صحیح یہ ہے کہ یہ زیارت آنکھوں سے ہوئی اور خداوند کریم سے ہم کلامی کا شرف بھی حاصل ہوا، اسوقت پانچ نمازیں فرض کی گئیں وہاں سے واپس ہوئے اور پھر براق پر سوار ہو کر مکہ مکرمہ کیطرف تشریف لے آئے، یہ سارا کا سارا سفر رات کے کچھ حصے صبح صادق سے پہلے ہوا، جب حضور پاک ﷺ نے صبح کو معراج پر جانے کی خبر دی تو قریش نے مذاق اڑانا شروع کیا۔ کہ کوئی انسان زمین سے آسمان پر اتنے کم عرصے میں جاسکتا ہے، لیکن بغرض امتحان آپ ﷺ سے سوالات کرنے شروع کیے قریش نے سب سے پہلے بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کے متعلق سوالات کرنے شروع کیے ابتداً تو آپ ﷺ کو سخت اضطراب ہوا لیکن پھر اللہ نے آپ ﷺ کے اضطراب کو ختم کرنے کیلئے مسجد اقصیٰ کا نمونہ آپ ﷺ کے سامنے کر دیا تا کہ آپ ﷺ کو جواب دینے میں آسانی ہو، اس موقع پر آپ کی تصدیق کرنیوالے سب سے پہلے شخص حضرت ابو بکر صدیقؓ تھے، اسی تصدیق کی بنا پر آپؓ کا لقب صدیق رکھا گیا۔ اسکے بعد قریش نے دوسرا سوال اپنے قافلے کے بارے میں کیا جو ملک شام کیطرف گیا ہوا تھا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب میرا گزر مقام روحا پر سے ہوا تو اس قافلے کا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا۔ سب اسکی تلاش میں لگے ہوئے تھے، ان کے سامان کے پاس کوئی بھی نہ تھا، انکا ایک کوزہ میں پانی رکھا ہوا تھا، اس سے میں نے پانی پیا، نیز ایک اور قبیلے کے تجارتی قافلے پر سے گزر ہوا۔ جب براق اسکے قریب سے گزرا تو اسکے اونٹ اِدھر اُدھر بھاگنے لگے ایک سرخ اونٹ تھا، جس پر سیاہ اور سفید رنگ کی گون تھی، اسی قسم کی اطلاع ایک اور قبیلے کے قافلے کے متعلق دی اور فرمایا یہ قافلہ بدھ کے روز تک تمہارے پاس آجائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا خلاصہ کلام یہ کہ آپ ﷺ کے ان بیانات نے بھی آپ ﷺ کے واقعہ معراج کی تصدیق کی لیکن قریش نے محض تعصب کی بنا پر ان واضح دلائل کو تسلیم نہ کیا، بلکہ آپ ﷺ کے اس سفر کو سحر اور آپ کو جادوگر کہہ کر کمزرے

ہو گئے۔

خالی جگہ پر کریں

۱-جب آپ کی عمر ۴۰ برس کی ہوئی تو آپ ﷺ کو نبوت عطا کی گئی۔

۲-بیٹا باپ سے اور باپ بیٹے سے چھپ کر نماز پڑھتا تھا۔

۳-آپ ﷺ کے بدبخت چچا ابولہب نے آپ ﷺ کیطرف پتھر پھینکا تھا۔

۴-آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل نے آپ کے سر مبارک کو کچلنے کا ارادہ کیا۔

۵- حضرت عمارؓ کی والدہ ماجدہ اسی بنا پر شہید کی گئیں۔

۶-نجاشی کے سامنے اسلام بیان کرنے کیلئے حضرت جعفر طیارؓ آگے بڑھے۔

۷-آنحضرت ﷺ کو وحی سے بتلایا گیا کہ اس عہدنامے کو دیمک نے کھالیا ہے۔

۸-جب حضور ﷺ نے دعا فرمائی تو اللہ تعالی نے اس کی پیشانی پر ایک نور چمکادیا۔

۹-ابوطالب کی وفات سن ۱۰ نبوی کو ہوئی۔

۱۰- رجب ۲۷ سن ۱۱ نبوی کو معراج کا واقعہ پیش آیا۔

﴿باب نمبر۳﴾

ہجرت مدینہ

سوال: مدینہ طیبہ میں اسلام کیسے پہنچا اور کس طرح پھیلا؟

جواب: حضور ﷺ قبائل عرب کو برابر دس سال تک اسلام کی دعوت دیتے رہے، مگر وہ اسکے جواب میں آپ ﷺ کو ہر قسم کی تکلیف پہنچاتے رہے اور مذاق اڑاتے رہے، لیکن جب اللہ نے ارادہ کیا کہ اسلام کی اشاعت اور ترقی ہو، تو قبیلہ اوس کے چند آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیے، جن میں سے اسعد بن زرارہ اور ذکوان بن عبد قیس مشرف باسلام ہوئے، ان دونوں حضرات کی وجہ سے مدینہ منورہ میں اسلام پھیلا، اور انہیں کی وجہ سے مدینہ منورہ میں اسلام نے بہت ترقی کی۔

سوال: مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کیسے اور کیوں ہوئی؟

جواب: جب قریش کو بیعت عقبہ ثانی کی خبر ہوئی، اور اسکے غصے کی انتہا نہ رہی، اور انہوں نے مسلمانوں کو ایذا رسانی کی کوئی کسر نہ چھوڑی، تو اسوقت حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو مدینہ منورہ کیطرف ہجرت کرنے کا مشورہ دیا، اور پھر صحابہ کرامؓ نے قریش مکہ سے چھپ کر ایک ایک دو دو ہو کر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کیطرف ہجرت کرنی شروع کردی۔

سوال: نبی کریم ﷺ کے واقعہ ہجرت کی تفصیل بیان کیجئے؟

جواب: کفار مکہ کو جب حالات معلوم ہوئے تو دارالندوہ میں آپ ﷺ کے بارے میں مشورہ کیلئے جمع ہوئے، ابلیس شیطان شیخ نجدی کی صورت میں مجلس میں موجود تھا، ہر ایک نے اپنا اپنا مشورہ دیا، ابوجہل نے قتل کرنے کا مشورہ دیا (العیاذ باللہ) اور اس میں یہ طے پایا کہ ہر قبیلے کا ایک نوجوان اس قتل میں شریک ہو، تاکہ بنی عبد مناف آپ ﷺ کا بدلہ نہ لے سکیں، اس رائے کو پسند کیا گیا اور ایک رات قریش مکہ نے آپ ﷺ کے مکان کا محاصرہ کیا اور اللہ نے آپ ﷺ کو اسکی اطلاع دی، اور ہجرت کرنے کا حکم دیا، اور آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ آپ میری چارپائی پر سو جائیں اور آپ ﷺ سورہ یٰسین پڑھتے ہوئے گھر سے نکلے، جب آیت ﴿فَاَغْشَیْنٰہُمْ فَہُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ﴾ پر پہنچے تو اسکو کئی مرتبہ دہرایا اور انکی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا اور وہ آپ ﷺ کو نہ دیکھ سکے اور آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت صدیق اکبرؓ آپ ﷺ کے ساتھ ہو گئے، یہاں تک کہ ہجرت کے ارادے سے غار ثور کیطرف تشریف لے گئے، تین دن غار ثور میں رہنے کے بعد مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

سوال: اُم معبد اور انکے خاوند کیسے مسلمان ہوئے؟

جواب: مدینہ کیطرف ہجرت کرتے ہوئے راستے میں ایک عورت اُم معبد بنت خالد کے مکان سے گزر ہوا تو آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ اسکی بکری دودھ نہیں دیتی۔ آپ ﷺ نے اسکی بکری کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا تو تھن دودھ سے بھر گئے، آپ ﷺ نے بھی پیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی پلایا، یہ برکت اسی طرح جاری رہی، جب آپ ﷺ یہاں سے رخصت ہوئے تو اُم معبد کا خاوند آیا، بکری کے متعلق یہ واقعہ دیکھ کر حیران ہو گیا، سبب پوچھا تو اُم معبد نے حضور ﷺ کے بارے میں قصہ سنایا، اُم معبد کا خاوند حضور ﷺ سے بہت متاثر ہوا، اُم معبد اور انکے خاوند مدینہ میں پہنچ کر دونوں مسلمان ہو گئے۔

سوال: مسجد نبوی کی تعمیر کس جگہ اور کیسے ہوئی؟

جواب: جب آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو وہاں کوئی مسجد موجود نہ تھی، ہر قبیلہ اپنے اپنے گھر نماز پڑھ لیا کرتا تھا، آپ ﷺ کے حکم سے مسجد نبوی کیلئے وہی جگہ خریدی گئی، جہاں پر آپ ﷺ کی اونٹنی بیٹھی تھی، مسجد نبوی کی تعمیر کی گئی، مسجد کی دیواریں کچی اینٹوں سے بنائی گئی تھیں اور ستون کھجور کی لکڑی کے، اور چھت کھجور کی شاخوں سے بنائی گئی تھی۔

خالی جگہ پر کریں

۱- بنو قریظہ اور بنو نضیر آپس میں قدیم عداوتیں رکھتے تھے۔

۲- آپ ﷺ نے حضرت مصعبؓ کو تعلیم قرآن کیلئے بھیج دیا۔

۳- حضرت ابوبکر صدیقؓ انتظار میں رہے اور دو اونٹنیاں سفر کیلئے مہیا کیں۔

۴- اور حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ وہ آپ ﷺ کی چارپائی پر سو جائیں۔

۵- رسول اللہ ﷺ اور صدیق اکبرؓ اس غار میں تین رات متواتر چھپے رہے۔

۶- حضرت صدیق اکبرؓ کا آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ دونوں اونٹنیاں لیکر پہنچے۔

۷- آپ ﷺ نے مسجد قبا کی بنیاد قبا میں ڈالی۔

۸- حضرت ابوایوبؓ انصاری کے گھر کے سامنے اونٹنی جا کر بیٹھ گئی۔

۹- دو صاحبزادیاں فاطمہؓ اور ام کلثومؓ بھی اسی وقت مدینہ آگئیں۔

﴿باب نمبر ۴﴾

صورت و اخلاق

سوال: آپ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کیجئے؟

جواب: حضور ﷺ کا قد درمیانہ تھا، رنگ سفید اور سرخی مائل تھا، سینہ مبارک چوڑا تھا، اور سینے سے ناف تک بالوں کا ایک باریک خط تھا، پیشانی کھلی اور روشن تھی، ناک مناسبت کے ساتھ اونچا، دندان مبارک سفید اور چمک دار تھے، سر مبارک مناسبت کے ساتھ بڑا تھا، سر کے بال نرم اور تھوڑے سے مڑے ہوئے تھے، آنکھیں بڑی تھیں اور سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی، پتلیاں خوب سیاہ تھیں چہرہ انور چودھویں رات کے چاند سے زیادہ چمکتا تھا، پیٹ اور سینہ مبارک برابر تھا۔ غرضیکہ آپ ﷺ کا جسم مبارک نہایت معتدل اور جیلا تھا، آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔

سوال: آپ ﷺ کے اسمائے صفاتیہ بیان کریں؟

جواب: آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرا نام محمد ﷺ اور ماحی ہے اور حاشر ہے اور عاقب ہے یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا، میرا نام نبی الرحمہ ہے اور نبی التوبہ۔ اور جہاد کرنے کا نبی۔ اللہ تعالی نے حضور ﷺ کو بشیر و نذیر، اور رؤف الرحیم، اور محمد ﷺ و احمد اور خاتم النبیین۔ اور مزمل اور مدثر کے ناموں سے یاد کیا ہے، یہ تمام اسمائے مبارک اسمائے صفاتیہ ہیں، علماء نے حضور ﷺ کے اسمائے صفاتیہ اور بھی بہت سے ذکر کئے ہیں۔

سوال: آپ ﷺ کے اخلاق کریمانہ پر جامع نوٹ لکھیں؟

جواب: حضور ﷺ کے اخلاق کریمانہ کے متعلق حضرت عائشہؓ سے سوال کیا گیا تو فرمایا، کہ حضور ﷺ کا خلق قرآن مجید ہے، اپنی ذات کیوجہ سے کسی پر ناراض نہیں ہوتے تھے، اور نہ ہی بدلہ لیتے تھے، آپ ﷺ سب سے زیادہ سچے تھے، اور سب سے زیادہ وعدے کو پورا کرنیوالے تھے، آپ ﷺ سب سے زیادہ نرم اور محبت میں بہترین تھے، انتہائی بردبار اور سب سے زیادہ باحیاء تھے، اور نہایت

متواضع تھے اور غلام کی دعوت کو قبول فرما لیتے تھے، مخلوق کیلئے سب سے زیادہ شفیق تھے۔

سوال آپ ﷺ کے لباس مبارک کے تذکرے کے ساتھ ساتھ لباس پہننے کی دعا بھی بیان کریں؟

جواب آپ ﷺ پہننے کی چیزوں میں تکلف نہیں فرماتے تھے، جس وقت بھی نیا کپڑا پہنتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ﴾

سبز رنگ کے کپڑے کو بہت پسند فرماتے تھے، اور پشمینہ بھی پہنتے تھے، دستار مبارک کا اصل معمول تھا، جمعہ کے دن دھاری دار چادر اور سرخ چادر پہنتے تھے۔

سوال حضور ﷺ کی خوش طبعی کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب آپ ﷺ خوش طبعی بھی فرماتے تھے، لیکن سچی بات کے سوا نہیں فرماتے تھے، ایک مرتبہ ایک شخص نے کہا یا رسول ﷺ مجھے اونٹ پر سوار کر دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا، اس شخص نے کہا کہ بچہ میرا وزن نہیں اٹھا سکے گا آپ ﷺ نے فرمایا ہر اونٹ اونٹنی کا بچہ تو ہے۔ ایک بوڑھی عورت آپ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ آپ ﷺ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے جنت میں داخل فرما دیں، آپ ﷺ نے فرمایا کوئی بڑھیا جنت میں داخل نہیں ہوگی، بڑھیا روتی ہوئی گھر لوٹ گئی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ بڑھیا کو خبر دے دو کہ کوئی عورت بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہ ہوگی، بلکہ جوانی کی حالت میں جنت میں داخل ہوگی۔

خالی جگہ پر کریں

۱- سر کے بال نرم اور تھوڑے سے مڑے ہوئے تھے نہ گھونگھریالے اور نہ بالکل سیدھے۔
۲- تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ کا خلق قرآن مجید ہے۔
۳- آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ لکڑیاں جمع کرنا میرے ذمہ ہے۔
۴- حضور ﷺ قہقہہ مار کر نہ ہنستے بلکہ مسکراتے تھے۔
۵- حضور ﷺ جب کوئی خوشخبری سنتے تو فرماتے ﴿الحمد الله الذي بنعمته تتم الصالحات﴾
۶- جمعہ کے دن دھاری دار اور سرخ چادر اوڑھتے تھے۔
۷- سفر میں چند چیزیں تیل کی شیشی، سرمہ دانی، آئینہ، کنگھا، قینچی، مسواک اور سوئی دھاگہ آنحضرت ﷺ ساتھ رکھتے

تھے

﴿باب نمبر ۵﴾

ازواج مطہرات

سوال: امہات المومنین میں سے ہر ایک کا مختصر تعارف کیجئے؟

جواب: ۱- حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ

حضرت محمد ﷺ نے سب سے پہلے حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ سے عقد فرمایا، نکاح کے وقت آپ ﷺ کی عمر ۲۵ سال تھی، اور حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰ سال تھی، اور ۲۰ اونٹ مہر نکاح مقرر ہوئے۔ یہ آپ ﷺ کا پہلا نکاح اور حضرت خدیجہؓ کا تیسرا نکاح تھا، ہجرت سے پہلے انتقال ہوا اور جنت المعلی میں مدفون ہیں۔

۲- حضرت سودہ بنت زمعہؓ

حضرت سودہ بنت زمعہؓ سے سن ۱۰ نبوی میں نکاح ہوا، جبکہ انکی عمر ۵۰ سال تھی، ۴۰۰ درہم مہر مقرر ہوا، آنحضرت ﷺ نے چاہا کہ انکو طلاق دے دوں، لیکن انہوں نے کہا کہ میں آپ ﷺ کی ازواج میں سے اٹھائی جاؤں، اسپر آپ ﷺ نے انکو طلاق نہیں دی، حضرت عمرؓ کی خلافت کے آخری ایام میں انتقال ہوا۔

۳- حضرت عائشہ صدیقہؓ

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے چھ سال کی عمر میں مکہ مکرمہ میں ہجرت سے دو سال قبل یا تین سال قبل ماہ شوال میں نکاح ہوا، انکا مہر بھی ۴۰۰ درہم تھا، رخصتی مدینہ منورہ میں ہوئی، حضرت عائشہؓ کی عمر نو سال کی تھی آنحضرت ﷺ نے سوائے انکے کسی دوشیزہ سے عقد نہیں کیا، ان کی کنیت ام عبداللہ ہے، عبداللہ حضرت عائشہؓ کے بھانجے ہیں، حضرت عائشہؓ حضور ﷺ کے پاس ۹ سال رہیں، ۵۷ ہجری میں ۶۶ سال کی عمر میں ۱۷ رمضان المبارک میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

۴- حضرت حفصہ بنت عمر فاروقؓ

حضرت حفصہ بنت عمر فاروقؓ سے شعبان ۳ ہجری میں جبکہ انکی عمر ۲۲ سال تھی، جب انکا نکاح ہوا پھر آنحضرت ﷺ نے انکو طلاق دے دی، حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ حضرت حفصہؓ سے رجوع فرمالیں اسلئے کہ وہ بہت روزہ دار اور نماز گزار ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے رجوع فرمایا، شعبان ۴۵ ہجری میں انتقال فرمایا، ۸ سال آپ کی خدمت میں رہیں اور کل عمر ۶۳ سال پائی۔

۵- حضرت زینب بنت خذیمہؓ

حضرت زینب بنت خذیمہؓ سے ہجرت کے چوتھے سال ۵۰۰ درہم مہر پران سے عقد فرمایا، نکاح کے وقت انکی عمر ۳۰ سال تھی

۴ ہجری میں انتقال فرمایا، کل ۳ ماہ آپ ﷺ کے ساتھ رہیں۔

۶- حضرت اُمِ سلمہؓ

حضرت اُمِ سلمہؓ سے جب کہ انکی عمر ۲۴ سال تھی، شوال ۴ ہجری میں ان سے عقد فرمایا، ۶۲ ہجری میں انتقال فرمایا، تمام ازواج مطہرات میں سے وفات کے اعتبار سے آخری زوجہ مطہرہ ہیں، ۶ سال سے زائد آپ ﷺ کی خدمت میں رہیں، کل عمر ۸۴ سال پائی۔ اُمِ سلمہ انکی کنیت ہے اور نام ہندہ تھا، انکے مہر کی مقدار ۵۰۰ درہم تھی، یہ بہت ہی سخی اور عبادت گزار تھیں۔

۷- حضرت زینب بنت جحشؓ

حضرت زینب بنت جحشؓ سے ۵ ہجری میں جبکہ انکی عمر ۳۵ سال تھی، ۴۰۰ درہم مہر پر عقد فرمایا، یہ آپ ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں، انکا نکاح آپ ﷺ کے غلام زید بن حارثہؓ سے ہوا تھا، ۲۰ ہجری میں انتقال ہوا، حضور ﷺ کے انتقال کے بعد یہ سب سے پہلی بیوی ہیں جنہوں نے انتقال فرمایا، ۶ سال سے زائد آپ ﷺ کی خدمت میں رہیں اور کل عمر ۵۰ سال پائی۔

۸- حضرت جویریہ بنت حارثؓ

حضرت جویریہ بنت حارثؓ سے ۵ ہجری میں جبکہ عمر ۲۰ سال تھی عقد فرمایا۔ ۴۰۰ درہم مہر مقرر ہوا۔ یہ غزوہ بنی مصطلق میں قید ہو کر آئی تھیں، اور ثابت بن قیسؓ کے حصہ میں آئی تھیں، ثابت بن قیسؓ نے ان سے بدل کتابت چاہی، یہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ مال کتابت کے لئے کچھ سوال کریں، حضور ﷺ نے فرمایا۔ کہ مال کتابت میں ادا کروں اور تجھ سے عقد کرلوں، کیا تم کو یہ پسند ہے، حضرت جویریہؓ راضی ہو گئیں، آپ ﷺ نے مال کتابت ادا کر کے عقد فرمایا، ۶ سال آپ ﷺ کی خدمت میں رہیں، ۵۶ ہجری ۷۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۹- حضرت اُمِ حبیبہ بنت سفیانؓ

حضرت اُمِ حبیبہ بنت سفیانؓ سے ۷ ہجری میں عقد فرمایا، انکا نام رملہ تھا، اُمِ حبیبہ کنیت ہے، عقد حبشہ میں ہوا، انکا مہر ۴۰۰ درہم حضور ﷺ کیطرف سے نجاشی شاہ حبشہ نے ادا کیا، نکاح کے متولی عثمان بن عفان اور دوسرے قول کے مطابق خالد بن سعید بن عاص تھے، ۳ سال سے زائد آپ کی خدمت میں رہیں، ۴۴ ہجری میں ۷۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۱۰- حضرت صفیہؓ

حضرت صفیہؓ سے صفر ۷ ہجری میں عقد فرمایا، انکی آزادی کو ہی انکا مہر قرار دیا گیا، نکاح کے وقت ۱۶ سال کی عمر تھی، یہ حضرت ہارون کی اولاد میں سے تھیں، یہ غزوہ خیبر میں قید ہو کر آئی تھیں، حضور ﷺ نے ان کو آزاد فرمایا اور آزادی ہی انکا مہر مقرر ہوا ۴ سال آپ ﷺ کی خدمت میں رہیں، ۵۰ ہجری ۵۹ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۱۱- حضرت میمونہ

حضرت میمونہؓ سے ۷ ذیقعدہ میں ۳۶ سال کی عمر میں عقد فرمایا، ۵۰۰ درہم مہر مقرر ہوا، یہ خالد بن ولیدؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کی خالہ تھیں، ان سے عقد موضع سرف میں ہوا تھا، اور ۵۱ ہجری میں انتقال فرمایا، ایک روایت میں ہے کہ ۶۶ ہجری میں انتقال فرمایا، وفات کے اعتبار سے آخری زوجہ مطہرہ ہیں، ۳ سال سے زائد آپ ﷺ کی خدمت میں رہیں، کل عمر ۸۰ سال پائی، ان گیارہ ازواج مطہرات میں سے حضرت خدیجہؓ وحضرت زینب بنت خذیمہؓ کے علاوہ باقی تمام نے حضور ﷺ کے انتقال کے بعد انتقال فرمایا اور حضرت خدیجہؓ اور حضرت میمونہؓ کے علاوہ تمام ازواج مطہرات جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

سوال: آپ ﷺ کی اولاد کے حالات زندگی لکھئے؟

جواب: حضور ﷺ کی اولاد میں سے ایک حضرت قاسمؓ ہیں، انہیں کے نام پر آپ ﷺ کی کنیت ابو القاسم ہے، دوسرے نمبر پر حضرت عبداللہؓ ہیں، جنکے دو لقب طیب اور طاہر ہیں، تیسرے نمبر پر حضرت ابراہیمؓ اور چار صاحبزادیاں (۱) حضرت زینبؓ (۲) حضرت رقیہؓ (۳) حضرت اُم کلثومؓ (۴) حضرت فاطمۃ الزہراؓ، یہ تمام اولاد حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے تھی البتہ حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہؓ کے بطن مبارک سے ۸ ذوالحجہ کو پیدا ہوئے، جو ۷۰ دن کے بعد انتقال فرما گئے۔ آپ ﷺ کی تمام اولاد نے آپ ﷺ کے سامنے انتقال فرمایا، سوائے حضرت فاطمہؓ کے، انکا انتقال آپ ﷺ کے انتقال کے ۶ ماہ بعد ہوا۔

۱- حضرت زینبؓ

حضرت زینبؓ کا عقد ابوالعاصؓ سے ہوا، جن سے ایک لڑکا علی نامی پیدا ہوا، اور بچپن ہی میں انتقال فرما گئے اور صاحبزادی امامہ نامی پیدا ہوئی۔ حضرت فاطمہؓ کے انتقال کے بعد حضرت علیؓ نے امامہؓ ہی سے عقد فرمایا۔

۲- حضرت فاطمۃ الزہراءؓ

حضرت فاطمہ الزہراؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا، جن سے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ اور حضرت محسنؓ تین فرزند اور دو صاحبزادیاں حضرت زینبؓ اور حضرت اُم کلثومؓ پیدا ہوئیں، حضرت محسنؓ بچپن میں ہی انتقال فرما گئے، حضرت زینبؓ کا عقد عبداللہ بن جعفرؓ سے ہوا، ان سے ایک لڑکا علی نامی پیدا ہوا، حضرت زینبؓ کا انتقال انکے شوہر کے سامنے ہوا، حضرت اُم کلثومؓ کا عقد امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ سے ہوا، جن سے ایک لڑکا زید نامی پیدا ہوا، انکے بعد عون بن جعفرؓ سے ہوا، ان کے بعد محمد بن جعفرؓ سے اور آخر میں عبداللہ بن جعفرؓ سے ہوا۔

۳- حضرت رقیہؓ

حضرت رقیہؓ کا عقد امیر المومنین حضرت عثمانؓ سے ہوا، جن سے ایک لڑکا عبداللہ نامی پیدا ہوا، اور بچپن میں ہی انتقال کر گئے، جس روز زید بن حارثؓ جنگ بدر کی فتح کی خوشخبری لیکر مدینہ منورہ پہنچے، اسی روز حضرت رقیہؓ کا انتقال ہوا۔

۴- حضرت اُمِ کلثومؓ

حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد حضرت عثمان غنیؓ نے حضرت اُمِ کلثومؓ سے عقد فرمایا، اور انکا انتقال شعبان ۹ ہجری میں ہوا اسی موقعہ پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری کوئی اور بیٹی ہوتی تو حضرت عثمان غنیؓ کے نکاح میں دیتا۔

سوال: آپ ﷺ کے مسلمان چچاؤں اور پھوپھیوں کے دو دو نام خدام اور قاصدوں کے اور دو نام محررین کے ترتیب وار لکھیں؟

مسلمان چچے

جواب: آنحضرت ﷺ کے چچاؤں کی تعداد میں کچھ اختلاف ہے، ۹ پر سب کا اتفاق ہے، انکے نام یہ ہیں، آپ ﷺ کے دو چچا مشرف باسلام ہوئے (۱) حضرت حمزہؓ (۲) حضرت عباسؓ انکے علاوہ جو مسلمان نہ ہوئے،

(۳) ابو طالب (۴) ابولہب (۵) زبیر (٦) مقوم (۷) ضرار (۸) مغیرہ (۹) حارث اور بعض نے عبد الکعبہ اور قثم اور غیداق ان تینوں کا بھی اضافہ کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ عبد الکعبہ اور مقوم ایک ہی کا نام ہے مغیرہ اور غیداق بھی ایک ہی کا نام ہے۔

آپ ﷺ کی پھوپھیاں

آپ ﷺ کی پھوپھیاں چھ ہیں (۱) صفیہؓ (۲) اُمِ حکیم (۳) عاتکہ (۴) برّہ (۵) اروی (٦) امیمہ ان میں سے صرف ایک حضرت صفیہؓ مشرف باسلام ہوئیں۔

آنحضرت ﷺ کے غلام

ویسے تو تمام صحابیؓ آپ ﷺ کے غلام تھے، اسلئے کہ ہر ایک صحابیؓ آپ ﷺ کی خدمت کرنا فخر سمجھتا تھا، لیکن چند صحابیؓ خاص کر آپ ﷺ کی خدمت کے لئے متعین تھے، جن کی تعداد بہت ہے چند کے نام درج ذیل ہیں (۱) زید بن حارثؓ اور ان کے بیٹے (۲) اسامہؓ (۳) ثوبانؓ (۴) شقرانؓ (۵) ابو رافع (٦) زید جد بلال بن یسارؓ (۷) طہمانؓ (۸) واقدؓ (۹) ہشامؓ (۱۰) ابو عبیدہؓ (۱۱) ابو ہندؓ (۱۲) انجشہؓ وغیرہ۔

آنحضرت ﷺ کی باندیاں

آنحضرت ﷺ کی تقریباً ۲۱ باندیاں تھیں (۱) اُمِ ایمن انکا نام برکہ تھا انہوں نے آپ ﷺ کی پرورش فرمائی تھی (۲) سلمیٰ اُمِ رافع (۳) ماریہؓ (۴) ریحانہؓ (۵) ربیحہؓ (٦) خضرہؓ (۷) رضویٰ (۸) میمونہ بنت سعد (۹) میمونہ بنت مسیب (۱۰) اُمِ ضمیرہؓ (۱۱) اُمِ عیاشؓ (۱۲) امیمہؓ (۱۳) جمیلہؓ (۱۴) بہر کہ حبشیہؓ (۱۵) بریرہؓ (۱٦) رزینہؓ (۱۷) شیرینؓ یہ حضرت ماریہؓ کی بہن تھیں۔ اور آپ ﷺ نے حسان بن ثابتؓ کو ہبہ کردی تھی (۱۸) خولہؓ (۱۹) موھبہؓ (۲۰) ہندؓ (۲۱) اسماءؓ۔

آنحضرت ﷺ کے خدام

آنحضرت ﷺ کے ۱۳ خدام تھے (۱) انس بن مالکؓ (۲) عبداللہ بن مسعودؓ (۳) عقبہ بن عامر جہنیؓ (۴) اسلع بن شریکؓ (۵) بلال بن رباحؓ (۶) سعد مولیٰ بن ابی بکر صدیقؓ (۷) ابو ذر غفاریؓ (۸) ایمن بن عبیدؓ (۹) معیقیب (۱۰) ربیعہ بن کعب اسلمیؓ (۱۱) ابو الحمراءؓ انکا نام ہلال تھا (۱۲) ذو مخمر (نجاشی کا بھتیجا) (۱۳) بکیر بن شداخ لیثیؓ اسکے علاوہ اور بھی نام سیرت ﷺ کی کتابوں میں مذکور ہیں۔

آنحضرت ﷺ کے قاصد

(۱) عمرو بن امیہ کو نجاشی شاہ حبشہ کے پاس بھیجا، جنکا نام اصحمہ تھا اس نے نام اقدس کی بڑی تعظیم کی تخت سے نیچے اتر کر زمین پر بیٹھا اور اسلام لے آیا۔ آنحضرت ﷺ کی حیات ہی میں اس کا انتقال ہوا، اور آپ ﷺ نے انکا غائبانہ نماز جنازہ ادا فرمایا۔

(۲) کلبیؓ: کلبی کو شاہ روم کے پاس بھیجا، جس کا نام ہرقل تھا، اس نے نبوت تسلیم کرلی، اسلام لانا چاہا، لیکن اس ڈر سے کہ کہیں بادشاہت نہ چلی جائے اسلئے اسلام نہ لایا۔

(۳) عبداللہ ابن حذافہؓ: کو شاہ روم فارس کے پاس بھیجا، اس ملعون نے آپ ﷺ کے نامہ مبارک کی بے ادبی کی، اور پارہ پارہ کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے بددعا فرمائی چنانچہ بہت جلدی مار ڈالا گیا۔

(۴) حاطب بن ابی بلتعہؓ: کو مقوقس کے پاس بھیجا، مقوقس مصر اور اسکندریہ کے بادشاہ کا لقب ہے، مقوقس نے اسلام قبول نہ کیا، لیکن اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں ماریہ قبطیہ اور شیرین کنیز پیش کیں، اسکے علاوہ ایک سفید خچر دلدل نامی ہدیہ بھیجا۔ دوسری روایت کے مطابق ایک ہزار دینار اور ۲۰ جوڑے ہدیہ بھیجے۔

(۵) عمرو بن العاصؓ: کو جیفر اور عبد پسران جلندی عمان کے بادشاہوں کے پاس بھیجا، دونوں نے اسلام قبول کرلیا، چنانچہ عمرو بن العاصؓ زکوٰۃ لینے اور معاملات میں فیصلہ وغیرہ کرنے کیلئے وہیں مقیم رہے، انکا باپ بھی اسلام لے آیا۔

(۶) سلیط بن عمروؓ: کو ہوذہ بن علی حاکم یمامہ کے پاس بھیجا، اس نے قاصد کی تعظیم کی لیکن اس نے ایمان کیلئے یہ شرط لگائی۔ کہ مجھ کو خلافت کیلئے کچھ اختیارات دیئے جائیں، حضور ﷺ نے اس بات کو قبول نہ کیا اور یہ مسلمان نہ ہوا۔

(۷) شجاع ابن وہبؓ: کو دمشق کے بادشاہ حارث غسانی کی جانب بھیجا۔ اس نے نامہ مبارک کی عظمت نہ کی اور کہا میں آنحضرت ﷺ کے مقابلے کیلئے جاؤں گا۔

(۸) مہاجر بن امیہ: مہاجر بن امیہ کو یمن میں حارث حمیری کی جانب روانہ کیا۔

(۹) علاء بن الحضرمیؓ: کو بحرین کے بادشاہ منذر بن ساوی کیطرف بھیجا، اور یہ مسلمان ہوگیا۔

آنحضرت ﷺ کے محررین: چاروں خلیفہ (۱) حضرت ابو بکر صدیقؓ (۲) حضرت عمرؓ (۳) حضرت عثمانؓ (۴) حضرت علیؓ

(۵) حضرت عامر بن فہیرہؓ (۶) حضرت عبداللہ ابن ارقمؓ (۷) حضرت ابی ابن کعبؓ (۸) حضرت ثابتؓ بن قیس بن شماس (۹) حضرت خالد بن سعید (۱۰) حضرت حنظلہ بن ربیعؓ (۱۱) حضرت زید بن ثابتؓ (۱۲) حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیانؓ (۱۳) حضرت شرجیل بن حسنہؓ کے علاوہ اور بھی آنحضرت ﷺ کے محرر تھے جن کی تعداد چالیس تک پہنچتی ہے۔

اسماء عشرہ مبشرہ

آنحضرت ﷺ نے ایک مجلس میں دس صحابہ کرامؓ کے متعلق یہ خوشخبری دی کہ وہ جنتی ہیں، اسکے علاوہ بعض صحابہ کیلئے بھی یہ بشارت مذکور ہے، مگر وہ مجلس میں موجود نہ تھے، اسلئے وہ اس شمار میں نہ آئے۔ چاروں خلفاء راشدین (۵) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ (۶) حضرت زبیر بن العوامؓ (۷) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ (۸) حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ (۹) حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ (۱۰) حضرت سعید بن زیدؓ۔

آنحضرت ﷺ کی سواریاں اور مویشی

(۱) سکب: سکب جس پر آپ ﷺ غزوہ احد میں سوار تھے، اسکا رنگ کمیت تھا، لیکن پیشانی اور تین پاؤں سفید تھے، آپ ﷺ نے اس پر گھوڑدوڑ فرمائی اور بازی لے گئے۔ (۲) مرتجز: یہ وہی گھوڑا ہے، جس کیلئے خذیمہ بن ثابتؓ نے گواہی دی تھی۔ (۳) لزاز: یہ مقوقس کے ہدایا میں سے تھا۔ (۴) لحیف: یہ ربیعہ نے ہدیہ پیش کیا تھا۔ (۵) ظرب: جو فروہ جذامی نے پیش کیا تھا۔ (۶) ورد: جو تمیم داریؓ نے ہدیے میں پیش کیا تھا۔ (۷) ضریس۔ (۸) ملاوح۔ (۹) سبحہ: جو یمن کے تاجروں سے خریدا تھا اس کے علاوہ تین خچر تھے۔ (۱) دلدل: دلدل نامی ایک خچر تھا، جو مقوقس کے ہدایا میں سے تھا اور یہ پہلا خچر ہے کہ اسلام میں اس پر سواری ہوئی۔ (۲) فضہ: جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ہدیہ کر دیا تھا۔ (۳) ایلیہ: شاہ ایلیہ نے پیش کیا تھا، آپ ﷺ کی سواری میں دراز گوش تھا، جسکا نام یعفور رکھا گیا اور بھینس کا ہونا ثابت نہیں۔ بیس دودھ دینے والی اونٹنیاں بھی تھیں، آپ ﷺ کے پاس قصویٰ نامی اونٹنی بھی تھی، جس پر آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی۔ سوائے قصویٰ کے کوئی چیز دبی کا وزن برداشت نہیں کر سکتی تھی، قصویٰ کو عضباء اور جدعا کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کے پاس سو بکرے بکریاں بھی تھیں۔

آنحضرت ﷺ کے ہتھیار

آنحضرت ﷺ کے پاس نو تلواریں تھیں، ان میں سے ایک کا نام ذوالفقار تھا، جو غزوہ بدر میں بنی الحجاج کے مال غنیمت سے ملی تھی، آپ ﷺ نے اس تلوار کو خواب میں دیکھا کہ اسکے دونوں طرف دندانے پڑ گئے، آپ ﷺ نے خواب کی تعبیر فرمائی، کہ شکست ہوگی، چنانچہ غزوہ احد میں اس کی تعبیر واقع ہوئی۔

تین تلواریں جنکا نام: قلعی۔ اور بتار۔ اور حتف ہے تین تلواریں قینقاع کے ایک یہودی قبیلے کے مال غنیمت سے ملی تھیں، اور دو تلواریں جنکا نام مخذم اور رسوب تھا، ایک تلوار والد کے میراث سے پائی تھی، ایک تلوار مسمی بہ عضب سعد بن عبادہ نے پیش فرمائی تھی،

اور ایک تلوار قضیب تھی، یہ سب سے پہلی تلوار ہے، جو حضور ﷺ نے حمائل فرمائی تھی۔ آپ ﷺ کے قبضہ میں پانچ نیزے بھی تھے، جن میں سے ایک کا نام مثنی اور دوسرے کا نام مثوی تھا۔ باقی تین نیزے بنی قینقاع سے غنیمت میں ملے تھے، اسکے علاوہ ایک چھوٹا نیزہ تھا جو عیدین میں حضور ﷺ کے سامنے بغرض سترہ کھڑا کیا جاتا تھا، ایک لاٹھی مڑی ہوئی موٹھ کی ایک ہاتھ لمبی تھی، اور ایک عصا تھا جسکو عرجون کہا جاتا تھا، اسکے علاوہ ایک چھڑی اور پانچ کمانیں اور ترکش تھا، تین ڈھالیں تھیں، ایک ڈھال پر کرگس کی تصویر تھی، بطور ہدیہ میں آئی تھی، آپ ﷺ نے تصویر پر ہاتھ رکھا اور تصویر غائب ہوگئی، اسکے علاوہ سات زرہیں بھی تھیں، دو بنی قینقاع کے سامان سے ملی تھیں، ایک کا نام سعد یہ جبکہ دوسری کا نام فضہ تھا ایک اور زرہ جسکا نام ذات الفضول تھا، اور دو خود تھے، ایک کا نام ذوالسبوغ اور دوسرے کا نام الموشح تھا، اسکے علاوہ ایک پٹکا چمڑے کا تھا، جس میں تین کڑے چاندی کے پڑے ہوئے تھے۔ آنحضرت کے تین رنگ کے جھنڈے منقول ہیں (۱)۔ سفید اسکا نام زینہ تھا (۲) کالا اسکا نام عقاب تھا (۳) زرد رنگ کا۔

خالی جگہ پر کریں

۱- آنحضرت ﷺ نے سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ سے عقد نکاح فرمایا۔

۲- آپ ﷺ کے چچاؤں میں سے حضرت عباسؓ اور حضرت حمزہؓ مسلمان ہوئے۔

۳- دحیہ کلبیؓ کو شاہ روم کے پاس بھیجا جسکا نام ہرقل تھا۔

۴- حضرت رقیہؓ کا نکاح حضرت عثمان غنیؓ سے ہوا تھا۔

۵- عبداللہ کے دو لقب طیب اور طاہر تھے۔

﴿باب نمبر ۶﴾

جہاد غزوات و سرایا اور اہم واقعات

سوال: جہاد کیوں فرض کیا گیا؟

جواب: اگر جسم پھول جائے اور اسمیں گندہ مادہ بھر جائے تو دوا وغیرہ سے علاج کرکے خشک کرنا اور ختم کرنا ضروری ہے، اور اگر وہ پھر بھی درست نہ ہو اور وہ عضو بالکل سڑ جائے تو اسکا کاٹنا ضروری ہے۔ تاکہ دوسرے عضو کو خراب نہ کرے، اور سارے جسم میں زہر نہ پھیل جائے، اسی طرح کفر اور شرک بھی انسانیت کے جسم میں ایک زہریلا پھوڑا ہے، جسکا تبلیغ و تعلیم و اصلاح سے علاج کرنا ضروری ہے، اور اگر پھر بھی صحیح نہ ہو تو اسکا کاٹنا ضروری ہے تاکہ دوسرے مسلمانوں کو خراب نہ کرے، اور کفر کا زہر آگے نہ بڑھنے پائے۔ اسلئے جہاد فرض کیا گیا، پس جہاد کا مقصد اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کرنا ہے، اور تبلیغ اسلام میں جو رکاوٹیں ڈالی گئی ہیں انکو ہٹانا ہے۔

سوال: ایک نقشہ بنا کر تمام غزوات کو ترتیب وار لکھئے؟

جواب: ۲ھ میں پانچ غزوات ہوئے: (۱) غزوۂ ابواء جس کو غزوۂ ودان بھی کہتے ہیں (۲) غزوۂ بدر کبریٰ (۳) غزوۂ بواط (۴) غزوۂ بنی قینقاع (۵) غزوۂ سویق۔

۳ھ میں تین غزوات ہوئے: (۱) غزوۂ غطفان (۲) غزوۂ احد (۳) غزوۂ حمراء الاسد۔

۴ھ میں دو غزوات ہوئے: (۱) غزوۂ بنی نضیر (۲) غزوۂ بدر صغریٰ۔

۵ھ میں چار غزوات ہوئے: (۱) غزوۂ ذات الرقاع (۲) غزوۂ دومۃ الجندل (۳) غزوۂ مریسیع جسکو بنی مصطلق بھی کہا جاتا ہے (۴) غزوۂ خندق۔ جو زیادہ اہم اور مشہور ہے۔

۶ھ میں تین غزوات ہوئے: (۱) غزوۂ بنی لحیان (۲) غزوۂ غابہ جس کو ذی قرد بھی کہا جاتا ہے (۳) غزوۂ حدیبیہ۔

۷ھ میں صرف ایک غزوۂ خیبر واقع ہوا جو اہم غزوات میں سے ہے۔

۸ھ میں تین غزوات ہوئے: (۱) فتح مکہ (۲) غزوۂ حنین (۳) غزوۂ طائف۔

۹ھ اس سال میں صرف ایک غزوۂ تبوک ہوا جو اہم غزوات میں سے ہے۔

سوال: ایک اور نقشہ بنا کر اس میں سرایا کا ترتیب وار لکھیں؟

جواب: ۱ھ میں حضور ﷺ نے دو سریے روانہ کئے (۱) سریہ حمزہ (۲) سریہ ابوعبیدہ۔

۲ھ میں تین سریے روانہ فرمائے (۱) سریہ عبداللہ ابن جحش (۲) سریہ عمیر (۳) سریہ سالم۔

۳ھ میں دو سریے روانہ ہوئے (۱) سریہ محمد بن مسلمہ (۲) سریہ زید بن ثابت۔

۴ھ میں چار سریے روانہ فرمائے (۱) سریہ ابوسلمہ (۲) سریہ عبداللہ ابن انیس (۳) سریہ منذر (۴) سریہ مرثد۔

۵ھ میں کوئی سریہ واقع نہیں ہوا۔

۶ھ میں گیارہ سریے روانہ فرمائے۔ (۱) سریہ محمد ابن مسلمہ (۲) سریہ عکاشہ (۳) سریہ محمد بن مسلمہ (۴) سریہ زید بن حارثہ (۵) سریہ عبدالرحمان بن عوف (۶) سریہ علی (۷) سریہ زید بن حارثہ (۸) سریہ عبداللہ بن عتیک (۹) سریہ عبداللہ بن رواحہ (۱۰) سریہ کرز بن جابر (۱۱) سریہ عمرو الضمری۔

۷ھ میں پانچ سریے روانہ ہوئے (۱) سریہ ابوبکر صدیقؓ (۲) سریہ بشیر ابن سعد (۳) سریہ غالب بن عبداللہ (۴) سریہ بشیر ابن سعید (۵) سریہ عمر فاروق۔

۸ھ میں دس سریے روانہ ہوئے (۱) سریہ غالب بجانب بنی ملوح (۲) سریہ غالب بجانب فدک (۳) سریہ شجاع (۴) سریہ کعب (۵) سریہ عمرو ابن العاص (۶) سریہ ابوعبیدہ بن الجراح (۷) سریہ ابوقتادہ (۸) سریہ خالد (۹) سریہ طفیل ابن عمرو دوسی (۱۰) غزوۂ موتہ نبی کریم ﷺ نے اس کیلئے عظیم الشان اہتمام کیا تھا، اس وجہ سے اسکو غزوہ کہتے ہیں، ویسے یہ سریہ ہے غزوہ

نہیں ہے۔

۹ھ میں چار سریے روانہ ہوئے (۱) سریہ علقمہ (۲) سریہ علی (۳) سریہ عکاشہ (۴) سریہ قطبہ ابن عامر۔

۱۰ھ میں دو سریے روانہ ہوئے (۱) سریہ خالد بن ولید بجانب نجران (۲) سریہ علی بجانب یمن اور اس سال حجۃ الوداع ہوا۔

۱۱ھ میں آنحضرت ﷺ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ کی امارت میں ایک سریہ کی تیاری فرمائی، جو آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے روانہ فرمایا۔

سوال: غزوہ بدر کے پیش آنے کے اسباب کیا تھے؟

جواب: قریش کا سرمایہ اور انکی تمام تر قوت اور شان و شوکت کا سبب چونکہ ملک شام کی تجارت تھی، اسلئے سیاسی قاعدے کے مطابق ضرورت تھی، کہ ان کی شان و شوکت کو توڑنے کیلئے اس سلسلہ تجارت کو بند کیا جائے، قریش مکہ کی زیادتی اور ظلم روز بروز بڑھتا جا رہا تھا۔ انکے ظلم کو روکنے کیلئے سوچ و بچار ہوئی، جسکے نتیجے میں جنگ بدر ہوئی، جب حضور ﷺ نے دیکھا کہ مشرکین مکہ سر پر چڑھتے آ رہے ہیں، اور انکو افہام و تفہیم سے روکا نہیں جاسکتا۔ آپ ﷺ نے آخری فیصلہ اس جنگ بدر کی صورت میں کیا، ان اسباب کیجہ سے غزوہ بدر پیش آیا۔

سوال: آپ ﷺ کا چہرہ مبارک کون سے غزوہ میں اور کیسے زخمی ہوا تھا؟

جواب: قریش کا مشہور بہادر عبداللہ بن قمیہ صفوں کو چیرتا ہوا آگے بڑھا، اور حضور ﷺ کے چہرہ انور پر تلوار ماری، جس سے خود کی دو کڑیاں چہرہ مبارک میں گھس گئیں، اور چہرہ مبارک زخمی ہوگیا، اور ایک دانت مبارک بھی شہید ہوگیا، یہ واقعہ غزوہ احد میں پیش آیا۔

سوال: صلح حدیبیہ کے شرائط کیا تھے؟

جواب: آپ ﷺ عمرے کے ارادے سے کہ مکرمہ روانہ ہوئے حدیبیہ کے مقام پر پہنچ کر قیام فرمایا، آپ ﷺ نے حضرت عثمان غنیؓ کو مکہ مکرمہ بھیجا، تاکہ آنے کا مقصد بتلائیں، لیکن صحابہ میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمانؓ کو شہید کردیا گیا، آپ ﷺ نے جہاد پر بیعت کی، لیکن معلوم ہوا کہ قتل کی خبر غلط ہے، اس پر قریش نے سہیل بن عمرو کو شرائط دیکر صلح کرنے کیلئے بھیجا وہ شرائط یہ ہیں۔

(۱) مسلمان اس وقت واپس چلیں جائیں۔

(۲) آئندہ سال آئیں گے تین دن قیام مکہ میں کر کے واپس چلے جائیں گے۔

(۳) ہتھیار لگا کر نہ آئیں تلوار ہاتھ میں ہو تو میان میں رکھ دی جائے۔

(۴) مکہ مکرمہ سے کسی مسلمان کو ساتھ نہ لے جائیں۔

(۵) اگر کوئی مسلمان مکہ میں رہنا چاہے تو اسے منع نہ کریں۔
(۶) اگر کوئی شخص مکہ سے مدینہ مسلمان ہوکر چلا جائے تو اسے واپس کردیں۔
(۷) اگر مدینہ منورہ سے آجائے تو کفار اسے واپس نہ کرینگے۔ یہ معاہدہ دس سال تک طے پایا۔

سوال: غزوہ حنین کو تفصیل سے ذکر کریں؟

جواب: فتح مکہ کے بعد جب لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے لگے، تو قبیلہ ہوازن اور ثقیف جنگ کیلئے تیار ہو گئے، رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی تو آپ ﷺ بارہ ہزار کا لشکر چھ شوال آٹھ ہجری کو وادی حنین میں لیکر پہنچے، دشمن گھاٹیوں میں چھپے ہوئے تھے، فوراً مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور اسلامی لشکر کا اگلا حصہ پسپا ہونے لگا، اور اس پسپائی کا ظاہری سبب یہی بے نظمی تھی، مگر حقیقی سبب جس کی طرف قرآن کریم نے اشارہ کیا ہے، کہ مسلمان اسوقت اپنی خلاف عادت اپنی کثرت اور ساز و سامان دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق کی زبان پر یہ کلمات آگئے، کہ آج ہم مغلوب نہیں ہو سکتے۔ لیکن مالک بے نیاز نے تنبیہ کرنے کیلئے یہ صورت ظاہر فرمادی، تاکہ مسلمان یہ سمجھ لیں، کہ فتح و شکست ہمارے ہاتھ میں نہیں، بلکہ وہ سراسر اللہ کی مدد پر موقوف ہے، جیسا کہ بدر میں بے سرو سامانی کے باوجود اللہ کی مدد اور فتح مبین حاصل ہوئی، اس موقع پر آپ ﷺ نے حضرت عباس کو اشارہ کیا تو حضرت عباس نے دلیرانہ آواز دی، جس سے لوگوں کے اکھڑے ہوئے قدم جم گئے، دشمن مرعوب اور مغلوب ہوا مسلمانوں نے فتح پائی، اس جنگ میں عظیم الشان معجزہ بھی ظاہر ہوا وہ یہ ہے کہ حضور ﷺ نے زمین سے مٹی اٹھا کر دشمن کے لشکر کیطرف پھینک دی، جسکو قدرت خداوندی نے مخالف لشکر کے ہر سپاہی کی آنکھ میں اسطرح پہنچادیا کہ کوئی آنکھ اس سے محفوظ نہ رہی۔

سوال: فتح مکہ پر جامع نوٹ لکھیں؟

جواب: آٹھ ہجری میں قریش مکہ نے حدیبیہ کے صلح نامہ پر عہد شکنی کی، اور معاہدہ توڑ دیا، اس پر حضور ﷺ دس ہزار صحابہ کیساتھ مدینہ منورہ سے نکلے، مکہ معظمہ پہنچ کر خالد بن ولید کو اوپر کی جانب سے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا فرمایا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو شخص تم سے مقابلہ نہ کرے تم بھی اس سے قتال نہ کرنا، اور دوسری جانب سے خود نبی کریم ﷺ داخل ہوئے اور اعلان فرمایا، جو شخص مسجد حرام میں داخل ہوجائے اور جو ابوسفیان کے گھر داخل ہوجائے یا اپنے گھر کا دروازہ بند کرلے وہ مامون رہے گا، البتہ گیارہ مرد اور چھے عورتوں کا خون معاف نہیں فرمایا، اسلئے کہ انکا وجود فتنوں کا مجسمہ تھا، مگر یہ سب منتشر ہوگئے، فتح مکہ کے بعد مدینہ منورہ میں آکر مسلمان ہوئے، ۲۰ رمضان المبارک بروز جمعہ کو آپ ﷺ نے طواف کیا، طواف سے فارغ ہوکر کعبہ کی کنجی عثمان بن طلحہؓ سے لے لی اور بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے، اور باہر تشریف لاکر مقام ابراہیم پر نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہوکر آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہوئے، لوگ منتظر تھے کہ قریش کے بارے میں کیا حکم صادر ہوتا ہے، لیکن رحمت عالم نے قریش کو فرمایا کہ تم ہر طرح سے آزاد اور مامون ہو اور کنجی بھی عثمان بن طلحہ کو واپس کردی، فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ پندرہ دن تک مکہ معظمہ میں مقیم رہے، پھر حضرت عتاب بن اسید کو امیر بنا کر خود

مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

معروضی سوالات

۱- غزوہ احد سن ۳ ہجری میں واقع ہوا۔
۲- غزوہ خندق سن ۵ ہجری میں واقع ہوا۔
۳- غزوہ احد میں آپ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا تھا۔
۴- آپ ﷺ کا حضرت حفصہؓ اور حضرت زینبؓ سے سن ۳ ہجری میں نکاح ہوا تھا۔
۵- سلاطین دنیا کو دعوتی خطوط سن ۶ ہجری میں بھیجے گئے۔
۶- ابوسفیان غزوہ فتح مکہ میں مسلمان ہوئے۔
۷- غزوہ حنین میں ایک مٹھی خاک سے تمام لشکر شکست کھا گیا۔
۸- مسجد ضرار قبا میں واقع تھی۔
۹- تحویل قبلہ ۲ھ میں ہوا۔
۱۰- غزوہ بدر سے واپس آئے تو لوگ آپ ﷺ کی صاحب زادی حضرت رقیہؓ کو دفنا رہے تھے۔

﴿باب نمبر ۷﴾

وفود، حجۃ الوداع، مرض وفات، معجزات

سوال: جو وفود نبی کریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے ان کا اجمالی تذکرہ کریں؟

جواب: صلح حدیبیہ کے بعد جب راستے مامون ہوئے، اور اشاعت اسلام کیلئے امن کی ضرورت تھی، اس امن کے باوجود کچھ لوگ قریش کے دباؤ کیوجہ سے اسلام میں داخل نہ ہو سکتے تھے، فتح مکہ نے اس قصہ کو بھی تمام کر دیا، یعنی اب ہر طرف امن ہی امن ہو گیا، اور اسلام قبول کرنے کیلئے ہر طرف سے وفود ۹ھ میں حاضر ہونے لگے اور اسلام قبول کرنے لگے، چند وفود کا تذکرہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(۱) وفد ثقیف: غزوہ تبوک کے بعد مدینہ طیبہ میں یہ وفد حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔
(۲) وفد بنی فزارہ: یہ وفد مسلمان ہو کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔
(۳) وفد بنی تمیم: یہ وفد آپ ﷺ سے گفتگو کے بعد مسلمان ہوا، اور وطن واپس ہوئے۔
(۴) وفد بنی سعد بن بکر: اس وفد کے امیر ضمام بن ثعلبہ تھے، انہوں نے آپ ﷺ سے بہت سوالات کئے، شافی جواب سنے اور پوری تحقیق مذہب اور شرح صدر کے بعد مشرف باسلام ہوئے، واپس لوٹ کر اپنی پوری قوم کو مسلمان کیا۔

(۲) عورتوں کے بارے میں فرمایا: تمہارے اوپر عورتوں کے کچھ حقوق ہیں، اور ان پر تمہارے حقوق، مسلمان سب بھائی بھائی ہیں، بھائی کا مال بغیر اسکی خوشی کے حلال نہیں اور میرے بعد تم کافر نہ ہو جانا، میں نے تمہارے لئے خدا کی کتاب چھوڑی ہے اگر تم اسکے احکام کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو گمراہ نہ ہو گے۔

(۳) لوگوں کے بارے میں فرمایا: لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے، تمہارا باپ ایک ہے۔ یعنی آدمؑ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر تقویٰ کے سوا کوئی فضیلت نہیں ہے، اگر تم اسکے احکام کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو گمراہ نہ ہو گے، تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو متقی ہے۔

(۴) سود کے بارے میں فرمایا: تمام سودی کاروبار آج سے حرام کر دیئے جاتے ہیں، تم اپنی اصل رقم لے سکتے ہو تا کہ تمہارا نقصان نہ ہو، اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ تجارت حلال ہے اور سود حرام ہے۔

(۵) جرم کے بارے میں فرمایا: جرم کا بدلہ مجرم ہی سے لیا جائیگا یعنی بیٹے کا بدلہ باپ سے نہیں لیا جائیگا اور باپ کا بدلہ بیٹے سے نہیں لیا جائیگا۔

(۶) تبلیغ کے بارے میں فرمایا: اے لوگو اچھی طرح سن لو، جو تم میں سے حاضر ہے وہ غائب کو یہ بات پہنچا دے، شاید وہ سننے والوں سے اسکا زیادہ محافظ ہو، یاد رکھو میں تبلیغ کر چکا، اور اللہ کو گواہ بنا کر فرمایا اے اللہ میں تبلیغ کر چکا اور حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے میدان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا﴾ آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت پوری کر دی، اور تمہاری لئے دین اسلام پسند کیا، اسمیں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ خدا نے جس مقصد کیلئے آپ ﷺ کو بھیجا تھا وہ پورا ہو چکا، حج سے فارغ ہو کر آنحضرت ﷺ مدینہ منورہ واپس ہوئے۔

سوال: سریہ اسامہ کا قصہ کیا ہے؟

جواب: مکہ کرمہ سے واپسی کے بعد ۲۶ صفر ۱۱ ہجری میں دوشنبہ کو حضور ﷺ نے ایک سریہ جہاد روم کیلئے تیار فرمایا، جس میں حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ جیسے عظیم الشان صحابہ تھے، مگر اس سریئے کے امیر اسامہ مقرر ہوئے، یہ آخری لشکر تھا، جس کا انتظام خود حضور ﷺ نے کیا لیکن روانگی سے قبل حضور ﷺ بیمار ہو گئے، آخر کار آپ ﷺ کی وفات ہو گئی اور یہ لشکر مقررہ وقت پر نہ پہنچ سکا، آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں اس سریئے کی روانگی پر اختلاف ہو گیا، لیکن حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا، جس لشکر کا انتظام خود حضور ﷺ نے کیا ہو، میں اسے نہیں روک سکتا اور اس کو روانہ کر دیا۔

سوال: مرض وفات کے کچھ واقعات لکھیں اور تاریخ وفات بھی لکھیں؟

جواب: ۲۸ صفر گیارہ ہجری چارشنبہ کی رات میں آپ ﷺ قبرستان جنت البقیع میں تشریف لے گئے، وہاں دعائے

حضرت کی، وہاں سے تشریف لائے تو سر میں درد تھا، آپ ﷺ نے اپنے دستور کے موافق اپنی ازواج مطہرات کے ہاں منتقل ہوتے رہے، جب مرض بڑھ گیا تو ازواج مطہرات سے اجازت لے کر حضرت عائشہؓ کے گھر ایام مرض رہے، یہاں تک کہ ۱۲ ربیع الاول دو شنبہ کے روز اس عالم سے انتقال فرما کر رفیق اعلیٰ سے جا ملے ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾ صحیح بخاری کے مطابق اس وقت آپ ﷺ کی عمر ۶۳ سال کی تھی۔

واقعہ نمبرا: ایک دن آپ ﷺ اپنے حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے تو کمزوری کیوجہ سے منبر پر نہ چڑھ سکے، نیچے سیڑھی پر بیٹھ کر ایک بلیغ خطبہ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا، اے لوگو تم اپنے نبی کی موت سے ڈر رہے ہو، کیا پہلے کوئی نبی ہمیشہ رہا ہے، بلکہ میں بھی اپنے پروردگار عالم سے ملنے والا ہوں، حوض کوثر پر ملاقات ہوگی، جو شخص یہ چاہے کہ حوض کوثر سے سیراب ہو وہ اپنے ہاتھ اور زبان کو فضول اور بیہودہ باتوں سے روکے انصار سے فرمایا کہ مہاجرین کیساتھ حسن سلوک اور اتحاد کریں، اور فرمایا جب لوگ اللہ کی اطاعت کرتے ہیں، حکام اور بادشاہ ان کے ساتھ انصاف کرتے ہیں ورنہ ان کے ساتھ بدعملی کرتے ہیں۔

واقعہ نمبر۲: وفات سے تین یا پانچ روز پہلے باہر تشریف لائے، سر مبارک بندھا ہوا تھا، حضرت ابوبکر صدیقؓ نماز پڑھا رہے تھے، حضرت ابوبکر صدیقؓ پیچھے ہٹنے لگے، آپ ﷺ نے اشارے سے منع فرمایا، لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ پیچھے ہٹ گئے، آخر کار آپ ﷺ نے خود امامت فرمائی، نماز کے بعد ایک مختصر خطبہ فرمایا کہ صدیق اکبرؓ میرے سب سے زیادہ محسن ہیں، اگر میں خدا کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بناتا، لیکن میرا خلیل خدا کے سوا کوئی نہیں، حضرت ابوبکرؓ میرے بھائی اور دوست ہیں، اور فرمایا مسجد کے سب دروازے بند کر دیئے جاویں اور ابوبکرؓ کا دروازہ کھلا رہے صحیح بخاری میں ہے ابن حبان نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ اس حدیث میں صاف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہیں۔

واقعہ نمبر۳: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں، کہ جب مرض انتہائی شدت اختیار کر گیا تو اس مرض کے دوران کبھی کبھی چہرہ مبارک سے چادر اٹھا کر فرماتے کہ یہود و نصاریٰ پر اللہ خدا کی لعنت آئی کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا، غرض یہ تھی کہ مسلمان اس سے بچیں، قریب الوفات کے وقت آپ ﷺ چھت کی طرف دیکھتے اور فرماتے، یا اللہ میں رفیق اعلیٰ کو پسند کرتا ہوں، بعض روایات میں ہے کہ آخری لمحات حیات میں زبان مبارک پر الصلوۃ والصلوۃ کے کلمات جاری تھے۔

آنحضرت ﷺ کا ترکہ

وہ جو آنحضرت ﷺ نے جب وفات پائی، حسب ذیل ترکہ چھوڑا:

چاندی کی انگوٹھی جسکا نگینہ بھی چاندی کا تھا، اس پر محمد ﷺ کا نام کندہ تھا، ایک سیاہ کمبل، دو سادہ موزے، ایک عمامہ، ایک چمڑے کا بچھونا، دو عدد چادریں، دو کرتے، ایک جبہ، ایک لحاف، ایک پیالہ جس میں چاندی کے ٹکڑے لگے تھے اور اسکے علاوہ ایسی ہی ضرورت کی چند چیزیں اور بھی تھیں۔

سوال: آپ ﷺ کے معجزات میں بیس معجزات تحریر فرمائیں۔

جواب: آنحضرت ﷺ کے معجزات میں سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید ہے۔

(۲) شق صدر۔ (۳) معراج۔ (۴) شق القمر۔ (۵) جنگ حنین میں ایک مٹھی خاک سے دشمنوں کو شکست ہوئی۔ (۶) ہجرت کے موقع پر غار ثور میں جب جا کر چھپے تو مکڑی نے جالا تن دیا اور دشمنوں کو پتہ تک نہ چلا۔ (۷) ہجرت کے وقت سراقہ بن مالک نے آپ ﷺ کا پیچھا کیا تو اسکے گھوڑے کے پاؤں پتھریلی زمین میں دھنس گئے۔ (۸) ہجرت کے سفر میں اُم معبد کی بکری کے تھنوں میں جبکہ دودھ نہ تھا آپ ﷺ کی برکت سے خوب دودھ دینے لگی۔ (۹) آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کی دعا فرمائی اور دعا قبول ہوئی۔ (۱۰) حضرت علیؓ کی آنکھ دکھ رہی تھی، آپ ﷺ نے لعاب مبارک آنکھ میں ڈال دیا، آنکھ صحیح ہوگئی، پھر کبھی تکلیف نہ ہوئی۔ (۱۱) قتادہ بن نعمان کی آنکھ میں زخم ہوا، اور آنکھ نکل کر رخسار پر آگئی، حضور ﷺ نے آنکھ کو آنکھ کی جگہ پر رکھ دیا اور آنکھ بالکل صحیح ہوگئی۔ (۱۲) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کیلئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین قرآن دانی اور بہترین دین کی فہم عطاء فرمائے۔ (۱۳) حضرت جابرؓ کا اونٹ بہت پیچھے رہتا تھا، آپ کی دعا کی برکت سے سب سے آگے چلنے لگا۔ (۱۴) آپ ﷺ نے حضرت جابرؓ کی کھجوروں کیلئے برکت کی دعا فرمائی جو بہت قلیل تھیں، آپ کی دعا کی برکت سے اتنی زیادہ ہوگئیں کہ اس سے ایک یہودی کا قرضہ بھی ادا ہوگیا، اور تیرہ وسق کھجوریں بچ گئیں، حالانکہ یہ امید نہ تھی۔ (۱۵) آپ ﷺ نے حضرت انسؓ کیلئے طویل عمر اور کثرت مال واولاد کی دعا فرمائی، چنانچہ ان کی عمر سو برس ہوئی اور اولاد اور مال کثیر تعداد میں ہوا۔ (۱۶) عطائے نبوت سے پہلے پتھر اور درخت آپکو "السلام علیک یارسول اللہ" کہہ کر آپ کو سلام کرتے تھے۔ (۱۷) غزوہ بدر میں آپ ﷺ نے خبر دی کہ فلاں کافر اس جگہ مارا جائیگا اور فلاں اس جگہ پر۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ (۱۸) غزوہ خندق میں حضرت جابرؓ کے گھر ایک صاع جو سے پکا ہوا کھانا ہزار آدمیوں کو پیٹ بھر کے کھلایا، آخر میں ایک صاع سے بھی زیادہ کھانا بچ گیا۔ (۱۹) حضرت عثمان غنیؓ کو فرمایا کہ آپکو سخت آزمائش پیش آئے گی اور آپ اس میں شہید ہوں گے، چنانچہ آپ کے خلاف بغاوت ہوئی اور آپ اس میں شہید ہوئے۔ (۲۰) آپ ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ لایا گیا، جس میں تھوڑا سا پانی تھا، آپ ﷺ نے چار انگلیاں اسمیں رکھ کر اصحابؓ کو بلایا تو انگلیوں سے پانی جاری ہوگیا اور ستر یا اسی آدمیوں نے وضو کیا۔

--: ختم شد :--

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

﴿باب نمبر ۱﴾

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

سوال: شاہ ولی اللہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت شاہ ولی اللہ ۱۷۰۳ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۷۰۷ء میں جب عالم گیر بادشاہ نے وفات پائی تو مسلمانوں کی حکومت کمزور پڑ گئی مرہٹوں اور جاٹوں نے کھلم کھلا بغاوت کر دی خزانہ خالی ہو گیا بدامنی پیدا ہو گئی خلاصہ یہ کہ حالات بگڑ گئے ان حالات میں شاہ ولی اللہ نے آنکھ کھولی آپ کا بچپن بالکل نرالا تھا کبھی ضد نہیں کی، بڑوں کا ادب کرتے تھے استاد کے سامنے کبھی پاؤں پھیلا کے نہیں بیٹھتے تھے آپ کھیل میں وقت ضائع نہیں کرتے تھے بالکل سادہ مزاج تھے الغرض ہر اخلاقی خوبی آپ میں موجود تھی چودہ سال کی عمر میں آپ عالم بن گئے اور اپنے والد صاحب کے پاس پڑھانے لگے لیکن علم کی پیاس ابھی تک نہیں بجھی تھی، اس لئے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے آپ حجاز چلے گئے۔

سیاسی خدمات: حدیث کی سند لینے کے بعد جب آپ واپس آئے تو محمد شاہ رنگیلا کی حکومت تھی حکومت برائے نام تھی ان حالات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے نادر شاہ نے دہلی پر حملہ کر دیا اور سب کچھ لوٹ گیا یہ تباہی آپ سے نہ دیکھی گئی اور آپ نے قوم کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچانے کا فیصلہ کیا آپ نے بادشاہ کو خط لکھا کہ کفر اسلام کو مٹانے پر تُلا ہوا ہے کوار کھینچ لو اور اس وقت تک نہ رکھو جب تک فتنہ ختم نہ ہو جائے ایک اور خط میں آپ نے ظلم کے خاتمے اور انصاف کے قیام کا مطالبہ کیا لیکن ان پر کوئی اثر نہ ہوا اس کے بعد آپ نے نجیب اللہ دولہ کو خط لکھا اور مسلمانوں کی حفاظت کا کہا اس بہادر جوان نے جاٹوں کا مقابلہ کیا لیکن اپنوں کی غداری کی وجہ سے شکست ہوئی۔ مجبوراً آپ نے احمد شاہ ابدالی کو حملے کے لئے کہا ابدالی نے پانی پت کے میدان میں مرہٹوں کو شکست دی اس طرح مرہٹوں کی طاقت ختم ہو گئی اور ہندوؤں کی حکومت قائم نہ ہو سکی اب آپ مسلمانوں کی حالت سنبھالنا چاہتے تھے آپ نے امراء کو خطوط لکھے جسمیں دین کی طرف متوجہ کیا۔

علمی خدمات: قرآن کی تعلیم عام کرنے کے لئے قرآن کا فارسی میں ترجمہ کیا اس کا نام فتح الرحمان رکھا۔ اصول تفسیر میں "الفوز الکبیر" اس کے علاوہ "مصفّٰی مسوّیٰ" "حجۃ اللہ البالغہ" اور "ازالۃ الخفاء" لکھیں۔

صدقہ جاریہ: آپ نے اپنے پیچھے چار یگانہ روزگار فرزند چھوڑے جنکے نام یہ ہیں۔ شاہ عبدالعزیزؒ، شاہ عبدالقادرؒ، شاہ رفیع الدینؒ، شاہ عبدالغنیؒ۔

سوال: شاہ ولی اللہ نے برصغیر کے مسلمانوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات کیئے؟

جواب: شاہ صاحبؒ کی مذکورہ بالا سیاسی خدمات اور علمی خدمات ہی اس کا جواب ہیں۔

سوال: احمد شاہ ابدالی اور مرہٹوں کے درمیان جنگ کیوں ہوئی اور اس کا نتیجہ کیا نکلا؟

جواب: مجبوراً آپ نے احمد شاہ ابدالی کو حملے کے لئے کہا ابدالی نے پانی پت کے میدان میں مرہٹوں کو شکست دی اس طرح مرہٹوں کی طاقت ختم ہوگئی اور ہندو کی حکومت قائم نہ ہوسکی۔

سوال: شاہ صاحبؒ نے اپنے والد سے کون کون سی کتابیں پڑھیں ہیں؟

جواب: (۱) مشکوٰۃ شریف (۲) شمائل ترمذی اور بخاری شریف کا ابتدائی حصہ۔

سوال: علماء حجاز میں شاہ ولی اللہ کے علم حدیث کے مشہور استاد کون ہیں؟

جواب: شیخ ابو طاہر کردی۔

معروضی سوالات

۱۔ ۱۷۰۷ء میں عالمگیر نے وفات پائی۔

۲۔ مجبور ہو کر شاہ ولی اللہ نے افغانستان کے احمد شاہ ابدالی کو حملے کے لئے کہا۔

۳۔ شاہ ولی اللہؒ نے اپنے بعد چار ہونہار، یگانہ روزگار فرزند چھوڑے کون کون؟ شاہ عبدالعزیز، شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالغنی۔

۴۔ شاہ ولی اللہؒ نے اپنے خط میں لکھا کہ کفر اسلام کو مٹانے پر تُلا ہوا ہے تلوار کھینچ لو اور اس وقت تک نہ رکھو جب تک فتنہ ختم نہ ہو جائے۔

﴿باب ۲﴾

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

سوال: شاہ عبدالعزیز کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **پیدائش**: آپ ۱۷۴۶ء کو شاہ ولی اللہ کے گھر میں پیدا ہوئے آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی، پندرہ برس کی عمر میں آپ نے پڑھانا بھی شروع کر دیا۔

آپکے شاگرد: آپ کے شاگردوں کی فہرست بہت لمبی ہے جن میں سے بعض یہ ہیں شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدینؒ، شاہ عبدالغنی، شاہ محمد اسحاق، مولانا محمد یعقوبؒ شامل ہیں۔

علمی خدمات: آپ قرآن کا درس دیا کرتے تھے شاہ صاحب کا درس بہت مشہور تھا بڑے بڑے علماء اور عوام اس سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

تصانیف: آپ کی مشہور کتاب فتح العزیز ہے لیکن افسوس کہ اس کا اکثر حصہ ضائع ہوگیا۔ اب پہلے پارے اور آخری دو پاروں کی تفسیر ملتی ہے اس کے علاوہ تحفۂ اثناعشریہ اور بستان المحدثین مشہور ہیں۔

سیاسی خدمات: شاہ ولی اللہ کی محنت سے ہندوؤں کی طاقت ختم ہو چکی تھی لیکن ایک اور دشمن یعنی انگریز طاقت پکڑ رہا تھا انگریز آخر کار شہزادی کے علاج کی وجہ سے ٹیکس معاف کروا کر پنجہ گاڑھ چکا تھا شاہ صاحب انگریز کے قبضے سے پریشان تھے۔ عوام بھی ہمت ہار چکی تھی آپ سوئی ہوئی قوم کو انگریز کے خلاف جہاد کے لئے تیار کرنا چاہتے تھے مگر انگریز سے کھلم کھلا ٹکر نہیں لینا چاہتے تھے آپ نے مذہب کا سہارا لیا اور فتویٰ دیا کہ مسلمان اب دار الحرب میں ہیں الغرض یہ فتویٰ جنگ آزادی کی پہلی آواز تھی اس کے بعد مجاہدین کو پورے ملک کا دورہ کرایا اور ایسے منظم طریقے سے بیداری کی آواز لگائی کہ انگریز کو ہوا تک نہ لگی اس طرح آپ نے مسلمانوں کو انگریز کے خلاف جہاد کے لئے کھڑا کیا الغرض تحریک ریشمی رومال جنگ آزادی اور جہاد شاہ اسمٰعیل شہید کا بیج آپ نے ہی بویا تھا۔

سوال: دار الحرب کسے کہتے ہیں؟

جواب: دار الحرب سے مراد ایسا ملک ہے جہاں غیر مسلموں کی حکومت ہو اور مسلمانوں کو مذہبی کام سے روکا جائے۔

سوال: شاہ عبدالعزیز نے جنگ آزادی کا پہلا نعرہ کن الفاظ میں لگایا؟

جواب: شاہ عبدالعزیزؒ نے جنگ آزادی کا پہلا نعرہ ان الفاظ میں لگایا کہ مسلمان اب دار الحرب میں ہیں۔

سوال: تحفۂ اثناعشریہ کیا ہے؟

جواب: یہ ایک علمی شاہکار ہے جس میں امامیہ روافض کے مذہب کی پوری حقیقت اور ان کے اعتراضات کے مکمل جوابات پیش کئے گئے ہیں کسی نے کہا تھا اگر یہ کتاب سونے کے برابر بیچی جائے تو بیچنے والا نقصان میں رہیگا ﴿لو بِيعَ هذا الكتابُ ذهباً لكان البائع مغبوناً﴾

سوال: ڈاکٹر ہملٹن کو مغل بادشاہ نے کیا انعام دیا اور ڈاکٹر نے کیا لیا؟

جواب: جب مغل بادشاہ فرخ سیر کی بیٹی صحت یاب ہوگئی تو مغل بادشاہ نے ڈاکٹر ہملٹن کو دستور کے مطابق ہیرے اور جواہرات دینا چاہے لیکن ڈاکٹر نے یہ لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ انگریز تاجروں سے جو ٹیکس لیئے جاتے ہیں وہ معاف کر دیئے جائیں چنانچہ مجبوراً بادشاہ کو ٹیکس معاف کرنا پڑا ایہر کیا تھا کہ انہیں لوٹ کھسوٹ کا اچھا موقع مل گیا اور وہ تیزی سے پورے ہندوستان پر

قدم جمانے لگے۔

معروضی سوالات

۱۔ شاہ عبدالعزیزؒ نے فتویٰ جاری کیا کہ مسلمان اب دارالحرب میں ہیں۔

۲۔ شاہ عبدالعزیزؒ نے پندرہ سال کی عمر میں درس دینا شروع کیا۔

۳۔ شاہ عبدالعزیزؒ کی مشہور کتاب تحفۂ اثنا عشریہ ہے

۴۔ شاہ عبدالعزیزؒ کو جہاد کی قیادت کے لئے ایک بہادر اور سچا مسلمان سید احمد شہیدؒ مل گیا۔

﴿باب ۳﴾

سید احمد شہید

سوال: قرآن مجید کا اردو میں پہلا ترجمہ کس نے کیا؟

جواب: شاہ عبدالقادرؒ نے۔

سوال: سید احمد شہیدؒ کو ابتدائی تعلیم کس نے دی؟

جواب: شاہ عبدالقادرؒ نے۔

سوال: سید احمد شہیدؒ نے عسکری تربیت کہاں سے حاصل کی؟

جواب: سید احمد شہیدؒ نے عسکری تربیت ۱۸۱۱ء میں ٹونک میں امیر محمد خان کی فوج میں بھرتی ہو کر حاصل کی۔

سوال: مسلمان سید احمد شہیدؒ کی قیادت میں فتوحات حاصل کر رہے تھے تو رنجیت سنگھ نے انہیں کیسے شکست دی؟

جواب: رنجیت سنگھ نے جب مسلمانوں کی مسلسل فتوحات اور پشاور پر قبضہ کو دیکھا تو جوڑ توڑ شروع کر دی اور قبائلی سرداروں کو مجاہدین سے بدظن کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ افغانوں نے عین جنگ کی حالت میں سید احمد شہیدؒ سے غداری کی سید احمد شہیدؒ بددل ہو کر پشاور سے بالاکوٹ چلے گئے یہ وادی چاروں اطراف سے اونچے اونچے پہاڑوں میں گھری ہوئی ہے ایک طرف سے راستہ تھا وہاں آپ نے حفاظتی دستہ مقرر کر دیا اس کے علاوہ ایک اور بھی راستہ تھا جو نا ہموار تھا وہاں آپ نے حفاظت کا انتظام نہ کیا کیوں کہ وہ خفیہ راستہ تھا لیکن منافق افغانوں نے سکھوں کو مجاہدین کے اس ٹھکانے سے باخبر کر دیا پھر کیا تھا جنرل شیر سنگھ کی قیادت میں ایک بہت بڑی فوج نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا مسلمان تعداد میں بہت کم تھے لیکن بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ سمیت ۶۰۰ مسلمان شہید ہو گئے الغرض افغانوں کی غداری اور ہزارویوں کی منافقت مسلمانوں کو لے ڈوبی۔

معروضی سوالات

۱۔ سیّد احمد شہیدؒ ۱۸۱۱ میں امیر محمد خان کی فوج میں بھرتی ہوئے۔
۲۔ سیّد احمد شہیدؒ درہ خیبر کے راستے سے پشاور پہنچے۔
۳۔ شاہ عبدالعزیزؒ نے اپنے لائق بھتیجے شاہ اسمٰعیل اور داماد مولانا عبدالحئی کو سیّد احمد شہیدؒ کی خدمت میں دے دیا۔

﴿باب ۴﴾

شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ

سوال: جہاد بالسیف کیا ہوتا ہے اس کے علاوہ بھی کوئی جہاد ہوتا ہے؟

جواب: اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے کفار سے جنگ کرنا تلوار اور دیگر اسلحہ کے ساتھ لڑنا جہاد بالسیف کہلاتا ہے اس کے علاوہ اور بھی جہاد ہیں جیسے جہاد بالنفس یعنی نفس کی ہر غلط خواہش کو رد کرنا اور یہ جہاد اکبر ہے اس کے علاوہ دین کے لئے ہر کوشش جہاد ہے۔

سوال: تقویت الایمان کس کی تصنیف ہے؟

جواب: تقویت الایمان شاہ اسماعیل شہیدؒ کی تصنیف ہے۔

سوال: حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ جید عالم تھے انہوں نے کشتی، بنوٹ، نشانہ بازی اور شاہسواری کیوں سیکھی؟

جواب: شاہ صاحب علمی دولت سے مالا مال ہونے کے ساتھ ساتھ جذبہ جہاد سے بھی سرشار تھے وہ مسلمانوں کو انگریزوں اور سکھوں کے ظلم سے نجات دلانا چاہتے تھے اس مقصد کے لئے انہوں نے یہ سب کچھ سیکھا۔

سوال: شاہ اسماعیل شہیدؒ نے تین ہزار میل کا پشاور کا لمبا چکردار سفر کیوں اختیار کیا؟

جواب: (۱) شاہ صاحبؒ بھی انگریزوں کو نہیں چھیڑنا چاہتے تھے کیونکہ وہ زیادہ مضبوط تھے۔ (۲) وہ انگریزوں سے دور جہاد کرنا چاہتے تھے تاکہ انگریز رکاوٹ نہ ڈالیں۔ (۳) پہلے وہ پشاور میں جہاد کرکے افغانوں کو ساتھ ملانا چاہتے تھے تاکہ پھر انگریز سے ٹکر لے سکیں۔ (۴) وہ دہلی سے پنجاب اس لئے نہیں گئے کیونکہ وہاں سکھوں کی مخالفت کا خطرہ تھا۔

سوال: حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **پیدائش:** آپ ۱۷۸۱ء کو شاہ عبدالغنی کے گھر میں پیدا ہوئے۔

تعلیم: شاہ ولی اللہ کے خاندان کا ہر شخص علم کا سمندر تھا آپ نے اپنے چچا شاہ عبدالعزیزؒ سے تعلیم حاصل کی۔

درس و تدریس: تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے مدرسے میں پڑھانا شروع کر دیا۔

جوانی کا شوق: آپ اپنے خاندان کے پہلے شخص تھے جنہیں علم کے ساتھ جہاد بالسیف کا بھی شوق تھا آپ نے تعلیم مکمل کرنے کے بعد پٹا گتکا اور گھوڑسواری کا فن سیکھا فن پہلوانی کے لئے اپنا اکھاڑہ قائم کیا آپ غضب کے تیراک بھی تھے دہلی سے آگرہ تک تیرتے ہوئے جاتے تھے آپ گھنٹوں تپتی ہوئی ریت پر ننگے پاؤں چلتے آپ غضب کے نشانہ باز بھی تھے کسی جانور کا آپ کے سامنے سے زندہ بچ نکلنا مشکل تھا یہ سب کچھ جہاد کے لئے سیکھا۔

خطابت اور تحریک بیداری: آپ بڑے مرتبے کے شعلہ بیان خطیب تھے آپ نے پورے ہندوستان کا دورہ کیا گلی گلی کوچے کوچے میں اپنے فن خطابت سے لوگوں میں جہاد کا ولولہ پیدا کیا آپ لوگوں کو بدعات سے بھی روکتے تھے لیکن لوگ آپ کے قتل کی سازش کرتے۔ آپ کا کارواں مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔

عملی جہاد: اب تقریر کا کام ختم ہو گیا تھا اور جنگ کی آزمائش شروع ہو گئی آپ اس میں بھی پیچھے نہ رہے اور پشاور میں فتوحات حاصل کرتے ہوئے بالاکوٹ پہنچے راستے میں بہت تکلیفیں برداشت کیں۔

شہادت: ۱۸۳۱ء کو بالاکوٹ میں سکھوں سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے وہیں آپ کا مقبرہ ہے۔

علمی خدمات: چونکہ آپ علمی خاندان سے تھے اس لئے آپ نے دو مشہور کتابیں صراط مستقیم اور تقویت الایمان لکھیں۔ **شعر**

تابندہ کر گیا ہے جو تاریخ کی جبیں   وہ باب زر فشاں ہے اسماعیل شہیدؒ

معروضی سوالات

۱۔ شاہ اسماعیل شہیدؒ تیرا کی کرتے ہوئے دہلی سے آگرہ تک جاتے تھے۔

۲۔ شاہ عبدالعزیزؒ شاہ اسماعیل شہیدؒ کے علم کا اعتراف یوں کرتے ہیں کہ شاہ اسماعیل شہیدؒ کا علم محدود نہیں۔

۳۔ شاہ اسماعیل شہیدؒ بالاکوٹ میں شہید ہوئے۔

﴿باب ۵﴾

مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

سوال: لارڈ میکالے کا مقصد ہندوستانیوں کو کس طرح کی تعلیم دینا تھا؟

جواب: انگریز ملک پر قبضہ کرنے کے بعد ہندوستانیوں کے دل اور دماغ پر قبضہ کرنا چاہتا تھا وہ اپنی رعایا کو انگریزی تہذیب میں ڈھالنا چاہتا تھا اس لئے اُس نے یہ نعرہ لگایا کہ ہماری تعلیم کا مقصد ایسے نوجوان تیار کرنا ہے جو رنگ و نسل کے لحاظ سے

ہندوستانی ہوں اور دل و دماغ کے لحاظ سے انگلستانی ہوں۔

سوال: ہندوستانیوں کو اسلامی ذہن کا حامل بنانے کے لئے مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے کیا کیا؟

جواب: جب مولانا نے دیکھا کہ انگریز ہمارے دل و دماغ کو فتح کرنا چاہتا ہے ہمارا تمدن ختم ہو رہا ہے ہمارا گھر خاک میں مل رہا ہے انگریز ہمیں ذہنی غلام بنانا چاہتا ہے آپ نے لارڈ میکالے کے نعرہ کا جواب دیا کہ ہماری تعلیم کا مقصد ایسے نوجوان تیار کرنا ہے جو رنگ و نسل کے لحاظ سے ہندوستانی ہوں اور دل و دماغ کے لحاظ سے اسلامی ہوں اس کے بعد آپ نے ایک دینی مدرسہ قائم کیا تاکہ مسلمانوں کو پکا مسلمان بنائیں۔

سوال: مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے کب، کہاں اور کونسا مدرسہ قائم کیا؟

جواب: ۳۰ مئی ۱۸۶۷ء کو دیوبند کے مقام پر دارالعلوم کا افتتاح کیا۔

سوال: تھانہ بھون کے اسلامی لشکر کا سالار کون تھا؟

جواب: تھانہ بھون میں انگریزوں کے خلاف جہاد کے لئے علماء جمع تھے ایک بزرگ نے کہا کہ انگریز ہم سے طاقت میں زیادہ ہیں اس حالت میں جنگ کرنا مناسب نہیں لیکن تیئس ۲۳ سالہ نوجوان جوش میں آ کر کہنے لگا کیا ہم جنگ بدر میں شریک ہونے والوں سے زیادہ بے سروسامان ہیں جلسے کا صدر خوش ہوا اور ایک جماعت تیار کی اور اسی نوجوان کو سپہ سالار بنایا یہ نوجوان مولانا محمد قاسم نانوتویؒ تھے۔

معروضی سوالات

۱۔ دارالعلوم دیوبند کی بنیاد مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے رکھی۔

۲۔ مولانا معرکہ میں تلوار لیئے آگے بڑھے تھے۔

۳۔ دارالعلوم دیوبند کا ۱۸۶۷ء میں افتتاح ہوا۔

﴿باب ۶﴾

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

سوال: تھانہ بھون میں انگریزی توپ خانہ کس نے اور کس طرح چھینا تھا؟

جواب: جب گنگوہی صاحب کو اطلاع ملی کہ انگریز توپ خانہ سہارن پور سے شاملی منتقل کر رہا ہے تو آپ چالیس آدمی لیکر رات کو ایک باغ میں چھپ گئے جونہی توپ خانہ گزرا آپ نے فائر کھول دیا انگریز توپ خانہ چھوڑ کر بھاگ گئے آپ نے توپ

خانے پر قبضہ کرلیا۔

سوال: جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد مولانا گنگوہیؒ کہاں روپوش ہوئے؟

جواب: جب شاملی پر انگریز کا قبضہ ہوگیا اور علماء کی گرفتاری ہونے لگی ان میں مولانا گنگوہیؒ بھی شامل تھے تو ساتھیوں کے اصرار پر آپ گنگوہ سے رام پور چلے گئے۔

سوال: ایامِ اسیری میں مولانا گنگوہیؒ کے مشاغل کیا تھے؟

جواب: مولانا قیدیوں کو نماز کا طریقہ سکھاتے قرآن اور اس کا ترجمہ سناتے تھے اور ان کے اندر آزادی کا جذبہ پیدا کرتے تا کہ وہ پکے مسلمان ہو جائیں۔

سوال: جیل سے رہائی کے بعد مولانا نے کیا مشغلہ اپنایا؟

جواب: رہائی کے بعد گنگوہی صاحب نے اپنی تمام توجہ مسلمانوں کی دینی تعلیم کی طرف کردی نوجوانوں کو قرآن وحدیث پڑھانے اور ان کے اخلاق درست کرنے میں لگ گئے حضرت نانوتوی کے انتقال کے بعد دارالعلوم کے مہتمم بنے اور اس کو خوب ترقی دی۔

معروضی سوالات

۱۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے کہا اس میں کیا مضائقہ ہے۔

۲۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی تھے۔

۳۔ مولانا محمد تقی صاحب مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے سسر تھے۔

﴿باب ۷﴾

حوصلہ تازہ کی کرن

سوال: حافظ نے کس شہر کے ارادے سے سفر کیا تھا؟

جواب: حافظ نے دمشق شہر کے ارادے سے سفر کیا تھا۔

سوال: حافظ نے اس سفر کے لئے کیا کیا سامان اپنے ساتھ لیا؟

جواب: حافظ نے اپنے ساتھ استاد کی ڈھیروں دعائیں اور نصیحتیں، ایک تھیلی میں بندھی ہوئی بہت سی خشک روٹیاں، تھوڑا سالن نیز ایک لکڑی کے صندوق میں کپڑوں کا جوڑا استاد کی اور اپنی خطاطی کے کچھ نمونے قلم اور دوات لیے تھے۔

سوال: دن ڈھلے حافظ نیند سے بیدار ہو کر کیا سوچ رہا تھا؟

جواب: حافظ جب نیند سے بیدار ہوا تو ایک بار پھر خوف اور مایوسی نے اسے گھیر لیا وہ سوچنے لگا کہ میرے مخلوطوں کو کون خریدے گا استاد نے مجھے اجنبیوں میں بھیج دیا ہے یہاں میرا کون ہے اور روتے روتے پھر نیند میں چلا گیا۔

سوال: صبح کو چڑیا کی کونسی عجیب و غریب حرکتوں نے اس کی ہمت بندھائی اور اسے کامیابی کا راستہ دکھایا؟

جواب: جب صبح کو آنکھ کھلی تو حافظ نے دیکھا کہ چڑیاں چہچہا رہی تھیں اور ایک نئے دن کا نئے حوصلے اطمینان اور مسرت کے ساتھ استقبال کر رہی تھیں یہاں تک کہ ایک چڑیا اس کے صندوق پر آ بیٹھی اسے حیرت ہوئی کہ چڑیا کہاں سے آئی آخر چڑیا اس کی انگلی پر بیٹھ گئی تو انگلی پر بیٹھنے اور بے خوفی کے مظاہرے نے اس کے اندر حوصلہ اور عزم پیدا کیا اور اسے کام کرنے کی ترغیب دی۔

معروضی سوالات

۱۔ حافظ سو کر اٹھا تو دن ڈھل رہا تھا۔

۲۔ حافظ یہ سوچ کر خوب رویا کہ یہاں میرا کون ہے۔

۳۔ حافظ سوچ رہا تھا کہ آخر یہ چڑیا کیسے کمرے میں آئی۔

{باب ۸}

اکبر الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

سوال: انگریزی تعلیم مسلمانوں کے لئے کس لحاظ سے نقصان دہ تھی؟

جواب: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے تا کہ وہ اپنے دینی اور دنیاوی فرائض جان سکیں لیکن انگریزوں نے اپنے محکوموں کے لئے جس قسم کی تعلیم تجویز کی اس کا مقصد مسلمانوں کو اپنے دین اور مذہب سے دور کرنا اور روحانیت سے مادیت کی طرف لے جانا تھا اکبر کہتا ہے۔ شعر

مذہب نے پکارا اے اکبر اللہ نہیں تو کچھ بھی نہیں
یاروں نے کہا یہ قول غلط تنخواہ نہیں تو کچھ بھی نہیں

اس لئے انگریزی تعلیم از حد نقصان دہ ہے۔

سوال: اکبر نے انگریزی تہذیب کی مخالفت کیوں کی تھی؟

جواب: انگریزی تہذیب میں مذہب کی کوئی حیثیت نہ تھی دنیا کی ظاہری چمک کو خدا سمجھا جاتا تھا علم بازاری تھا عقل سرکاری تھی مولوی کو گالی دینا ثواب سمجھا جاتا تھا لڑکے کالج میں پڑھ کر باپ کو پاگل سمجھتے تھے عورت محفل کی رونق ہوتی تھی شرم و حیا نام

کی کوئی چیز نہ تھی دلہن اپنی برات میں خود ناچتی، پردہ کا نام نہ تھا الغرض انہیں خرابیوں کی وجہ سے اکبر نے مغربی تہذیب کی مخالفت کی۔

سوال: انگریز اپنی محکوم قوم کو کن مقاصد کے تحت تعلیم دے رہے تھے؟

جواب: انگریزوں کی تعلیم کا مقصد حکومتی مشینری کے کل پرزے ڈھالنا تھا یعنی کلرک تیار کرنا تھا دوسرا مقصد محکوموں کو مذہب دین سے دور کرنا تھا، اکبر تنقید کرتے ہوئے کہتا ہے۔ شعر

چھوڑ لٹریچر کو اپنی ہسٹری کو بھول جا	شیخ و مکتب سے تعلق ترک کر اسکول جا
چار دن کی زندگی ہے کوفت سے کیا فائدہ	کھا ڈبل روٹی کلرکی کر خوشی سے پھول جا

سوال: اکبر کے جو اشعار پسند آئے انہیں لکھیے اور پسند آنے کی وجہ بیان کیجئے؟

جواب:

(۱) تعلیم کی خرابی سے ہو گئی بالآخر — شوہر پرست بی بی پبلک پسند لیڈی

(۲) تعلیم دختراں سے یہ امید ہے ضرور — ناچے دلہن خوشی سے خود اپنی برات میں

شعر پسند آنے کی وجہ یہ ہے کہ اکبر نے مغربی تہذیب کی بے غیرتی اور بے شرمی پر عجیب طنز کیا ہے۔

(۳) کیا کہیں احباب کیا کارنمایاں کر گئے — بی۔ اے کیا نوکر ہوئے پنشن ملی اور مر گئے

(۴) ہم ایسی کل کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں — کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

(۵) تعلیم لڑکیوں کی ضروری تو ہے مگر — خاتون خانہ ہوں وہ سبھا کی پری نہ ہوں

معروضی سوالات

۱۔ وہ سب کے سب اکبر الہ آبادی کے متعلق پڑھ رہے تھے۔

۲۔ کئی عمر ہوٹلوں میں مرے ہسپتال جاکر۔

۳۔ مذہب نے پکارا اے اکبر اللہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

﴿باب ۹﴾

قومی اتحاد

سوال: جانوروں کی یکجہتی کی کوئی مثال دیجئے؟

جواب: جب شکاری ہاتھیوں کے شکار کے لئے جاتے ہیں تو ہاتھی باقاعدہ منصوبہ بندی سے شکاریوں کا گھیراؤ کرتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور اگر شکاری ناتجربہ کار ہو تو خود شکار ہو جاتا ہے گئے اپنی یکجہتی کی وجہ سے چیتوں کو ہرا دیتے ہیں یہ صرف اور

صرف اتحاد کی وجہ سے ہے۔

سوال: وہ کیا چیز ہے جو دریا کی ہلکی ہلکی موجوں کو طاقت ور سیلاب میں تبدیل کر دیتی ہے؟

جواب: وہ چیز اتحاد اور یکجہتی ہے جو دریا کی ہلکی ہلکی موجوں کو طاقت ور سیلاب میں تبدیل کر دیتی ہے۔

سوال: اسلام سے قبل اور بعد کے عرب میں کیا فرق تھا؟

جواب: **اسلام سے قبل عرب کی حالت** ۔اسلام سے قبل سارا عرب قبائل میں تقسیم تھا آپس میں لڑتے رہتے تھے میل جول کی بجائے دشمنی اور اتحاد کی بجائے اختلاف تھا اپنے مذہب بت پرستی میں بھی اختلاف تھا ہر قبیلے کا الگ بت تھا وہ قدرتی طور پر بہادر تھے لیکن ان کی بہادری اپنی ہی قوم کو تباہ کرنے میں استعمال ہوتی تھی سالہا سال آپس میں لڑتے رہتے تھے۔شعر

کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا کہیں گھوڑا آگے دوڑانے پہ جھگڑا

الغرض پوری عرب قوم غلامی در غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی۔

اسلام کے بعد عرب کی حالت

اسلام نے سب سے پہلے انہیں توحید کا سبق دیا جسکی وجہ سے سب کا معبود ایک رسول ﷺ ایک منزل ایک راستہ ایک قبلہ ایک اور مقصود ایک ہو گیا معبود الگ تھے تو مقاصد الگ تھے تو مقصود بھی ایک ہو گیا یعنی خود نیک بننا اور دوسروں کو نیک بنانا اسی اتحاد کی برکت تھی کہ عرب کے یہ بدو جو قیصر و کسریٰ کے غلام تھے روم اور ایران کے تاج و تخت کے مالک بن گئے اور پوری دنیا پر ان کا رعب بیٹھ گیا۔

سوال: پاکستان کی تشکیل کس طرح ممکن ہوئی؟

جواب: پاکستان کا حصول کچھ اتنا آسان نہیں تھا لیکن جب جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں نے علماء اور محمد علی جناح کی قیادت میں خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کیا تو ہندو اور انگریز دونوں کی مخالفت کے باوجود ایک آزاد ملک حاصل کر لیا نہ صرف حاصل کر لیا بلکہ اسکی حفاظت بھی کی۔

سوال: قومی اتحاد کے فوائد پر دو پیرے لکھیں؟

جواب: قرآن میں آتا ہے ﴿انما المومنون اخوۃ﴾ تمام مسلمان بھائی ہیں حدیث میں آتا ہے "کونو عباداللہ اخوانا" اے اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ ایک اور حدیث میں آتا ہے تمام مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں اگر کسی کی آنکھ میں درد ہوتا ہے تو پورے جسم میں درد ہوتا ہے اسی لیئے ایک مسلمان کی تکلیف تمام مسلمانوں کی تکلیف ہے قومی اتحاد سے ہی قوم کی ترقی ممکن ہے

اگر اتحاد نہ ہو تو قوم کے افراد کی پوشیدہ صلاحیتیں اور نایاب الہلیتیں کام نہیں آتیں اتحاد ہی وہ دولت ہے کہ بڑے سے بڑا دشمن حملے کی جرأت نہیں کرسکتا اتحاد اور یک جہتی کی وجہ سے مشکل کام آسان ہو جاتا ہے اور تھوڑے لوگ زیادہ پر غالب آجاتے ہیں عرب کے یکی بدو اتحاد کی وجہ سے روم اور ایران کے تاج وتخت کے مالک بن گئے لیکن افسوس کہ آج کے مسلمانوں میں اتحاد نہیں ہے جس کی وجہ سے تمام مسلمان غیر مسلموں کے غلام بن رہ گئے اگر آج مسلمان اتحاد کریں تو دنیا کی سب سے بڑی طاقت بن سکتے ہیں اقبال کہتا ہے۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

خالی جگہ پر کریں

۱۔ چنانچہ پوری عرب قوم غلامی اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی۔

۲۔ اسی یک جہتی کی برکت تھی کہ ساری دنیا پران کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔

۳۔ سن ۱۹۶۵ء کے ہندوستانی حملے کی پانچ گنا طاقت کو یک جہتی کے بل پر منہ توڑ جواب دیا گیا۔

﴿باب ۱۰﴾

ملکہ زبیدہ

سوال: ملکہ زبیدہ خاتون کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: ملکہ زبیدہ خلیفہ ہارون الرشید کی بیگم اور جعفر بن منصور کی بیٹی تھی موصل میں پیدا ہوئی اس کا اصل نام امۃ العزیز تھا لیکن لوگ پیار سے زبیدہ کہتے تھے خدا نے زبیدہ کو نیکی ہمدردی سلیقہ مندی اور حسن انتظام کے خاص جوہر عطا کیئے تھے زبیدہ کی فیاضی کا یہ عالم تھا کہ کوئی بھی سائل اسکے دروازے سے خالی ہاتھ نہ جاتا۔ روزانہ اپنے محل میں ۳۳ قرآن ختم کراتی تھی انسانی بھلائی کے کاموں سے زبیدہ کو بڑی دلچسپی تھی جہاں دیکھتی کہ لوگوں کو راستے یا پانی کی تکلیف ہے تو فوراً اسے دور کرنے کا انتظام کرا دیتی سینکڑوں تالاب بنوائے سینکڑوں مسجدیں اور سرائیں تعمیر کروائیں اس کا سب سے بڑا اور ہمیشہ زندہ رہنے والا کارنامہ یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کے لئے ایک نہر کا انتظام کیا جو نہر زبیدہ کے نام سے مشہور ہے یہ نہر عرفات مزدلفہ اور منٰی سے ہوتی ہوئی کہ مکرمہ میں پہنچتی ہے اور حاجیوں کو پانی مہیا کرتی ہے داروغہ نے کہا کہ نہر کے کھودنے پر بہت خرچ ہوگا تو زبیدہ ملکہ بولی کہ کدال کی ایک ضرب کی مزدوری ایک اشرفی مانگی جائے گی تو تب بھی دوں گی حج کے اس سفر میں زبیدہ نے نیکی کے کاموں میں ستر لاکھ اشرفیاں خرچ کردیں آخر نیک دل زبیدہ ستر سال کی عمر میں اللہ کو پیاری ہوگئی مگر صدیاں گزرنے کے باوجود اس کا نام اب تک زندہ ہے۔ شعر۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

سوال: نہر زبیدہ کہاں ہے اور اس سے لوگوں کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: مکہ مکرمہ میں پچیس تیس کلومیٹر مشرق میں طائف میں ایک چشمہ ہے جہاں سے نہر کی ابتداء ہوتی ہے یہ نہر عرفات مزدلفہ اور منیٰ سے ہوتی ہوئی مکہ مکرمہ پہنچتی ہے حج کے موقعہ پر لاکھوں آدمی منیٰ مزدلفہ اور عرفات میں نہر زبیدہ کا پانی استعمال کرتے ہیں۔

سوال: زبیدہ خاتون نے خدمت خلق کے لئے کیا کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے؟

جواب: ملکہ زبیدہ خلیفہ ہارون الرشید کی بیگم اور جعفر بن منصور کی بیٹی تھی موصل میں پیدا ہوئی اس کا اصل نام امۃ العزیز تھا لیکن لوگ پیار سے زبیدہ کہتے تھے خدا نے زبیدہ کو نیکی ہمدردی سلیقہ مندی اور حسن انتظام کے خاص جوہر عطا کیئے تھے زبیدہ کی فیاضی کا یہ عالم تھا کہ کوئی بھی سائل اسکے دروازے سے خالی ہاتھ نہ جاتا۔ روزانہ اپنے محل میں ۳۳ قرآن ختم کراتی تھی انسانی بھلائیکے کاموں سے زبیدہ کو بڑی دلچسپی تھی جہاں دیکھتی کہ لوگوں کو راستے یا پانی کی تکلیف ہے تو فوراً اسے دور کرنے کا انتظام کراتی سینکڑوں تالاب بنوائے سینکڑوں مسجدیں اور سرائیں تعمیر کروائیں اس کا سب سے بڑا اور ہمیشہ زندہ رہنے والا کارنامہ یہ ہے کہ مکے مکرمہ کے لئے ایک نہر کا انتظام کیا جو نہر زبیدہ کے نام سے مشہور ہے یہ نہر عرفات مزدلفہ اور منیٰ سے ہوتی ہوئی مکہ مکرمہ میں پہنچتی ہے اور حاجیوں کو پانی مہیا کرتی ہے داروغہ نے کہا کہ نہر کے کھودنے پر بہت خرچ ہوگا تو دریادل ملکہ بولی کہ کدال کی ایک ضرب کی مزدوری ایک اشرفی مانگی جائے گی تو تب بھی دوں گی حج کے اس سفر میں زبیدہ نے نیکی کے کاموں میں ستر لاکھ اشرفیاں خرچ کردیں آخر نیک دل زبیدہ ستر سال کی عمر میں اللہ کو پیاری ہوگئی مگر صدیاں گزرنے کے باوجود اس کا نام اب تک زندہ ہے۔

سوال: نہر زبیدہ پر خرچ کا کیا اندازہ لگایا اور داروغہ کو زبیدہ نے کیا جواب دیا؟

جواب: داروغہ نے کہا کہ اس نہر پر خرچ بہت ہوگا لیکن دریادل ملکہ بولی کہ کدال کی ایک ضرب پر ایک اشرفی مانگی جائے تو بھی دونگی۔

معروضی سوالات

۱۔ خلیفہ ہارون الرشید کی بیگم زبیدہ خاتون کا نام اب تک ان کے کارناموں کی بدولت زندہ ہے۔

۲۔ زبیدہ کا باپ خلیفہ منصور کا چھوٹا بیٹا جعفر تھا۔

۳۔ حج کے اس سفر میں زبیدہ نے کم از کم ستر لاکھ اشرفیاں خرچ کردیں۔

﴿باب ۱۱﴾

دلچسپ قصہ

سوال: پرندوں کی نجات کا اصل سبب کیا چیز بنی؟ نیولے کی مدد یا اتحاد کی قوت؟

جواب: پرندوں کی نجات کا اصل سبب اتحاد کی قوت بنی کیوں کہ اتحاد کی برکت سے تیتر باہر نکلا اور اس نے نیولے کو اطلاع دی تب اس نے رسی کاٹی اور سب آزاد ہو گئے۔

سوال: ان پرندوں میں آپ نے سب سے زیادہ کس پرندے کے کام کو پسند کیا اپنی پسند کی وجہ بھی لکھیں؟

جواب: ان پرندوں میں سب سے اچھا کام تیتر کا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تیتر نے کہا ایک بار تمام مل کر زور لگاؤ تاکہ میں باہر نکل کر رسی کھولنے کی کوشش کروں اس نے باہر جا کر نیولے کو اطلاع دی اور اس نے رسی کاٹی اور اس طرح سب آزاد ہو گئے۔

ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں

الفاظ	معنی	جملے
غول کے غول	جھنڈ کے جھنڈ	میں نے اوپر دیکھا تو کبوتر غول کے غول اڑے جا رہے تھے
بساط	طاقت	ہر آدمی کو اپنی بساط کے مطابق تعاون کرنا چاہیے
تاب	برداشت	زخمی زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسا
بالآخر	آخر کار	بالآخر ان مجاہدین کی قربانیاں رنگ لائیں
پھڑ اتا	پھڑ پھڑاہٹ	جونہی شکاری پہنچے تمام پرندے پھڑاتا مار کر اڑ گئے
کال کوٹھری	اندھیری کوٹھری	موت کے قیدی کو کال کوٹھری میں رکھا جاتا ہے
جسامت	قد کاٹھ	ہماری کلاس میں ایک موٹی جسامت والا لڑکا پڑھتا ہے
تکلف	مشقت	جب میں دوست کے گھر گیا اُس نے پُر تکلف کھانا کھلایا
ماند	مرجھا جانا	بیماری کی وجہ سے اُس کا چہرہ ماند پڑ گیا۔
جست	چھلانگ	اُس نے ایسی جست لگائی کہ لوگوں کو حیران کر دیا
راہِ فرار	بھاگنے کا راستہ	چور پولیس کو دیکھ کر راہِ فرار اختیار کر گیا

سوال: اگلا مصرع لکھیں؟

جواب: تلقین اس کو چاہیے ترکِ جہاد کی   دنیا کو جس کے پنجہ خونیں سے ہو خطر

خالی جگہ پُر کریں

۱۔ گھوڑوں کی ہنہناہٹ اور قدموں کی چاپ سے جب تک تمام پرندے بیدار ہوں۔

۲۔ میں پھڑ پھڑا تا تھا تو ایسا معلوم ہوا کہ بائیں جانب جال کچھ ڈھیلا ہے۔
۳۔ ہم سب ایک قسمت کے باسی ہیں۔

﴿باب ۱۲﴾
انڈونیشیا

سوال: انڈونیشیا کا قدیم نام کیا تھا اور یہ نام کیوں پڑا؟
جواب: انڈونیشیا کا قدیم نام جزائر شرق الہند تھا کیوں کہ یہ مختلف جزیروں کی شکل میں ہندوستان کے مشرق میں واقع ہے۔

سوال: پاکستان اور انڈونیشیا کی تاریخ میں کیا کیا باتیں مشترک ہیں؟
جواب: پاکستان اور انڈونیشیا میں اسلام مسلمان تاجروں کے ذریعے آیا اور کئی صدیاں اس پر حکومت کی۔ دونوں ملکوں نے غیر ملکی حکمرانوں کے خلاف جہاد کیا پاکستان اور انڈونیشیا دونوں ملک سینکڑوں سال بیرونی حکمرانوں کے قبضہ میں رہے اس لئے دونوں ملکوں کے مسائل ایک جیسے ہیں دونوں ملکوں نے آزادی کے بعد بڑی تیزی سے ترقی کی خاص کر تعلیمی میدان میں۔

سوال: انڈونیشیا کی تحریک آزادی کا مختصر حال لکھیں؟
جواب: جنوبی ایشیا کی طرح انڈونیشیا کے مسلمانوں نے بیرونی حکمرانوں کے خلاف طویل جدوجہد کی کئی بار ولندیزیوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا مگر بے سروسامانی کی وجہ سے ناکام رہے۔ ولندیزیوں نے مسلمانوں پر بہت ظلم ڈھائے آخر کار ۱۹۳۹ء میں دوسری جنگ عظیم میں جاپانیوں نے ولندیزیوں کو شکست دی اور انڈونیشیا پر قبضہ کرلیا آخر کار قربانیاں رنگ لائیں جاپانیوں نے تحریک آزادی کو درست قرار دیا لیکن انگریز شیطان نے جاپان کے شہر ہیروشیما پر ایٹم بم گرا کر اسے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا جاپانیوں کے جانے کے بعد تحریک آزادی کے رہنماؤں نے حکومت قائم کرلی لیکن ہالینڈ نے پھر قبضہ کرلیا۔ آخر کار قربانیاں رنگ لائیں اور ۲۳ دسمبر ۱۹۴۹ء کو اقوام متحدہ نے انڈونیشیا کی آزادی کا اعلان کر دیا۔

سوال: پاکستان اور انڈونیشیا کے تعلقات لکھیں؟
جواب: پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان شروع سے ہی گہرے تعلقات ہیں آپس میں تجارت روز بروز ترقی پر ہے عالمی مسائل میں ایک دوسرے کی حمایت کرتے ہیں ۱۹۶۵ء کی جنگ میں انڈونیشیا کے صدر نے یہ پیشکش کر کے پاکستانیوں کا دل جیت لیا کہ انڈونیشیا کے جو وسائل ہیں وہ سب کے سب پاکستان کے لیئے وقف ہیں۔

خالی جگہ پُر کریں

۱۔انڈونیشیا جنوبی ایشیا کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔
۲۔انڈونیشیا پر ولندیزیوں کا قبضہ ۳۰۰ سال تک رہا۔
۳۔۱۹۷۱ء میں انڈونیشیا کی آبادی ۱۳ کروڑ تھی۔

﴿باب ۱۳﴾

جامع مسجد قرطبہ

سوال: قرطبہ کی جامع مسجد کس ملک میں واقع ہے؟

جواب: قرطبہ کی جامع مسجد ہسپانیہ میں واقع ہے۔

سوال: جس وقت ہسپانیہ اپنے عروج پر تھا تو یورپ کی کیا حالت تھی؟

جواب: جس وقت ہسپانیہ اپنے عروج پر تھا یورپ میں اندھیرا چھایا ہوا تھا جہالت کا غلبہ تھا لندن اور پیرس کے بازاروں میں اتنا کیچڑ تھا کہ گاڑی چلانا مشکل تھا۔

سوال: مسجد قرطبہ کے بڑے مینار کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: مسجد قرطبہ کے بڑے مینار کی بلندی ۳۳ میٹر ہے جو اذان کے لئے بنایا گیا تھا اس کی بنیاد پانی تک کھود کر بھری گئی تھی مینار کے اوپر ۳ صلیب نما لٹو تھے جن میں سے ۲ سونے اور ایک چاندی کا تھا جب ان پر سورج کی کرنیں پڑتیں تو میلوں تک چمکتے نظر آتے تھے۔

سوال: مسجد قرطبہ میں روشنی کا کیا انتظام تھا؟

جواب: مسجد میں روشنی کے لئے ۲۸۰ جھاڑ تھے سب سے بڑے جھاڑ میں ۱۴۰۰ شمعیں روشن تھیں مسجد کی دیواروں پر پیتل کے ۳۲۵ چراغ تھے۔

سوال: جامع مسجد قرطبہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: عبدالرحمٰن اول نے ہسپانیہ میں ایک عالی شان مسجد کی بنیاد رکھی لیکن اپنی زندگی میں مکمل نہ کر سکا اس کے بعد چھ بادشاہ مسجد کو خوبصورت بنانے میں لگے رہے آخری اضافہ وزیر المنصور نے کیا موجودہ عمارت اسی کی بنوائی ہوئی ہے مسجد کے جس حصے پر چھت ہے اس کی لمبائی ۱۸۲ میٹر ہے اور چوڑائی ۱۳۳ میٹر ہے صحن ۶۷ میٹر مربع ہے پوری چھت ستونوں پر قائم ہے اور اس کے اوپر

خوبصورت محرابیں ہیں ۱۴۱۷ ستون ہیں ۲۱ دروازے ہیں منبر دنیا کے عجائبات میں سے ہے جو ہاتھی کے دانت آبنوس اور صندل کا بنا ہوا ہے ۳۳ میٹر بلند مینار تھا، جس کی بنیاد پانی تک کھود کر بھری گئی تھی، مسجد کے باہر دو حوض وضو کے لئے بنائے گئے تھے جن میں نہر کے ذریعے پانی آتا تھا، پوری مسجد میں روشنی کے لئے ۲۸۰ جھاڑ تھے، سب سے بڑے جھاڑ میں ۱۴۰۰ شمعیں روشن تھیں مسجد کی دیواروں پر پیتل کے ۷۴۲۵ چراغ تھے، اور مسجد کے محراب کا کیا کہنا اس کا تو بیان ہی مشکل ہے، ستون اس قدر خوبصورت شفاف اور چمکیلے تھے کہ انسان ان میں آئینہ کی طرح چہرہ دیکھ لیتا تھا۔

خالی جگہ پر کریں

۱۔ اسلامی عظمت کا ایک دور ہسپانیہ میں ۸۰۰ سال تک قائم رہا۔

۲۔ قرطبہ کی مسجد کو عبدالرحمٰن اول نے بنایا تھا۔

۳۔ جب مسجد عیسائیوں کے قبضے میں آئی تو انہوں نے اسے گرجا بنالیا۔

﴿باب ۱۴﴾

خطبہ حجۃ الوداع

سوال حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کا خطبہ کس دن اور کس جگہ دیا تھا؟

جواب حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کا خطبہ جمعہ کے دن ۹ ذوالحجہ کو عرفات کے میدان میں جبل رحمت کے نزدیک دیا تھا۔

سوال حضور ﷺ نے حاضرین سے کیا پوچھا اور انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور ﷺ نے حاضرین سے پوچھا بتاؤ کیا میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا حاضرین نے کہا بے شک آپ ﷺ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ قیامت کے دن تم میرے بارے میں کیا کہو گے لوگوں نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ آپ ﷺ نے امانت پہنچائی اور نبوت کا حق ادا کر دیا۔

سوال اس وقت حضور ﷺ کے ہمراہ کتنے حاجی تھے؟

جواب اس وقت حضور ﷺ کے ہمراہ ایک لاکھ سے بھی زائد حاجی تھے۔

سوال حضور ﷺ نے اپنے خطبے میں ان چیزوں کے بارے میں کیا ہدایت عطا فرمائی؟

جواب سود: آپ ﷺ نے فرمایا تمام سودی کاروبار آج سے ممنوع ہیں لیکن تم اپنی اصل رقم لے سکتے ہو تا کہ تمہارا نقصان نہ ہو اور نہ ان کا نقصان ہو اللہ تعالیٰ نے یہ بات قرآن مجید میں فرمادی ہے ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ ۔ اللہ

تعالیٰ نے بیع حلال کر دیا اور سود کو حرام کر دیا۔

وراثت اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے میراث میں سے ہر وارث کا الگ حصہ مقرر کر دیا ہے اس لئے اب وارثوں کے حق میں تہائی سے زائد کوئی وصیت جائز نہیں۔

جرم کا بدلہ: دیکھو اب مجرم اپنے جرم کا خود ہی ذمہ دار ہے بیٹے کا بدلہ باپ سے نہیں لیا جائیگا اور باپ کا بدلہ بیٹے سے نہیں لیا جائے گا۔

عورتوں کے حقوق: عورتوں کے تم پر کچھ حقوق ہیں عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو ان سے بہتر سلوک کرو۔ کیوں کہ وہ تمہاری پابند ہیں خود اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتیں وہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں۔

تبلیغ دین: اے لوگو! اچھی طرح سن لو تم میں سے جو حاضر ہے اسے چاہئے کہ یہ بات غائب کو پہنچا دے شاید وہ سننے والوں سے اس کا زیادہ محافظ ہو۔ یاد رکھو میں تبلیغ کر چکا اور اللہ کو گواہ بنا کر فرمایا کہ اے اللہ میں نے اپنا حق ادا کر دیا عرفات کے میدان میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾

معروضی سوالات

۱۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر تقویٰ کے سوا کوئی فضیلت حاصل نہیں۔

۲۔ تمہارا خون تمہارے اموال اور تمہاری آبرو تمہارے لیئے محترم ہے۔

۳۔ اور تم لوگ غلو سے بچو۔

﴿باب ۱۵﴾
مہذب زندگی

سوال: انسانی اور حیوانی زندگی میں کیا فرق ہے؟

جواب: حیوان اپنی زندگی گزارنے کے لئے کسی اصول اور ضابطے کا پابند نہیں ہوتا، ادھر اُدھر منہ مار کر پیٹ بھر لیا، جدھر منہ اُٹھا چل دیا نہ چلنے کا ڈھنگ نہ ٹھہرنے کا سلیقہ نہ کسی سے واسطہ نہ کسی سے میل جول۔ اس کے برعکس انسان کی زندگی کے کچھ ضابطے اور اُصول ہیں اس کے رہنے سہنے کھانے پینے چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے اور میل جول کے کچھ طریقے ہیں انہیں طریقوں کو آداب زندگی کہا جاتا ہے۔

سوال: حسن اخلاق میں کون سی اچھی عادتیں شامل ہیں؟

جواب: حسن اخلاق کسی ایک بات کا نام نہیں بلکہ اعمال حسنہ کے مجموعے کا نام ہے اس مجموعے میں بزرگوں کا احترام دوستوں سے محبت چھوٹوں سے شفقت کا برتاؤ دیانت داری، امانت داری، ہمدردی، ایفائے عہد انسانیت کا احترام ناگوار باتوں کو برداشت کرنے کی صلاحیت خوشی کے موقع پر اپنے آپ سے باہر نہ ہونا لالچ اور خوشامد سے بچنا۔ دوسروں کے لئے لالچ اور خوشامد کے جال بچھانے سے پرہیز کرنا یہ سب شامل ہیں۔

سوال: حضور اکرمؐ نے حسن اخلاق کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب: قرآن و حدیث کی روشنی میں حسن اخلاق کی بہت بڑی اہمیت ہے نبی کریمؐ نے فرمایا قیامت کے روز مومن کے اعمال میں حسن اخلاق سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہ ہوگی اسی سے آپ حسن اخلاق کی اہمیت کا اندازہ لگالیں۔

سوال: وقت کی پابندی نہ کرنے کے کیا کیا نقصانات ہیں؟

جواب: اگر تعین وقت کے ساتھ کام کرنے کی عادت نہ ہوتو ذہن پر کام کا بوجھ تو ہروقت رہتا ہے لیکن کام نہیں ہوتا اگر ہوتا ہے تو افراتفری میں خراب ہو جاتا ہے اسی طرح طالب علم کی مثال دیکھئے جو طالبعلم وقت کی پابندی نہیں کرتے انہیں نہ کھیلنے میں مزہ آتا ہے اور نہ سلیقہ سے پڑھنے کا موقع ملتا ہے نہ وہ اپنا کام کرتے ہیں اور نہ گھر والوں کا۔ ادھر مدرسے کے کام نقل کرنے کے لئے ایک ایک سے کاپی مانگتے پھرتے ہیں ادھر گھر والوں سے پڑھائی کی زیادتی کا بہانہ کرتے ہیں امتحان کے قریب تو ایسے بے ڈھنگ طلبہ کی حالت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے کام زیادہ ہوتا ہے وقت کم۔ وقت کی کمی کے خیال سے دماغ ایسا خراب ہوتا ہے کہ جو کام آسان ہو تو وہ بھی مشکل نظر آتا ہے۔

سوال: انسان کی زندگی میں صفائی کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: حسن اخلاق کیساتھ انسان کی زندگی میں صفائی کی بڑی اہمیت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ اے نبیؐ اپنے لباس کو پاک رکھو اور گندگی سے بچو۔ لباس اور ماحول کی طہارت کا اثر انسان کے خیال پر ہوتا ہے جو انسان صاف ستھرا ہوتا ہے اس کے خیالات بھی پاکیزہ ہوتے ہیں اور جو صفائی کا خیال نہیں رکھتا اُس کے ذہن میں گندے اور غلط خیالات بھرے رہتے ہیں۔

معروضی سوالات

۱۔ حسن اخلاق کسی ایک بات کا نام نہیں بلکہ اعمال حسنہ کے مجموعے کا نام ہے۔

۲۔ غریب اپنی غربت کے باوجود غیرت مندی اور خودداری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

۳۔ حضورؐ نے اپنے مخالفین کو جس ہتھیار سے شکست دے کر اپنا غلام بنایا وہ حسن اخلاق ہی تو تھا۔

۳۔وقت ایک انمول دولت ہے۔

﴿باب ۱۶﴾

بدعملی کا انجام

سوال: اہل مدین میں کون کون سی برائیاں تھیں؟

جواب: اہل مدین سودا مہنگا فروخت کرتے ناپ تول میں کمی کرتے مال میں ملاوٹ کرتے اچھا مال دکھا کر ناقص مال دیتے۔حساب کتاب میں کمی بیشی کرتے مسافروں اور غریبوں سے بدسلوکی کرتے تھے۔

سوال: اہل مدین کی اصلاح کا بیڑا کس نے اُٹھایا اور انہیں کیا تلقین کی؟

جواب: اہل مدین کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ اسلام کو بھیجا حضرت شعیب علیہ اسلام نے ان کو دیانت داری کی تلقین کی ناپ تول میں کمی سے منع فرمایا اور غریبوں سے نیک سلوک کا کہا۔

سوال: اہل مدین کو بددیانتی کی کیا سزا ملی؟

جواب: جب ان کی بددیانتی مشہور ہوگئی تو مسافر اپنی ضرورت کا سامان ساتھ لے جانے لگے تاکہ مدین میں کچھ خریدنا نہ پڑے اس طرح ان کی تجارت سرد پڑ گئی لیکن ان کی آنکھیں پھر بھی نہ کھلیں اور انہوں نے حضرت شعیب علیہ اسلام کو مارنے کا ارادہ کیا (نعوذ باللہ) جونہی مارنے کے لئے آگے بڑھے زمین زبردست جھٹکے سے ہل گئی حملہ آور منہ کے بل گر پڑے۔دھوئیں کے گہرے بادلوں نے بستی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا پہاڑ سے گرم لاوا نکلا اور چشم زدن میں شہر کونکل گیا جیسا کہ قرآن میں آتا ہے۔﴿واخذ الذین ظلموا الصیحۃ فاصبحوا فی دیارھم جثمین - ط﴾ ظالموں کو چیخ نے پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ گر پڑے۔﴿فاخذتھم الرجفۃ واصبحوا فی دارھم جثمین - ط﴾ ۔ان کو زلزلے نے پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں منہ کے بل گر پڑے۔

سوال: جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	معنی	جملے
کمی بیشی	کمی زیادتی	حساب کتاب میں کمی بیشی کرنا اہل مدین کا کام تھا
مال وزر	مال ودولت	مال وزر کے لالچ نے انسان کو اندھا کر دیا ہے
چشم زدن	پلک جھپکنے میں	آگ نے چشم زدن میں مکان کو جلا کر راکھ کر دیا

فریضہ	فرض	اللہ تعالیٰ مجھے فریضہ حج ادا کرنے کی توفیق دے

معروضی سوالات

۱- ناپ تول میں کمی اور لین دین میں بددیانتی ایک برائی نہیں بلکہ کئی برائیوں کا مجموعہ ہے۔

۲- بددیانت تاجر جائز اور معقول منافع پر صبر نہیں کرتا۔

۳- بددیانتی کی حرص اسے دھوکا دینے کے طریقے سکھاتی ہے۔

﴿باب ۱۷﴾

دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس

سوال: اسلامی سربراہی کانفرنس کیوں منعقد ہوئی؟

جواب: اسلامی سربراہی کانفرنس کے مقاصد۔(۱) مسلم ممالک کے اتحاد۔(۲) مقبوضہ علاقوں کی آزادی۔(۳) مشرق وسطیٰ میں قیام امن۔(۴) فلسطینیوں کے حقوق کی بحالی۔(۵) عربوں کی خودمختاری۔(۶) مسلم ممالک کے استحکام۔(۷) ان کے سیاسی اور معاشی مسائل کے حل کے لئے مسلم بنک کا قیام۔(۸) مسلم ممالک کی ترقی۔(۹) اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اسلامی سربراہی کانفرنس منعقد ہوئی۔

سوال: اسلامی سربراہی کانفرنس میں کتنے ملک شریک ہوئے دس کے نام لکھیں؟

جواب: پہلی کانفرنس ۲۲ ستمبر ۱۹۶۹ کو مراکش میں منعقد ہوئی جس میں ۲۴ ملک شریک ہوئے۔ دوسری کانفرنس ۲۲ فروری ۱۹۷۴ کو لاہور میں منعقد ہوئی۔ جس میں ۳۸ ملک شریک ہوئے جن میں سے ۱۰ کے نام یہ ہیں۔(۱) پاکستان (۲) بنگلہ دیش (۳) انڈونیشیا (۴) عراق (۵) سعودی عرب (۶) افغانستان (۷) ترکی (۸) ایران (۹) مصر (۱۰) ملائیشیا۔

سوال: چند سربراہوں کے نام لکھیں؟

جواب: ۱۔شاہ فیصل ۲۔معمر قذافی ۳۔یاسر عرفات ۴۔شاہ حسین ۵۔حسنی مبارک ۶۔انور سادات ۷۔حافظ اسد ۸۔عدی امین ۹۔ذوالفقار علی۔

سوال: مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں؟

نمبر	الفاظ	جملے
۱	اتحاد و یگانگت	مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت کی کمی ہے

۲	یک جہتی	یک جہتی کی دولت کی وجہ سے عرب کے بدو قیصر و کسریٰ کے تاجدار بن گئے
۳	چشم براہ	شاہ فیصل کے استقبال کے لئے لوگ چشم براہ تھے
۴	شایان شان	درجہ متوسطہ سوئم کا کمرہ تعلیم کے شایان شان ہے
۵	آراستہ	جلسے پر ہم نے کمرے کو خوبصورتی سے آراستہ کیا
۶	فرض شناسی	ہمیشہ فرض شناسی کی عادت ڈالیں
۷	دوررس	چھٹی پر پابندی کے دوررس نتائج نکلیں گے
۸	مذاکرات	کشمیر کا مسئلہ مذاکرات سے نہیں بلکہ جہاد سے حل ہوگا

سوال: مندرجہ ذیل واحد الفاظ کی جمع بنائیں؟

واحد	جمع	واحد	جمع
سربراہ	سربراہان	وفد	وفود
مذاکرہ	مذاکرات	ادارہ	اداروں
خطبہ	خطبات	مندوب	مندوبین
مسئلہ	مسائل	عزم	عزائم
ساحل	سواحل		

خالی جگہ پر کریں

۱۔دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس پاکستان میں منعقد ہوئی۔

۲۔جمال الدین افغانی کے خواب کے بارے میں علامہ اقبال نے فرمایا تھا

۳۔جدہ میں اسلامی بنک قذافی کی تجویز سے قائم ہوا۔

۴۔جب شاہ فیصل وہاں سے گزرے تو استقبال کرنے والوں کا عالم دیدنی تھا۔

﴿باب ۱۸﴾

شہریوں کی دفاعی تنظیم

سوال: شہری دفاع کی تنظیم کے مقاصد پر روشنی ڈالیں؟

جواب: شہری دفاعی تنظیم کے مقاصد یہ ہیں: (۱) عوام کو شہری دفاع کی تربیت دینا۔ (۲) عوام کو ہوائی حملے کی خبر دینا۔ (۳) حملے کی صورت میں بھڑک اُٹھنے والی آگ کو بجھانا۔ (۴) مریضوں، ضعیفوں اور معذور لوگوں کو محفوظ جگہ پہنچانا۔ (۵) افواہوں کو پھیلنے سے روکنا اور وطن دشمن عناصر پر کڑی نظر رکھنا۔ (۶) گیس، بجلی، پانی اور خوراک کے وسائل اور ذخائر کی حفاظت کرنا۔ (۷) آگ یا پانی اور ملبے میں گھرے ہوئے لوگوں کو نکالنا۔ (۸) بلیک آؤٹ کرانا تاکہ دشمن کے طیارے کسی عمارت یا تنصیب کو نشانہ نہ بنا سکیں۔ (۹) ابتدائی طبی امداد کے بعد زخمیوں اور مریضوں کو اسپتال پہنچانا۔ (۱۰) آمد و رفت اور کاروباری زندگی کو معمول کے مطابق جاری رکھنا۔

سوال: شہری دفاع کو منظم رکھنے کے لئے انتظام کے کون سے افسر مقرر کیئے جاتے ہیں؟

جواب: پاکستان میں شہری دفاع کا باقاعدہ مربوط اور منظم نظام قائم ہے جس کے تحت ہر صوبے میں سول ڈیفنس ڈائریکٹر کام کرتا ہے جبکہ ضلعی سطح پر ڈپٹی کمشنر کو ضلعی کنٹرولر سول ڈیفنس کے اختیارات دیئے گئے ہیں ڈپٹی کمشنر اپنی مدد کے لئے عام طور پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ایڈیشنل کنٹرولر مقرر کرتا ہے بڑے شہروں میں شہری دفاع کی تنظیم کے عموماً پانچ بڑے شعبے قائم کئے گئے ہیں۔

۱۔ وارڈن سروس ۲۔ فائر سروس ۳۔ ریسکیو سروس ۴۔ پیغام رسانی ۵۔ فرسٹ ایڈ (ابتدائی طبی امداد)

سوال: شہری دفاع کے رضا کار جنگ کے زمانے کے علاوہ اور کن کن اوقات میں شہری انتظامیہ کا ہاتھ بٹاتے ہیں؟

جواب: شہری دفاع کے رضا کار جنگ کے علاوہ امن میں بھی انتظامیہ کا تعاون کرتے ہیں اور لوگوں کو مصیبتوں سے بچاتے ہیں۔

سوال: شہری دفاع کی تنظیم سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: شہری دفاع کی تنظیم ہمیں انفرادیت کی بجائے اجتماعیت اور نفرت کی بجائے محبت کا سبق دیتی ہے۔

معروضی سوالات

۱۔ پہلی جنگ عظیم میں برطانیہ نے بہت نقصان اُٹھایا تھا۔

۲۔ شہری دفاع کے نظام کو چلانے کے لئے کنٹرول روم ہوتا ہے۔

۳۔ شہری دفاع کی تنظیم اجتماعیت کا سبق دیتی ہے۔

﴿باب۱۹﴾

کمپیوٹر

سوال: کمپیوٹر کا آغاز کس طرح ہوا؟

جواب: ۱۶۴۲ء میں بلیز پاسکل فرانسیسی، حساب کتاب کر رہا تھا، حساب کتاب کی زیادتی کی وجہ سے تھک گیا، اس نے سوچا کہ ایسی مشین ہونی چاہئے جو حساب کتاب کر سکے آخر کار وہ اپنی محنت میں کامیاب ہوا اور اس نے ایسی مشین ایجاد کی جو ہزاروں تک جمع کر سکتی تھی یہ کمپیوٹر کی ابتدائی شکل تھی چند سال بعد جرمنی کے ریاضی دان ولیم لائبنس نے ایک مشین ایجاد کی جو جمع، تفریق، ضرب، تقسیم کر سکتی تھی اس طرح کمپیوٹر کا آغاز ہوا۔

سوال: کمپیوٹر کی کہانی آپ نے پڑھی کون کون سی باتیں پسند آئیں؟

جواب: کمپیوٹر سراپا عجیب ہے اس میں چند باتیں بڑی بہترین ہیں۔

(۱) غضب کا حافظہ رکھتا ہے۔(۲) اسم فعل، صفت ضمیر اور ردیف کا علم بھی رکھتا ہے گویا کہ بڑا شاعر ہے۔(۳) ہر فن ہر زبان ہر شعبے کے الفاظ کا معنی ایک سیکنڈ سے پہلے بتا دیتا ہے۔(۴) کیسا ہی پیچیدہ قانونی مسئلہ ہو فوراً حل کر دیتا ہے گویا کہ بڑا وکیل ہے۔(۵) تفریحی مشاغل رکھتا ہے۔(۶) بچوں کی تعلیم کے لئے ایک استاد کی حیثیت رکھتا ہے الغرض بہترین ہم نشین ہے۔

سوال: کمپیوٹر کی ایجاد سے ہماری زندگی میں کس قسم کی آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں؟

جواب: کمپیوٹر اعلیٰ سائنسی اور تکنیکی کاموں سے لے کر عام گھریلو کاموں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے گھریلو حساب و کتاب اور یادداشتیں محفوظ رکھتا ہے تفریحی مشاغل اور بچوں کی تعلیم کے لئے اس کا استعمال عام ہوتا ہے کتابت کا کام بھی بہترین کرتا ہے انگریزی، فارسی، عربی، سندھی، اردو، ہر زبان کی تحریر نہایت عمدہ انداز میں لکھ سکتا ہے ڈاکٹروں کے لئے مرض کی تشخیص بذریعہ کمپیوٹر آسان ہوگئی ہے حکومت کا تمام کاروبار اس کمپیوٹر کے ذریعے چلایا جا رہا ہے الغرض کمپیوٹر کی وجہ سے انسان کی زندگی میں بہت سی سہولتیں آگئی ہیں۔

خالی جگہ پر کریں

۱۔ کام کی نوعیت کے اعتبار سے کمپیوٹر کے پانچ اہم حصے ہوتے ہیں۔

۲۔ جان ڈبلیو ماکلے اور جے۔ پی ایکرٹ نے بجلی سے چلنے والا کمپیوٹر بنایا۔

۳۔ ثنائی نظام کو لائبنس نے کمپیوٹر میں شامل کیا۔

۴۔ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ کمپیوٹر حساب و کتاب کا بڑا ماہر ہے۔

۵۔ تیس کروڑ الفاظ ہر وقت کمپیوٹر کے حافظے میں رہتے ہیں۔

﴿باب ۲۰﴾

کارآمد تحریریں

سوال: خط کو نصف ملاقات کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: ہر شخص کو خط لکھنے کی ضرورت پڑتی ہے دور بیٹھے بٹھائے تھوڑے پیسوں سے آپس میں خط کے ذریعے رابطہ قائم ہو جاتا ہے خیر و عافیت معلوم ہو جاتی ہے اور دوسرے ضروری کام سرانجام پاتے ہیں اس لحاظ سے خط کو نصف ملاقات کہا جاتا ہے۔

سوال: خط لکھتے وقت جن باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے وہ کیا ہیں؟

جواب: خط لکھتے وقت ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرنا۔ (۲) دائیں طرف اوپر کونے میں اپنا پتہ اور تاریخ لکھنا لیکن درخواستوں میں اوپر پتہ لکھنے کی بجائے نیچے بائیں کنارے پر لکھنا چاہیے۔ (۳) مناسب القاب لکھنا۔ (۴) اصل مقصد کو موزوں الفاظ میں لکھنا۔ (۵) غیر ضروری باتوں سے پرہیز کرنا۔ (۶) خط کو دعائیہ کلمات کے ساتھ ختم کرنا۔ (۷) خط کے آخر میں بائیں کنارے پر اپنا نام لکھنا۔

نوٹ: اس سبق سے متعلق چند خطوط، درخواستیں اور رسیدیں اردو گائیڈ کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں!

﴿باب ۲۱﴾

ریڈار

سوال: ریڈار کس کام آتا ہے؟

جواب: جب ہم کسی زمین یا پہاڑی پر ریڈار کو نصب کرتے ہیں تو اس کی برقی لہریں اوپر کی طرف پرواز کرتی ہیں جب تک ان لہروں کا کسی چیز سے ٹکراؤ نہ ہو تو واپس نہیں لوٹتیں اگر یہ لہریں واپس لوٹ آئیں تو اس بات کی علامت ہے کہ فضا میں کوئی ٹھوس چیز ہے لہریں واپس آکر سکرین پر ایک دھبہ بناتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فضا میں کوئی چیز ہے یا کوئی جہاز ہے تو فوراً جہاز شکن توپیں اپنا کام شروع کر دیتی ہیں اور دشمن کے طیاروں کو گرا دیتی ہیں اس طرح لڑاکا طیاروں میں بھی ریڈار نصب کیے جاتے ہیں جس سے زمین کی حالت معلوم ہوتی ہے کہ زمین پر کوئی عمارت یا شہر یا میدان ہے جب تک ریڈار کام کرتا رہتا ہے دشمن کی تدبیر سے بچاؤ ہوتا رہتا ہے جونہی ریڈار ناکام ہو گیا تو فضا پر دشمن کی حکومت قائم ہو گی۔

سوال: جب ہم کسی گنبد میں کھڑے ہو کر آواز دیتے ہیں تو آواز واپس کیوں آتی ہے؟

جواب: جب ہم بلند آواز کے ساتھ بولتے ہیں تو ہماری آواز کا زور فضا میں موجود ہوا کے ذروں کو پیچھے کی طرف دھکیل دیتا ہے اس طرح ہماری آواز لہروں کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور یہ لہریں اس وقت تک سفر کرتی رہتی ہیں جب تک کوئی رکاوٹ اس کے سامنے نہیں آ جاتی لیکن جونہی یہ لہریں گنبد کی ٹھوس دیوار سے ٹکراتی ہیں تو واپس بولنے والے کیطرف لوٹتی ہیں، واپس آنے والی آواز کو صدائے بازگشت کہتے ہیں اور اسی اصول پر ریڈار کا کام کرتا ہے۔

سوال: ریڈار کو کس جگہ نصب کیا جاتا ہے؟

جواب: ریڈار کو اس کے سائز کے لحاظ سے زمین پر فوجی گاڑیوں پر جہازوں میں لڑاکا طیاروں میں پہاڑوں پر غرض جہاں بھی ضرورت ہو نصب کیے جاتے ہیں۔

سوال: بازگشت میں باز سابقہ ہے اس لفظ باز سے بننے والے کچھ اور الفاظ لکھیں؟

جواب: بازیافت، باز آمد، بازپرس، باز آور۔

سوال: نصب شدہ میں شدہ لاحقہ ہے اس طرح کے چار الفاظ لکھیں؟

جواب: گم شدہ، شادی شدہ، فارغ شدہ، طلاق شدہ۔

سوال: فوراً اور معاً میں تنوین کا استعمال ہوا ہے ایسے ہی چند اور الفاظ بنائیں؟

جواب: آناً فاناً، اتفاقاً، یقیناً، حقیقتاً، مثلاً۔

نمبر	الفاظ	جملے
۱	مؤثر	یہ دوا اس بیماری کے لئے مؤثر نہیں
۲	نظام	پاکستان کا نظام تعلیم درست نہیں
۳	فضا	آجکل فضا کافی آلودہ ہے
۴	رحمت	ایجادات کا صحیح استعمال رحمت ہے
۵	زحمت	ایجادات کا غلط استعمال زحمت ہے
۶	مضمر	کامیابی کا راز محنت میں مضمر ہے
۷	تحفظ	مال و جان کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے

خالی جگہ پر کریں

۱-انہیں سدائے بازگشت کا تجربہ صبح وشام ہوتا رہتا ہے۔

۲-اور ریڈار میں بجلی کو لہروں میں تبدیل کردیتے ہیں۔

۳-لہروں کے لوٹنے سے سکرین پردھبہ پڑجاتا ہے۔

۴-جب ایجادات کا استعمال صحیح ہو تو یہ رحمت بن جاتے ہیں۔

﴿باب ۲۲﴾

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال: حضرت بلال کا آقا انہیں کیوں سخت سزا دیتا تھا؟

جواب: حضرت بلال کئی خداوؤں کی بجائے ایک خدا کی پوجا کرتے تھے یہ بات آقا کو ناگوار تھی اس لئے وہ آپ کو سخت سزا دیتا تھا۔

سوال: آپ کو کافر آقا سے کس نے آزاد کرایا؟

جواب: آپ کو حضرت ابوبکر صدیق نے آزاد کرایا۔

سوال: جب حضرت بلال حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کیا کام سونپا؟

جواب: حضور ﷺ نے آپ کو ذاتی معاون خادم خازن اور مئوذن مقرر فرمایا۔

سوال: حضرت بلال کو مئوذن رسول کا لقب کیوں دیا گیا؟

جواب: مدینہ منورہ میں جب اذان کا طریقہ مقرر ہوا تو حضور ﷺ نے حضرت بلال کو اذان دینے کی خدمت سونپی اس لئے آپ کو مؤذن رسول کہتے ہیں۔

سوال: حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت بلال نے اذان دینا کیوں بند کردی؟

جواب: جب حضور ﷺ دنیا سے رحلت فرما گئے تو آپ نے اذان دینی ترک کردی کیوں کہ حضور ﷺ کی جدائی کے احساس سے آپ کے دل پر رقت طاری ہوجاتی۔

سوال: اسلام نے ہمیں اسلامی مساوات کا سبق کس طرح سکھایا؟

جواب: جب اسلام کے ابتدائی دور میں عرب کے سارے قبیلوں میں نسبی تفاخر بہت تھا عرب غیر عرب کو حقارت کی نظر

سے دیکھتے تھے لیکن اسلام نے حضرت بلالؓ کو وہ مقام دیا جس پر بڑے بڑے سردار رشک کرتے تھے حضرت بلالؓ کو غلام نہیں بلکہ سید نا بلال کہہ کر پکارا جاتا۔ اسی طرح صہیب رومیؓ ہو یا سلمان فارسیؓ باوجود عجمی ہونے کے بلند مرتبے پر پہنچے کیوں کہ بزرگی کا معیار رنگ ونسل، ملک وطن، یا قوم وزبان نہیں بلکہ تقویٰ ہے۔

حدیث: نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔

حدیث: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے ساتھ قرآن مجید میں آتا ہے۔ ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا معزز وہ ہے جو سب سے بڑا پرہیز گار ہو۔ شعر:

اسلام سکھاتا نہیں انسان کو دو رنگی　　　اس کے لئے یکساں ہیں وہ ایغیں ہو یا زنگی

شعر:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز　　　نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

سوال: جب حضرت بلالؓ نے بیت اللہ میں اذان دی تو سننے والوں کی کیا حالت تھی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ کی فرمائش پر جب حضرت بلالؓ نے اذان دی تو سننے والے کے دل موم کی طرح پگھلنے لگے نبی کریم ﷺ کی مجلس کا نقشہ سامنے آ گیا حضور ﷺ کی جدائی کا احساس دوبارہ زندہ ہو گیا ہر آنکھ اشکبار تھی۔

سوال: مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی بیان کیجئے؟

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
تنومند	طاقت ور	مشرک	شرک کرنے والا
استقلال	ثابت قدمی	مشق ستم	ظلم کا عمل
سنگ دل	سخت دل	مظالم	ظلم کی جمع (سختی)

سوال: مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھئے؟

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
انسان	حیوان	آقا	غلام
فتح	شکست	مشرک	موحد

دشمن	دوست	غلام	آقا

سوال: اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں نے جو مصیبتیں برداشت کیں ان کا ذکر کریں؟

جواب: اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں کی حالت بہت کمزور تھی اسلام لانا مصائب کو دعوت دینا تھا اسلام قبول کرنا دل گردے کا کام تھا جو بھی اسلام لاتا اسے اذیتیں دی جاتیں، زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا، دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹا دیا جاتا، گلیوں اور بازاروں میں گھسیٹا جاتا، تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر اوپر بھاری پتھر رکھ دیا جاتا، اُلٹا لٹکا کر کوڑے مارے جاتے، حضرت سمیہؓ کے نازک حصے پر برچھا مارا گیا جو انتہائی دردناک طریقے سے شہید ہو گئیں، حضرت صہیبؓ رومی حضرت بلال حبشیؓ حضرت عمار بن یاسرؓ پر وہ مصیبتیں ڈھائی گئیں کہ سننے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں مسلمانوں سے ہر قسم کا بائیکاٹ کیا گیا حتیٰ کہ مسلمانوں پر پتے کھانے کی نوبت آ گئی خود حضور ﷺ سے ناروا سلوک کیا گیا گردن میں اوجھڑی ڈال کر گھسیٹا گیا طائف میں پتھر مار کر لہولہان کیا گیا چلتے میں آپ پر گندڈالا گیا۔ شعر

دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است

ان جانثاران اسلام نے ان مصائب کو برداشت کیا اور اسلام پر استقامت کا مظاہرہ کیا جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

﴿ان الذین قالو ربنالله ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکة الا تخافو ولا تحزنو وابشرو باالجنة التی کنتم توعدون﴾ جو لوگ ایمان لائے پھر اس پر ثابت قدم رہان پر فرشتے یہ خوشخبری لیکر آتے ہیں کہ نہ تمہیں کوئی خوف ہو گا نہ تم غمگین ہو گے اور اس جنت پر تم خوش ہو جاؤ گے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

معروضی سوالات

۱۔ لیکن ان سارے مظالم کے جواب میں اس کا ایک ہی جواب تھا احد احد۔

۲۔ آپ ﷺ نے حضرت بلالؓ کو یہ عزت بخشی کہ انہیں ذاتی خادم اور معاون مقرر فرمایا۔

۳۔ حضرت بلالؓ نے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر پہلی اذان دی۔

﴿باب ۲۳﴾

قرارداد مقاصد

سوال: پاکستان کس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا؟

جواب: انگریز جب برصغیر سے جانے لگا تو مسلمانوں نے اپنے لیئے ایک الگ ملک بنانے کا فیصلہ کیا تا کہ اس ملک میں

اسلام کے اصول نافذ کریں مساوات رواداری اور معاشرتی انصاف کا پورا پورا قیام رکھیں اور مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ اپنی زندگیوں کو قرآن وسنت کے مطابق گذار سکیں قائداعظمؒ نے کہا ہمیں آزادی ہی مطلوب نہیں بلکہ اس قابل بننا ہے کہ اسلامی تصورات اور اصول کے مطابق زندگی گذار سکیں۔

سوال: دستور سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی ملک میں جس قدر قانون بنائے جاتے ہیں ان تمام کی بنیاد ملک کا دستور ہوتا ہے دستور میں اس ملک کے نصب العین کی پوری وضاحت ہوتی ہے۔

سوال: پاکستان کے دستور کی ابتداء میں کونسی خاص باتیں ہیں؟

جواب: پاکستانی دستور کا ابتدائی حصہ ایک قرارداد پر مشتمل ہے جسے قرارداد مقاصد کہتے ہیں اس قرارداد میں ان تمام اصولوں کیطرف اشارہ کیا گیا ہے جسے قیام پاکستان کا نصب العین کہا جاتا ہے اور انہی اصولوں پر پاکستان کی بنیاد رکھی گئی۔

سوال: قرارداد مقاصد کا خلاصہ لکھیں؟

جواب: اصل حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہے، ریاست کو جو اختیارات ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں تمام مسائل قرآن وسنت کی روشنی میں طے پائیں گے ملک کے قانون میں اسلام سے متعلق تمام باتوں پر توجہ دی جائے گی اقلیتوں کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی ملک کا سربراہ مسلمان ہوگا۔

سوال: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیں؟

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
نصب العین	مقصد	ابتدا	آغاز
نکات	خاص باتیں	بہبود	بھلائی
فوقیت	برتری	ضابطہ اخلاق	اخلاقی قانون
طرزِ عمل	طریقہ کار	معاشرتی ساجی خوبیاں	معاشرتی صلاحیتیں
خراج تحسین	تعریف	جذبہ ایثار	قربانی کا جذبہ

سوال: مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں؟

اقتدار — اقتدار کی جنگ انتہائی خطرناک ہے۔

مصائب — مہنگائی نے انسان کو مصائب میں مبتلا کر دیا ہے۔
ضمانت — محنت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔
رواداری — اسلام غیر مسلموں سے بھی رواداری کا درس دیتا ہے۔
نصب العین — پولیس کا نصب العین قوم کے جان و مال کا تحفظ کرنا ہے۔

خالی جگہ پُر کریں

۱-اس کائنات کا حقیقی حاکم صرف اللہ تعالیٰ ہے۔
۲-آج نسل انسانی کو صرف خدا ترسی ہی مصائب سے بچا سکتی ہے۔
۳-اس قوم کی تاریخ عظیم روایات سے پُر ہے۔

﴿باب ۲۴﴾

فرض شناس حاکم

سوال: حضرت عمر فاروقؓ رات کو مدینہ منورہ کی گلیوں میں کیوں چکر لگایا کرتے تھے؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ اپنے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ کی گلیوں میں رات کو اس لئے گشت کرتے تھے تاکہ معلوم ہو جائے کہ لوگوں کا کیا حال ہے کوئی بھوکا تو نہیں کوئی پریشان تو نہیں اور کوئی آوارہ تو نہیں پھر رہا۔ الغرض عوام کی بھلائی کے لئے گشت کرتے تھے۔

سوال: بیوہ مفلس کیوں ہوگئی؟

جواب: بیوہ کو بیت المال سے جو وظیفہ ملا وہ سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا اس لیے بیوہ مفلس ہوگئی۔

سوال: بیوہ کے شکریہ کے جواب میں حضرت عمر فاروقؓ نے کیا کہا؟

جواب: جب بیوہ نے شکریہ ادا کیا تو حضرت عمر فاروقؓ نے کہا اس میں شکریہ کی کیا بات ہے تمہاری خبر گیری میرا فرض ہے میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے سامان غلام کو کیوں نہیں اُٹھانے دیا؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ سامان اٹھا کر لے جا رہے تھے قدموں کی آہٹ سے غلام اسلم کی آنکھ کھل گئی اس نے کہا کون ہے آپ نے فرمایا میں عمر ہوں تم اطمینان سے سوتے رہو میں یہ تھوڑا سا سامان ایک بیوہ کو پہنچانے جا رہا ہوں غلام اسلم نے کہا آپ یہ سامان مجھے دے دیں آپ یہ بوجھ نہ اُٹھائیں تو حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا آج تو تم میرا بوجھ اُٹھالو گے کل قیامت کے دن کیا تو میرا

بوجھ اُٹھائے گا رعایا کی خبرگیری کرنا حاکم پر فرض ہے قوم کا سرداران کا خادم ہوتا ہے خدا کی قسم اگر دریائے فرات کے کنارے کوئی بکری کا بچہ بھوکا مرجائے تو کل قیامت کے دن عمر کو اس کا جواب دینا پڑے گا۔

معروضی سوالات

۱-بچوں کے رونے کا سبب بیان کرد یہ بھوکے تونہیں ہیں۔

۲-اللہ تعالی نے بدگمانی سے منع کیا ہے۔

۳-ہاں ایک بیوہ کو کھانے پینے کا کچھ سامان پہنچانا ہے۔

۴-رعایا کی خبرگیری امیر پر فرض ہے۔

﴿باب ۲۵﴾

ہوا باز دشمن

سوال: ہوا باز دشمن کی کہانی مختصر لکھیں؟

جواب: ٦ ستمبر ١٩٦٥ء کی صبح تھی دشمن بھارت نے ہمارے وطن پر حملہ کر دیا ہمارے شاہینوں نے دلیری سے مقابلہ کیا اس دوران دشمن کا طیارہ پہاڑی کے دامن میں آ گرا طیارے کے گرتے ہی اس کے پرخچے اُڑ گئے جہاز میں آگ لگ گئی اور طیارہ جل کر خاکستر ہو گیا ہوا باز دشمن نے چھلانگ لگائی لیکن پیراشوٹ صحیح نہ کھل سکا اور وہ لڑھکتا ہوا پہاڑی کے دامن میں آ گرا اس کی ایک ٹانگ اور ایک بازو ٹوٹ گیا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔

سوال: زخمی دشمن کو دیکھ کر کسان کے دل میں کیا خیال پیدا ہوا؟

جواب: زخمی دشمن کو دیکھتے ہی کسان نے سوچا ظالم کو مرنے دو لیکن فوراً دل میں یہ خیال آیا کہ دشمن تو ہے مگر اس وقت بے بس ہے مرتے کو مارنا یا مرنے دینا مسلمان کی شان نہیں انسانیت کا تقاضا یہ ہے کہ اس بے بسی کی حالت میں اسکی مدد کی جائے، انسانیت کی خدمت کرنا ہمارا دینی اور اخلاقی فرض ہے۔

سوال: دشمن نے ہوائی جہاز سے کیوں حملہ کیا؟

جواب: ٦ ستمبر ١٩٦٥ء کی صبح کو مکار اور کمینے دشمن نے اس لیئے ہوائی جہازوں سے حملہ کر دیا تا کہ نہتے شہریوں اور بے خبر دیہاتیوں کا خون بہا دیا جائے اور پاکستان میں تباہی مچا دی جائے۔

سوال: ہسپتال میں دشمن زخمیوں کا علاج کیسے کیا گیا؟

جواب: زخمی دشمن کو فوراً ہسپتال پہنچایا جاتا خون کا عطیہ دینے کے لیئے بہت سے مرد اور خواتین جمع ہو گئے مسلمان ڈاکٹر ہمدردی سے زخمیوں کی دیکھ بھال کرنے لگے نرسیں ان کو دوائی پلانے لگیں اس انسانیت کی خدمت کو دیکھ کر دشمن حیران رہ گئے لیکن ڈاکٹروں نے کہا آپ میدان جنگ میں ہمارے دشمن ہیں لیکن یہاں تمہاری حیثیت مجبور اور بے بس انسانوں کی ہے اور انسانیت کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔

سوال: مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھئے؟

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
طلوع سحر	صبح کا طلوع ہونا	سیاہ کاری	بُرا کام
پناہ گاہ	حفاظت کی جگہ	شہباز	بہادر
تسلط	قبضہ		

سوال: مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں؟

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
دوست	دشمن	اپنا	بیگانہ، پرایا
آسمان	زمین	تری	خشکی
آرام	بے آرامی		

سوال: مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں؟

کارنامہ — خیبر کی فتح حضرت علیؓ کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔

احترام — انسانیت کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

بے ہندہ — بے وقوف ہر کام بے ہندہ ہو کر کرتا ہے۔

کلاہ — یہی بانکپن ہے تیرا یہی تیری کجکلاہی

میرے سربکف مجاہد میرے صف شکن سپاہی

خالی جگہ پر کریں

۱۔ یہ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی صبح تھی۔

۲-میدانِ جنگ میں دشمن اور ہسپتال میں غم خوار وغمگسار۔
۳-انسانیت کا احترام ہمارے نزدیک فرض کا درجہ رکھتا ہے۔

﴿باب ۲۶﴾

کلیم اور ظاہر دار بیگ

سوال: کلیم کی عادتیں کیسے بگڑیں؟

جواب: کلیم ایک امیر باپ کا بیٹا تھا خدا کا دیا ہوا سب کچھ تھا لیکن بے جا لاڈ اور پیار نے اس کی عادتیں خراب کر دی تھیں بہت سے خود غرض لڑکے اس کے پیچھے رہنے لگے ان سے اپنی تعریف سن کر کلیم خود پسندی میں مبتلا ہو گیا الغرض بُری صحبت نے اس کی عادات کو بگاڑ کر رکھ دیا۔

سوال: کلیم نے اپنا گھر کیوں چھوڑا؟

جواب: کلیم کے والد چاہتے تھے کہ کلیم کی بہتر تربیت ہو لیکن کلیم اپنی بُری عادتیں بدلنے کو تیار نہ تھا وہ باپ کو ملنے سے بھی کتراتا تھا ایک دن کلیم کے والد نے اسکو اپنے پاس بلایا لیکن وہ نہ گیا، والدہ نے جب زیادہ تقاضا کیا تو وہ آنکھ بچا کر بغیر کہے اور بغیر پوچھے گھر سے نکل گیا۔

سوال: مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: جب کلیم مرزا کے پاس انتہائی تکلیف کی حالت میں پہنچا۔ تو مرزا اسے فوراً رخصت کرنا چاہتا تھا لیکن کلیم کے اصرار پر ایک ٹوٹی پھوٹی مسجد میں ٹھہرنے کو کہا اور ایک بغیر دھلی ہوئی دری، سونے کو پوش کی اور کھانے کو چنے چبوائے جب صبح کو بیدار ہوا تو پرندوں کی بیٹ میں لت پت تھا اگلے دن تھانیدار نے چھتر ول کی اور چور کا لقب عنایت فرمایا الغرض لالچی دوست جو کچھ کرتا ہے وہی مرزا نے کیا۔

الفاظ	جملوں میں استعمال	الفاظ	جملوں میں استعمال
خود پسندی	خود پسندی بری عادت ہے	چار و ناچار	چار و ناچار اس کو ماننا پڑا
روبرو	جب چور پولیس کے روبرو ہوا تو اس کے اوسان خطا ہو گئے	ظریف	محمد اسحاق ایک ظریف لڑکا ہے

حکایت	یہ ایک عجیب حکایت ہے	افکار	اپنی افکار کو اسلامی سانچے میں ڈھالو

سوال: محاورات کا مفہوم واضح کریں۔

محاورات	مفہوم	محاورات	مفہوم
لمبی تان کر سونا	گہری نیند سونا	واویلا کرنا	شور مچانا
طیش میں آنا	غصے میں آنا	چڑ جانا	برا ماننا
کنارہ کش ہونا	الگ ہونا		

خالی جگہ پر کریں

۱- کچھ دیر بعد مرزا تنگ دھڑنگ جانگیا پہنے ہوئے باہر تشریف لائے۔

۲- مرزا کو جمع دار صاحب مرحوم مغفور نے حبشی بنایا تھا۔

۳- سنو یار میں نے کھانا بھی نہیں کھایا۔

۴- لڑکے نے کلیم کو بھوت سمجھا یا سڑی خیال کیا۔

﴿باب ۲۷﴾

مثالی ایفائے عہد

سوال: سیرت نبویؐ میں سفر حدیبیہ کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: حضور ﷺ کو اپنا وطن چھوڑے ہوئے چھ سال کا عرصہ ہو چکا تھا مگر مکہ مکرمہ آپ ﷺ کا وطن ہونے کے علاوہ اللہ کا گھر اپنے اندر لیے ہوئے تھا وطن کا شوق اور خانہ کعبہ کی زیارت کی تمنا تمام مسلمانوں کے دلوں میں آگ لگائے ہوئے تھی اس شوق و تمنا کو پورا کرنے کے لئے حضور ﷺ ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ مکہ مکرمہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے اور حدیبیہ نامی مقام پر پہنچے اس اعتبار سے سفر حدیبیہ کی بڑی اہمیت ہے۔

سوال: صلح حدیبیہ کی شرائط کیا تھیں؟

جواب: (۱): مسلمان اس وقت واپس چلے جائیں۔ (۲): آئندہ سال جب آئیں گے تو تین دن مکہ میں قیام کر کے واپس چلے جائیں گے۔ (۳): ہتھیار لگا کر نہ آئیں اگر تلوار ہاتھ میں ہو تو میان میں رکھ دی جائے۔ (۴): مکہ معظمہ سے کسی مسلمان کو نہ لے جائیں۔ (۵): اگر کوئی مسلمان مکہ میں رہنا چاہے تو اسے منع نہ کریں۔ (۶): اگر کوئی شخص مکہ سے مدینہ چلا جائے تو اسے واپس

کردیں۔ (۷): اگر مدینہ سے کوئی آجائے تو کفار اسے واپس نہ کریں گے یہ معاہدہ دس سال تک کے لئے طے پایا۔

سوال: مسلمانوں نے حضرت ابو جندلؓ کی مدد کیوں نہ کی؟

جواب: صلح حدیبیہ میں یہ شرط تھی کہ اگر کوئی شخص قریش کا مسلمان ہو کر مدینہ منورہ آئے گا تو اسے واپس کر دیا جائے گا عین معاہدے کے وقت حضرت ابو جندلؓ مدد کے لئے زنجیروں میں جکڑے ہوئے مسلمانوں کے پاس آئے تو حضور ﷺ نے شرط کی پابندی کرتے ہوئے مدد نہ کر کے حضرت ابو جندلؓ کو واپس کر دیا۔

سوال: ایفائے عہد کی اہمیت پر مضمون لکھیے؟

جواب: قرآن مجید میں آتا ہے ﴿وافوا بالعهد إن العهد كان مسئولا﴾ اس آیت مقدسہ میں ایفائے عہد جیسے سنہری اصول کو انتہائی شد ومد سے بیان کیا گیا ہے تمہارا معاملہ خواہ خالق سے ہو یا مخلوق سے ایفائے عہد کے اصول کو کبھی مجروح نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ دوسری آیت میں بھی ایفائے عہد کا درس ملتا ہے وعدہ پورا کرنا۔ نہ صرف مذہبی فریضہ ہے بلکہ اخلاقی ذمہ داری بھی ہے اگر اس ذمہ داری کو زندگی سے نظر انداز کر دیں تو معاشرے کا ہر نظام مفلوج ہو جائے گا۔ حدیث میں آتا ہے لا إيمان لمن لا عهد له یعنی اس وقت تک آدمی کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک اس کی زندگی میں ایفائے عہد کا اصول راسخ نہ ہو جائے حدیث میں بدعہدی کو منافق کی علامت کہا گیا ہے۔

ایفائے عہد اور سیرت نبوی ﷺ: چنانچہ اس اصول کی عملی تفسیر خود محسن انسانیت ہیں جنہوں نے اپنی حیات طیبہ میں لاتعداد بے مثال نمونے پیش کیئے جیسے صلح حدیبیہ کے موقع پر ایک بے کس اور بے بس مسلمان کو جو بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا ہمدردی اور نصرت کی اُمید لے کر آیا تھا صرف اسی معاہدے کی وجہ سے آپؐ نے واپس کر دیا اس کی مثال دنیا پیش نہیں کر سکتی۔ آپ ﷺ کی زندگی کا لمحہ لمحہ ایفائے عہد کو سمیٹے ہوئے ہے اس کے علاوہ دیگر آیات مبارکہ اور احادیث نبویہ میں ایفائے عہد کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور تاریخ کی کتابیں ایفائے عہد کے واقعات سے بھری پڑی ہیں۔

الفاظ	معانی	جملوں میں استعمال
روش	طریقہ	امتحان میں کامیابی کے لئے چستی اور محنت کی روش اختیار کرنی پڑے گی
صبر آزما	مشکل	صلح حدیبیہ کا معاہدہ صحابہ کرامؓ کے لئے صبر آزما تھا
اشتعال انگیزی	بھڑکانا	قریش کی اشتعال انگیزی کی کوئی حد نہ تھی
مادی معجزہ	نظر آنے والا معجزہ	آپؐ کی زندگی مادی معجزات سے بھری پڑی ہے
تلاطم	جوش مارنا	صلح حدیبیہ کے وقت صحابہ کرامؓ کے جذبات میں شدید تلاطم تھا

لبریز	بھرا ہوا	صحابہ کرامؓ کا دل شوقِ شہادت سے لبریز تھا
توکل	بھروسہ	ہمیشہ خدا پر توکل کرو
راوی	قصہ نقل کرنے والا	حضرت ابو ہریرہؓ سب سے زیادہ حدیثوں کے راوی ہیں
مؤرخ	تاریخ جاننے والا	ابن کثیر عظیم مؤرخ گزرا ہے
ایفائے عہد	وعدہ پورا کرنا	ہمیں ایفائے عہد کی عادت ڈالنی چاہئے

﴿باب ۲۸﴾

نیت کا فرق

سوال: قزمان کے متعلق آنحضرت ﷺ کی پیشن گوئی کس طرح ثابت ہوئی؟

جواب: جنگِ احد میں ایک اجنبی شخص قزمان مسلمانوں کے ساتھ آملا آپ نے فرمایا یہ جہنمی ہے لیکن احد کی جنگ میں قزمان نے سات یا آٹھ کافروں کو قتل کر دیا آخر جب زخمی ہو کر گر پڑا تو لوگوں نے اس کو جنت کی بشارت دی تو اس نے کہا بشارت کیسی میں تو اسلام کے لئے نہیں بلکہ قوم کی حمیت میں لڑا ہوں آخر جب زخموں کی تکلیف بڑھ گئی تو اس نے خود کشی کر لی۔ اس طرح حضور ﷺ کی پیشن گوئی حقیقت بن گئی۔

سوال: اس صحابی کا نام بتاؤ جس نے ایک نماز بھی نہ پڑھی ہو مگر وہ جنتی ہے؟

جواب: اُس صحابی کا نام اُصیرم ہے جو عین اُحد کے دن اسلام لائے اور تلوار اُٹھا کر اسلام کی سربلندی کے لئے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ جنتی ہے۔

سوال: دونوں کے ایک جیسے عمل ہونے کے باوجود ان میں کیا فرق ہے؟

جواب: قزمان اور اُصیرم کا عمل بظاہر ایک جیسا ہے یعنی کمالِ شجاعت لیکن دونوں کی نیتوں میں فرق ہے قزمان قوم کی حمایت میں لڑتا ہے اور اُصیرم اسلام کی سربلندی کے لئے۔

سوال: مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں؟

الفاظ	معنی	جملوں میں استعمال
روایت کرنا	نقل کرنا	حضرت ابو ہریرہؓ نے سب سے زیادہ احادیث روایت کی ہیں
گوشِ مبارک	برکت والا کان	اُصیرمؓ کی شہادت کی خبر حضورؐ کے گوشِ مبارک میں پہنچی

جوشِ غزا	جہاد کا شوق	غزوہ بدر میں صحابہؓ کا جوشِ غزا دیدنی تھا
کمالِ شجاعت	بہادری کا کمال	حضرت علیؓ کی کمالِ شجاعت کی وجہ سے خیبر فتح ہوا
پیشِ نظر	نظر کے سامنے	مسلمانوں کے پیشِ نظر صرف رضاالٰہی ہونی چاہئے
پیشین گوئی	پہلے سے بتا دینا	محکمہ موسمیات کی پیشین گوئی اکثر غلط ہوتی ہے

﴾باب ۲۹﴿

معیارِ امارت

سوال: حضرت عثمانؓ بن ابی العاص کس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: حضرت عثمان بن ابی العاص قبیلہ بنوثقیف سے تعلق رکھتے تھے۔

سوال: نو ہجری کو سیرت نبویؐ میں کیا اہمیت حاصل ہے؟

جواب: اس سال بہت سے وفود آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام بڑی تیزی سے پھیلا۔ اس لئے اس سال کو عام الوفود کہتے ہیں۔

سوال: امارت کا سب سے بڑا حق دار کون ہے؟

جواب: امارت کا سب سے بڑا حق دار وہ ہے جو سب سے زیادہ حافظِ قرآن ہے۔

سوال: مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں؟

الفاظ	معنی	جملے
دستِ حق پرست	سچے آدمی کا ہاتھ	۹ ہجری میں بہت سے وفود نے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا
نامی گرامی	مشہور	شفیق نامی گرامی لڑکا ہے
شعلہ بیان	گرج دار مقرر	مولنا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ شعلہ بیان خطیب تھے
نظم و نسق	انتظام	نظم و نسق کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری قرآن مجید کی تعلیم ہے
شاہسوار	گھوڑ سوار	گرتے ہیں شاہسوار میدانِ جنگ میں
درخشاں	روشن	مولنا حق نواز جھنگویؒ کا دور مسلک دیوبند کے لئے ایک درخشاں باب ہے

کشور	ملک	مومن کبھی بھی کشور کشائی کا طلب گار نہیں ہوتا
روا رکھنا	جائز رکھنا	ہر کام میں عدل کو روا رکھنا چاہیے
منصب جلیلہ	بڑا رتبہ	حضورؐ نے امارت جیسے منصب جلیلہ کے لئے ایک نوجوان کو منتخب فرمایا
شریک کار	کام میں شریک	آپ بھی میرے اس کام میں شریک کار تھے

﴿باب ۳۰﴾

پارسائی

سوال: مال و دولت کے علاوہ اور کن چیزوں پر تکبر ہوتا ہے؟

جواب: مال و دولت کے علاوہ جاہ و حشم، علم اور پارسائی پر بھی تکبر ہوتا ہے۔ نیکی پر تکبر سب سے قبیح تکبر ہے۔

سوال: تکبر کرنے والے کا انجام کیا ہوتا ہے؟

جواب: جو شخص تکبر سے اللہ تعالیٰ کی زمین پر اکڑ کر چلتا ہے ایک نہ ایک دن اس کا سر نیچا ہوتا ہے غرور کی وجہ سے دیکھنے اور سمجھنے کی طاقت ختم ہو جاتی ہے حدیث میں آتا ہے ۔ مَنْ تَکَبَّرَ وَضَعَہُ اللہ ط جو شخص تکبر کرے گا اللہ اُس کو نیچا کرے گا جیسے شیطان نے تکبر کیا تو راندہ درگاہ ہوا۔ کسی نے سچ کہا ہے غرور کا سر نیچا۔

سوال: علم کے متعلق حضورؐ نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا مانگی؟

جواب: حضورؐ نے یہ دعا مانگی ربِّ زدنی علماً۔ اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما۔

سوال: مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیں اور ان کو جملوں میں استعمال کریں؟

الفاظ	معنی	جملے
گزند	تکلیف	آپ کی اس بات سے مجھے گزند پہنچی
تسلیم کامل	پوری طرح سپرد کرنا	سچی نیکی تسلیم کامل کا نام ہے
نخوت	غرور	نخوت نے ابلیس کو ذلیل کیا
راندہ درگاہ	دھتکارا ہوا	ابلیس نے تکبر کیا تو راندہ درگاہ ہوا
دار و گیر	پکڑ	اللہ تعالیٰ کی دار و گیر بڑی سخت ہے
آگہی	خبر	مسلمانوں کو حلال اور حرام کی آگہی ہونی چاہیے

اوصاف حسنہ	اچھے اوصاف	استحاق اوصاف حسنہ کا مالک ہے
بنجارہ	سوداگر	سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارہ
مدح سرائی	تعریف	مولانا نعیم صاحب کی تقریر پر سامعین نے خوب مدح سرائی کی
جاہ و حشم	عزت و مرتبہ	جاہ و حشم بھی موت سے نہیں بچا سکتی
فروگذاشت	بھول	میری کوتاہی استاد کے ذہن سے فروگذاشت ہوگئی
روگردانی	منہ پھیرنا	اسلام سے روگردانی ہلاکت ہے
ہمہ دانی	سب کچھ جاننا	علم سے لگن رکھنے والا بھی ہمہ دانی کا دعویٰ نہیں کر سکتا ہے
خجل	شرمندہ	سلیم جھوٹ کے پول کھلنے پر خوب خجل ہوا

سوال: اقتدار کو دوام نہیں یہ بھی گردش کے قانون کا پابند ہے تشریح کریں؟

جواب: گردش کے معنی پھرنا ہے قدرت کی ہر چیز گھومتی رہتی ہے جیسے سورج صبح یہاں ہے شام کو کسی اور جگہ پر۔ اقتدار بھی اس قانون کا پابند ہے آج بادشاہ ہے تو کل جیل میں۔ اس لئے کسی کو اقتدار پر غرور نہیں کرنا چاہیے۔

آیت: ﴿تلك الايامُ نداوِلُها بين النّاس﴾

سوال: شاعر کہتا ہے سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارہ تشریح کیجیے؟

جواب: یہ خماسی کا ایک مصرعہ ہے جس میں شاعر کہتا ہے اے دنیا کے بڑے تاجر جب تیری موت آئے گی تو تجھے قبر کے گڑھے میں اکیلے ڈال دیا جائے گا تیرا یہ مال و دولت، جاہ و حشم ملک و مکان، کاروبار، اقتدار اور آل و اولاد جس کے لئے تو دن رات فکر میں لگا ہوا ہے سب ٹھاٹھ سے یہیں پڑا رہ جائے گا، تیرے ساتھ کوئی چیز نہیں جائے گی، یہ سب چیزیں تیرا منہ چڑا رہی ہونگی، تو اکیلا اس دار فانی سے کوچ کر جائے گا اس لئے ان بے وفا چیزوں کی فکر نہ کر بلکہ اپنی فکر کر اور اپنی آخرت سنوار۔

﴿باب نمبر ۳۱﴾

کامیاب زندگی کیسے گزاری جائے؟

سوال: ذہنی دباؤ اور اعصابی تناؤ کے اسباب کیا ہیں؟

جواب: آج کی دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اکثر لوگ ذہنی دباؤ اور اعصابی تناؤ کا شکار ہیں اس دباؤ اور تناؤ کے بے شمار اسباب ہیں: (۱) بے روزگاری۔ (۲) کاروبار میں نقصان۔ (۳) اولاد کی نافرمانی۔ (۴) قرض کا بوجھ۔ (۵) مہنگائی۔

لوگوں کی ایذا رسانی۔(۷) شاگردوں کا نا پڑھنا اور غلط کام کرنا۔(۸) سیاسی مکر وفریب۔(۹) سچائی کا فقدان۔(۱۰) اخلاق کی بربادی۔(۱۱) کسی کی غیبت کرنا۔

سوال: وہ کون سے بُرے اخلاق ہیں جن سے روح کی بیماری پیدا ہوتی ہے؟

جواب: بددیانتی، جھوٹ، نفرت، حقارت اور ایسی بہت سی بیماریاں ہیں جن سے روح بیمار ہو جاتی ہے۔

سوال: کامیاب زندگی گذارنے کے لئے کن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے؟

جواب: کامیاب زندگی گذارنے کے لئے مایوسیوں سے دور رہنا چاہئے اور مایوسی سے بچنے کے لئے اپنے اندر خود اعتمادی پیدا کریں اور یہ سمجھیں کہ موسم بدلتے رہتے ہیں پھول کھل کر مرجھا جاتے ہیں اور ان کے بعد نئے پھول ان کی جگہ مسکرا اُٹھتے ہیں بیج خاک میں مل کر پھول گلزار بن جاتے ہیں الغرض فطرت کی رنگا رنگی اور اس کا اُتار چڑھاؤ اسی طرح جاری رہتا ہے اور اپنے آپ کو بھی فطرت کا ایک حصہ سمجھنا چاہئے۔

سوال: خود اعتمادی پیدا کرنے کے کون کون سے طریقے ہیں؟

جواب: خود اعتمادی پیدا کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنے سے زیادہ طاقت ور ذات پر بھروسہ کیا جائے اور ہمیشہ اسی سے مدد طلب کی جائے اللہ تعالیٰ سے بڑا طاقت والا کون ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے حوصلہ اور عزم کے ہتھیار آپ کو دیئے ہیں انہیں استعمال کر کے خود اعتمادی پیدا کیجئے اور مایوسی کو ایک طرف جھٹک دیجئے کام کام اور کام کو اپنا مقصد حیات بنائیے۔

سوال: خوش رہنے کے طریقے لکھیں؟

جواب: (۱) اپنے گھر والوں سے محبت رکھیں یہ محبت دنیاوی محبت سے زیادہ قیمتی ہے اللہ تعالیٰ کا بھی یہی حکم ہے۔(۲) اپنا کام دیانت داری سے کریں دیانت دار آدمی کا ضمیر مطمئن ہوتا ہے۔(۳) کسی غلط کام کی حمایت نہ کریں ہمیشہ صحیح کام کی حمایت کریں۔(۴) اعتدال کی زندگی گزاریں کچھ کام میں اور کچھ آرام میں۔(۵) بے لوث خدمت خلق کریں انسانوں کی راحت کا سامان کریں اس سے آپ مطمئن رہیں گے۔

خالی جگہ پُر کریں

۱- بُرائی سے کبھی بھلائی کی اُمید نہیں کی جاسکتی۔

۲- بُرے خیالات وشتی جذبات سے صحت بھی خراب ہوتی ہے۔

۳- اللہ تعالیٰ نے حوصلہ اور عزم دو ہتھیار آپ کو دیئے ہیں۔

۴- خود اعتمادی کا ایک بڑا آسان اور سیدھا راستہ اپنے سے زیادہ طاقت ور ذات پر بھروسہ کرنا ہے۔

﴿باب ۳۲﴾

ماحول اور آلودگی

سوال: قدرتی ماحول اور مصنوعی ماحول میں کیا فرق ہے؟

جواب: ہم جہاں رہتے ہیں اور ہمارے اردگرد جو کچھ بھی ہے یہ سب مل کر ہمارا ماحول بناتے ہیں قدرت نے بڑی فیاضی کے ساتھ اس کائنات کو رنگ بخشے ہیں اللہ تعالی نے زمین، پہاڑ، میدان، ندی، نالے، ہوا، پانی اور نباتات سے ہماری اس دنیا کو مزین کیا ہے یہ ہمارا قدرتی ماحول ہے قدرتی اشیاء کے علاوہ رہائشی عمارات، کارخانے، سڑکیں انسانی تہذیب وتمدن رسم ورواج اور معمولات زندگی ہمارا مصنوعی ماحول ہے۔

سوال: آلودگی کی قسمیں لکھیں؟

جواب: آلودگی کی کئی قسمیں ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

فضائی آلودگی: مشینوں، موٹروں اور کارخانوں اور گاڑیوں سے دھواں جو نکلتا ہے ہماری فضا کو آلودہ کرتا ہے اسے فضائی آلودگی کہتے ہیں۔

پانی کی آلودگی: پانی میں خراب مادے حل ہونے کی وجہ سے مہلک جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں اسے پانی کی آلودگی کہتے ہیں۔

زمین کی آلودگی: ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے زرعی پیداوار میں اضافہ کی خاطر کیمیائی کھادیں استعمال کی جاتی ہیں ان کھادوں میں کیمیائی مرکبات کی وجہ سے زمین کی آلودگی پیدا ہو جاتی ہے اسے زمین کی آلودگی کہتے ہیں۔

شوروغل کی آلودگی: کرخت اور ناگوار آوازوں کی وجہ سے شوروغل کی آلودگی پیدا ہو جاتی ہے اسے شوروغل کی آلودگی کہتے ہیں۔

سوال: پانی کی آلودگی اور شوروغل کی آلودگی پر روشنی ڈالیں؟

جواب: **پانی کی آلودگی**: پانی کو اللہ تعالی نے بے شمار خاصیتوں سے نوازا ہے یہ اکثر چیزوں کو اپنے اندر حل کر لیتا ہے جب اس میں خراب مادے مل جاتے ہیں تو اسے پانی کی آلودگی کہتے ہیں پانی کو نہ صرف گھریلو زندگی میں بلکہ بعض صنعتوں میں بھی انتہائی بے دردی سے استعمال کیا جاتا ہے یہ آلودہ پانی ندی، نالوں کے ذریعے جھیلوں، دریاؤں اور سمندروں میں پہنچ جاتا ہے اس طرح صاف ستھری جھیلیں دریا اور سمندر زہریلے پانی میں تبدیل ہو جاتے ہیں یہ آلودہ پانی نہ صرف انسانوں کے لئے بلکہ دریائی اور سمندری مخلوق کے لئے بھی نقصان دہ ہے دیہاتوں میں پانی کھلے تالابوں میں ہوتا ہے جہاں مٹی اور گرد کے علاوہ کائی

بھی لگی ہوتی ہے اس کا استعمال انتہائی نقصان دہ ہے۔

شور و غل کی آلودگی: اونچی، کرخت اور ناگوار آوازوں کو شور و غل کی آلودگی کہتے ہیں۔ آج کل سائنس کا دور ہے ہر جگہ مشینوں کی گڑگڑاہٹ، ہوائی جہازوں کا شور اور سڑکوں پر چلتی ہوئی گاڑیوں کی آوازیں ہمارے ماحول کو آلودہ کر رہی ہیں جس سے انسانی اعصاب متاثر ہو رہے ہیں اونچی اور کرخت آوازوں سے مختلف قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جیسے سر درد، ہائی بلڈ پریشر، ڈیپریشن اور تھکاوٹ اس کے علاوہ بینائی اور قوت سماعت بھی کمزور ہوتی ہیں شور و غل کی آلودگی کو کم کرنے کے لئے بیجا ہارن نہیں بجانا چاہیے ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ تیز آواز میں نہ بجائے جائیں۔

سوال: بتایئے سر درد، ہائی بلڈ پریشر وغیرہ کی بیماریاں کس قسم کی آلودگی سے پیدا ہوتی ہیں اور ان سے بچنے کے لئے کیا تدابیر ہیں؟

جواب: اس کا جواب شور و غل کی آلودگی ہے یہ بیماریاں شور و غل کی آلودگی سے پیدا ہوتی ہیں اونچی، کرخت اور ناگوار آوازوں کو شور و غل کی آلودگی کہتے ہیں آج کل سائنس کا دور ہے ہر جگہ مشینوں کی گڑگڑاہٹ، ہوائی جہازوں کا شور اور سڑکوں پر چلتی ہوئی گاڑیوں کی آوازیں ہمارے ماحول کو آلودہ کر رہی ہیں جس سے انسانی اعصاب متاثر ہو رہے ہیں اونچی اور کرخت آوازوں سے مختلف قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جیسے سر درد، ہائی بلڈ پریشر، ڈیپریشن اور تھکاوٹ اس کے علاوہ بینائی اور قوت سماعت بھی کمزور ہوتی ہے شور و غل کی آلودگی کو کم کرنے کے لئے بے جا ہارن نہیں بجانا چاہیے ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ تیز آواز میں نہ بجائے جائیں۔

سوال: ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے کیا کیا طریقے اختیار کرنے چاہئیں؟

جواب: ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے ان باتوں پر عمل کرنا چاہیے گھروں کا کوڑا کرکٹ گلی میں پھینکنے کی بجائے کوڑا گھر میں ڈالنا چاہیے یا پھر زمین کے اندر دبا دیا جائے گھر کی اور محلے کی پائپ لائنوں پر توجہ دینی چاہیے اُن پلاسٹک کی تھیلیوں کو جن میں سودا سلف آتا ہے ایسے ہی نہیں پھینکنی چاہیے کیونکہ وہ ہوا سے اُڑ کر نالیوں میں چلی جاتی ہیں یا بجلی اور ٹیلیفون کی تاروں میں پھنس جاتی ہیں اس سے نکاسی کا نظام خراب ہو جاتا ہے اور بجلی اور ٹیلی فون پر بھی اثر پڑتا ہے محلے کی صفائی کا ہفتہ وار پروگرام ترتیب دے کر اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ پانی کے ٹینکوں کی ماہانہ صفائی نہایت ضروری ہے اپنے محلے یا گھر میں درخت ضرور لگائیں کیونکہ ایک سایہ دار درخت ایک ایئر کنڈیشنر کے برابر ہے پکنک یا سیر کے لئے جائیں تو بچی کچی اشیائے خورد و نوش پھلوں کے چھلکے گٹھلیاں، ہڈیاں اور دوسری بے کار چیزیں اِدھر اُدھر پھینکنے کی بجائے کسی لفافے یا تھیلی میں ڈال کر کوڑے کے ڈبے میں ڈال دیں۔

خالی جگہ پُر کریں

۱۔ ہمارے ماحول میں بہت سی خرابیاں بھی پائی جاتی ہیں جو انسانی زندگی کی بقا کے لئے انتہائی مضر ہے۔

۲-زراعت ہمارے ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔
۳-گھروں کا کوڑا کرکٹ گلی میں پھینکنے کی بجائے کوڑا گھر میں ڈال کرنا چاہیے۔

﴿باب نمبر ۳۳﴾

اسلامی دستور

سوال: پوری نظم کا مطلب اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

جواب: پہلا بند: شاعر کہتا ہے کہ اس پاکستان کی بنیاد اسلام پر رکھی گئی اور یہ نعرہ لگایا گیا کہ پاکستان کا مطلب کیا ﴿ لا الہ الا اللہ ﴾ اور یہ بات اصولی ہے کہ اگر بنیاد کو ہٹا دیا جائے تو عمارت گر جاتی ہے اس لئے اگر اسلام کو پاکستان سے نکالا گیا تو پاکستان تباہ و برباد ہو جائے گا اس بنیاد اور اُصول کو پوری دنیا جانتی ہے اس لئے ہم اس ملک میں اسلام کا قانون نافذ کر دیں گے۔

دوسرا بند: شاعر کہتا ہے کفر اور ظلم کی رات کٹنے والی ہے اسلام کا نور پھیلنے والا ہے اب انشاء اللہ اس ملک میں اسلام کا نور پھیلے گا اور ظلم کا اندھیرا ختم ہو کر رہے گا ہر طرف اسلام کا اُجالا ہی اُجالا ہوگا۔ یہ سُرخی یعنی ظلم جو نظر آ رہا ہے یہ ختم ہو جائے گا ہم اس ملک میں اسلام کا قانون نافذ کر دیں گے۔

تیسرا بند: شاعر کہتا ہے خدا کا قانون اٹل ہے نظام ہوائی ہے اس کے علاوہ ہر نظام کا سورج ڈوب کر رہے گا۔ اس لئے اس ملک میں اب صرف اسلام کا قانون اور سکہ چلے گا اور یہ ملک پاکستان طور پہاڑ کی طرح خدا کے نور کی تجلی گاہ بن جائے گا ہم اس ملک میں اسلام کا اصول رائج کر کے رہیں گے۔

چوتھا بند: شاعر کہتا ہے اچھائی اور نیکی کو عام کریں گے بُرائی کا قلع قمع کریں گے خدا کی خدائی نافذ کریں گے شرک کو مٹائیں گے بھائی چارے کو پیدا کریں گے کیونکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے محکوم ہیں ہم اس ملک میں اسلام کا قانون نافذ کریں گے۔

پانچواں بند: شاعر کہتا ہے اسلام دورنگی نہیں سکھاتا اسلام میں سفید اور کالا برابر ہیں ہماری تہذیب اور ہمارا تمدن نہ روسی ہے نہ سامراجی ہے ہم نہ سوشلزم کے قائل ہیں نہ کیمونزم کے یہ دونوں رستے ہوئے پھوڑے اور زخم ہیں جن کا اپریشن ضروری ہے اس لئے ہم فطری نظام اسلام لائیں گے۔

چھٹا بند: شاعر کہتا ہے یہاں اسلامی تعلیم کا بول بالا ہوگا۔ عوام کے نفع کے لئے تمام طبقات مل کر کام کریں گے ہم اس ملک میں اسلام کا قانون نافذ کریں گے۔

ساتواں بند: شاعر کہتا ہے ہم اپنے بزرگوں کی روایات کو زندہ کریں گے اور اسلامی مساوات کو قائم کریں گے تاکہ بادشاہ اور فقیر سب خوش نظر آئیں اور ہر وہ کام کریں گے جس سے خدا راضی ہو جائے ہم اس ملک میں اسلام کا قانون نافذ کریں گے۔

آٹھواں بند: شاعر کہتا ہے جب ہمیں حکومت ملی ہم مادیت پرستی کا خاتمہ کردیں گے امن وامان قائم ہوگا ظلم نیست و نابود ہو جائے گا نہ ظالم رہے گا نہ مظلوم ہم اس ملک میں اسلام کا قانون نافذ کریں گے۔

نواں بند: ہم تجارت پر کوئی پابندی نہیں لگائیں گے تجارت کی عام اجازت ہوگی لیکن سود پر پابندی ہوگی ہر ہنر مند کی عزت کی جائے گی محنت کرنے والا اپنی محنت کا پورا صلہ پائے گا۔ ہم اس ملک میں اسلام کا قانون نافذ کریں گے۔

دسواں بند: دولت کو ہم تقسیم کردیں گے امیروں سے چھین کر غریبوں میں بانٹ دیں گے ہم کسی کو انصاف کے راستے سے ہٹنے نہیں دیں گے آج جو گھر تمہیں بدحال نظر آتے ہیں وہ اسلام کی وجہ سے خوشحال ہو جائیں گے ہم اس ملک میں اسلام کا قانون نافذ کریں گے۔

گیارھواں بند: آخری بند میں شاعر پوری نظم کا خلاصہ لکھتا ہے اور انسانیت کو پیغام دیتا ہے کہ اسلام ہر خوبی کا مالک ہے اسلام محبت بھی ہے وفا بھی ہے زخمی لوگوں کے لئے سکون کا سامان ہے مرجھائے ہوئے چہروں کے لئے نور ہے ہر درد کا علاج ہے اسلام صرف بات کا نام نہیں بلکہ کردار و عمل کا نام ہے اس لئے حالات کو سنوارنے کے لئے ہم اسلام کا بول بالا کریں گے۔

سوال: مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
زنگی	سیاہ فام	مساوات	برابری
گدا	فقیر	توقیر	عزت
جادہ	راستہ	خرم	خوش
درماں	علاج	خورشید	سورج
اُفق	کنارہ	ضیاء	روشنی

سوال: مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں؟

الفاظ	جملوں میں استعمال	الفاظ	جملوں میں استعمال
مستور	یہ بات مستور نہیں کہ پاکستان کی بنیاد اسلام پر رکھی گئی	مقہور	اسلام کے نفاذ سے ملک میں کوئی مقہور نہیں رہے گا
ناسور	سود اسلامی معیشت کے لئے ناسور ہے	طور	کوہ طور پر خدا نے تجلی کی
کافور	اسلام کے آتے ہی کفر کافور ہو گیا	طور	اپنے اطوار کو درست کیجئے

﴿باب نمبر ۳۵﴾

رباعیات

دعاء

اکبر کہتا ہے: اے اللہ! میرے دل میں ایمان کی شمع روشن کردے اور ایمان کو مضبوط کردے۔ اور ایسے حالات اور اسباب پیدا کردے کہ دل تیری طرف متوجہ رہے۔ میری روح تیرے شوق میں دنیا سے بے خبر ہو جائے اے اللہ ان مشکل حالات میں جینا آسان کردے۔

مشکلات کا حل: شاعر مشکلات کے حل کے لئے ایک نسخہ کیمیا تا ہے جس کے مفردات یہ ہیں ارادہ چاہئے، دل مضبوط، خدا سے اچھی امید، بھلا خیال ان سب کو محنت میں گھولو اور توکل کے عرق کے ساتھ پی لو۔

قومی غیرت: پہلا بند: جو کام اور بات ملک و ملت کے لئے نقصان دہ ہو اس میں شرکت کو ذلت اور حقارت سمجھنا چاہیے ایسے کاموں میں ذلیل لوگ ہی شریک ہوا کرتے ہیں اور جو خبیث خواہشات نفسانی کا تابع ہماری اس بات کا مخالف ہو تو یقین کرلو کہ اس بد بخت کے اندر قومی غیرت بالکل نہیں ہے۔

دوسرا بند: اکبر شاعر کہتا ہے: یہ بات ٹھیک ہے اگر جیب میں پیسے نہیں تو آرام نہیں ملتا۔ اگر بازو میں ہمت اور طاقت نہیں تو عزت نہیں رہتی لیکن یاد رکھو علم کی طاقت کے بغیر یہ زر اور زور بے کار ہیں کچھ فائدہ نہیں اور اگر انسان میں مذہب نہیں تو وہ آدمی ہی نہیں۔

تیسرا بند: شاعر کہتا ہے اللہ تعالیٰ جسے دنیا میں عزت اور مرتبہ دیتا ہے وہ اپنے اندر عاجزی اور انکساری پیدا کرتا ہے لیکن بے وقوف اپنی تعریف کرتا ہے جیسے خالی برتن بجتا ہے کمال والے شور نہیں مچاتے بے کمال شور مچاتے ہیں۔

چوتھا بند: شاعر کہتا ہے ہنسنے سے بہتر ہے کہ آدمی کچھ رو لے ورنہ رونے والی شکل ہی بنالے۔ نقصان دینے

والے کام کرنے سے بہتر ہے کہ آدمی بے کار بیٹھا رہے۔ غیرت مند لوگ یہی کہتے آرہے ہیں کہ ذلت کی زندگی سے موت اچھی ہے
ٹیپو سلطان نے کہا شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
زیست	جینا	شکست	ٹوٹ پھوٹ
قلت	تھوڑا	فروتنی	عاجزی
تہی مغز	بے وقوف۔		

﴿باب نمبر ۳۶﴾

شرافت حقیقی

پہلا بند: شاعر کہتا ہے میں تمہارا یا تمہارے بزرگوں کا نام نہیں پوچھتا مجھے تمہارے خاندان اور سامان سے کوئی غرض نہیں۔ مجھے تمہارے حسب ونسب اور شان وشوکت سے کوئی غرض نہیں۔ اگر تمہارا کردار اور عمل اچھا ہے تو سب کچھ اچھا ہے ورنہ سب کچھ خراب ہے۔

دوسرا بند: شاعر کہتا ہے یہاں دنیاوی دولت اور مرتبے کی کوئی قدر نہیں۔ امیر اور غریب کی کوئی تمیز نہیں۔ امیر ہے تو اپنے گھر میں امیر ہوگا ہم تو اسے امیر سمجھتے ہیں جو ہمت میں زیادہ ہے۔

تیسرا بند: اس بند میں شاعر تاجر کی شرافت بیان کرتا ہے شاعر کہتا ہے مجھے اس سے غرض نہیں کہ یہ تاجر کس ملک کا ہے آیا یہ ایجنٹ ہے یا خود مالک ہے۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں میں تم سے یہ درخواست بھی نہیں کرتا کہ مجھے اس تاجر سے کوئی چیز سستی دلادو۔ میں تو یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس کی دکان میں دیانت کا سامان بھی ہے اور کیا اس کی دوکان پر وفا بھی ہے، یعنی کیا یہ دیانتدار اور وعدہ کا پابند تاجر ہے؟

چوتھا بند: شاعر تعلیم کی شرافت بتاتا ہے اور کہتا ہے مجھے آپ کے کالج اور یونیورسٹی میں پڑھنے سے کوئی غرض نہیں مجھے اس سے بھی کوئی تعلق نہیں کہ تم نے کیا کیا ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ میرے نزدیک اس کی بھی کوئی وقعت نہیں کہ تم نے کتابوں کو ازبر یاد کرلیا ہے۔ اور تم نے امتحان کو اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا ہے۔ مجھے تو یہ بتاؤ کہ اس تعلیم کا تمہارے اخلاق پر کچھ اثر ہوا ہے۔ اور جو تم زبان سے کہتے ہو اس کی آواز دل تک گئی ہے کہ نہیں۔

پانچواں بند: شاعر کہتا ہے زبان سے کہی ہوئی بات کا دل پر اثر ہونا چاہئے اگر زبان اور دل ایک ہو جائیں تو سمجھو کہ انسان نیک ہے۔ محض پڑھنا کمال نہیں پڑھتے تو طوطے بھی ہیں اصل کمال کردار اور عمل ہے جو علم کے مطابق ہو۔

سوال: شرافتِ حقیقی سے کیا مُراد ہے؟

جواب: شرافتِ حقیقی سے مُراد انسان کے اخلاقِ حسنہ اور اس کا اچھا کردار ہے۔

سوال: انسان کا نام کن چیزوں سے بلند ہوتا ہے؟

جواب: انسان کا نام دیانت، امانت، وفا اور اخلاقِ حسنہ سے بلند ہوتا ہے۔

سوال: زبان اور دل کس طرح ایک ہوتے ہیں؟

جواب: جو کچھ ہم زبان سے کہیں اس پر عمل کریں تو سمجھو کہ زبان اور دل ایک ہو گئے۔

سوال: اس نظم کا مرکزی خیال لکھو؟

جواب: آدمیت اور انسانیت نیک اعمال کا نام ہے۔ اگر انسان کا کردار و عمل اور اخلاق اچھے ہیں تو وہ خود بھی اچھا ہے اس کا خاندان بھی اچھا ہے۔ محض علم اور دولت کی کوئی حیثیت نہیں جب تک کردار و عمل صحیح نہ ہوں۔

سوال: مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
خانوادے	خاندان	خانماں	سامان
صاحبِ زر	دولت مند	مایہ ہمت	ہمت کا سرمایہ
خُلق	اخلاق۔		

سوال: تمام اور نام، ہم قافیہ الفاظ ہیں آپ عام، تاج اور اثر کے ہم قافیہ تین تین الفاظ لکھیے؟

جواب: (۱) عام: کام، شام، جام۔ (۲) تاج: آج، راج، کاج۔ (۳) اثر: نظر، اگر، جگر۔

﴿باب نمبر ۳۷﴾

اب شرح سنیے دوست

پہلا بند: شاعر کہتا ہے اے انسان تجھے یہ آگ یہ پانی یہ ہوا یہ بجلی یہ بارش یہ کڑک یہ بادل نظر نہیں آتے۔ یہ پھول یہ کلیاں اور یہ ہوا تجھے نظر نہیں آتی۔ ان کا پیدا کرنے والا کون ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ ہے اب بھی تو خدا کو نہیں مانتا؟ تُف ہے تیری عقل پر۔

دوسرا بند: شاعر کہتا ہے یہ چاند، سورج اور ستارے ایک وقت پر نکلتے ہیں اور پھر غروب ہو جاتے ہیں گویا

سفر میں ہیں۔ یہ بحر یہ موجیں یہ دھاریں جو نظر آ رہے ہیں قدرت کے عجیب و غریب نظارے سفر میں ہیں اور ہر مسافر کا کوئی راہنما ہوتا ہے ان کا راہنما کون ہے اللہ تعالیٰ ہی تو ہے۔

تیسرا بند: یہ دانے کے سینے پر درخت کس نے اُگا دیا۔ یہ پتھر کے پہلو میں انگاری کس نے رکھ دی، ارج کے مہینے میں بارش کے قطرہ کی وجہ سے سپی میں موتی کس نے پیدا کیا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا معجزہ نہیں تو اور کیا ہے۔

چوتھا بند: شاعر کہتا ہے یہ ہر طرف عجیب عجیب کمالات جو نظر آتے ہیں کس کے ہیں یہ ہر طرف لوح وقلم زمین اور آسمان جہاں تک نظر دوڑاؤ عجیب نشانات نظر آتے ہیں۔ تھوڑا سا تو غور و فکر اور احساس کر لے۔

پانچواں بند: شاعر کہتا ہے سمندروں اور ہواؤں کی لہروں پر کس ذات کا وظیفہ جاری ہے یہ سمندر کا خوفناک منظر کس ذات کا خوف یاد دلاتا ہے۔ انسان کو اشرف المخلوقات اور اللہ تعالیٰ کا خلیفہ کس ذات نے بنایا۔ اے اندھے آنکھ کھول کے دیکھ۔

چھٹا بند: شاعر کہتا ہے یہ وادیاں یہ پہاڑ اور یہ بے آب وگیاہ میدان یہ پھلواڑیاں کس ذات نے بنائی ہیں یہ زمین اور پانی کس کے حکم کے تابع چل رہی ہیں۔ الغرض میں کیا کیا بتاؤں یہ زمین و آسمان کی سب چیزیں کس کی ہیں اور کس کے تابع ہیں ان تمام دلائل کے بعد اب تو خدا کا وجود مان لے۔

سوال: اس نظم کا مرکزی خیال لکھیں؟

جواب: کوئی چیز بغیر بنانے والے کے نہیں بنتی۔ اتنا بڑا آسمان یہ زمین یہ بحر و بر یہ نباتات جمادات یہ سورج چاند وغیرہ غرض اتنا بڑا جہان کسی بنانے والے کے بغیر کیسے بن گیا؟۔ تو یہ سب چیزیں خدا کے وجود پر دلالت کرتی ہیں لہٰذا ہمیں اُسی خدا کی پوجا کرنی چاہیے۔

سوال: انسان کو خدا کا خلیفہ کیوں کہا گیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات پر حاکم بنایا ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام دنیا میں نافذ کرتا ہے کیونکہ وہ اشرف المخلوقات ہے۔

سوال: شاعر نے خدا کی قدرت کے متعلق بہت سی مثالیں دی ہیں ان میں سے چار مثالوں کی وضاحت کیجیے؟

جواب: (۱): چھوٹے سے دانے سے بہت بڑے درخت کا پیدا ہونا۔ (۲) پتھر سے آگ کا نکلنا۔ (۳): قطرۂ نیساں میں گوہر رکھ دینا۔ (۴): بادلوں کا بارش برسانا۔

سوال: مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
امواج	موجیں	شرر	چنگاری
سماوات	کئی آسمان	گوہر	موتی
لوح وقلم	تختی اور قلم	صحیفہ	کتابچہ
قطرۂ نیساں	مارچ کے مہینے میں جو بارش کا قطرہ قدرت کی طرف سے سیپی میں گرتا ہے اُس سے موتی پیدا ہوتا ہے اُس قطرہ کو قطرۂ نیساں کہتے ہیں		

﴿باب نمبر ۳۸﴾

مرے سربکف مجاہد

پہلا بند: شاعر اپنے مجاہدین کو خطاب کر کے کہتا ہے اور ان کو فضائیہ کے نوجوان اور بحریہ کے بہادروں سے تشبیہ دیتا ہے۔ کہتا ہے اے میرے مجاہد تو نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھی ہوئی ہے اور تو صفوں کو چیرنے والا ہے تیری ہمت تیری بازوؤں کی قوت اور تیرا عزم اور ارادہ اصل میں تیرے مضبوط ایمان کی وجہ سے ہیں۔ تو جدھر بھی نظر اُٹھائے یا تیرا جدھر بھی قدم اُٹھے اس زمین کو فتح کرتا جائے۔

دوسرا بند: شاعر کہتا ہے تو وطن کا محافظ ہے اصل بادشاہی تو تیری ہے تو زندگی سے بے نیاز شہادت کے شوق میں دشمنوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے۔ تیری پلکوں کی حرکت اور تیرے ہاتھ کا اشارہ دشمن پر عذاب بن کر نازل ہوتا ہے۔ وطن کی عزت تیری وجہ سے ہے اور تو وطن کے لئے سہارا ہے۔ تیری ہی وجہ سے ہمارے دیس کا ستارہ چمک رہا ہے یہی تیرا فخر ہے اور یہی تیری خودنمائی ہے اے زندگی سے بے نیاز شوق شہادت میں دشمنوں کی صفوں کو چیرنے والے میرے سپاہی۔

سوال: ہواؤں کے مسافر سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: ہواؤں کے مسافر سے مُراد فضائیہ کے نوجوان مجاہد ہیں۔

سوال: سمندروں کے راہی سے کیا مراد ہے؟

جواب: سمندروں کے راہی سے مُراد بحریہ کے بہادر مجاہد ہیں۔

سوال: سربکف مجاہد سے کیا مراد ہے؟

جواب: وہ جانباز مجاہد مُراد ہے جو زندگی سے بے پرواہ ہو کر شہادت کے شوق میں دشمنوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے بڑھتا ہے۔

سوال: تیرے ہاتھ میں ہے شاہی کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: اس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ مجاہد دشمن کو شکست دے کر فاتح کہلاتے ہیں اور فاتح ہی حکمران ہوتے ہیں۔ اس لئے ان ہی کے قبضے میں بادشاہی ہے۔

سوال: مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
یقین محکم	پکا یقین	قہر	غضب
بانکپن	فخر	کجکلاہی	خودنمائی

سوال: دوسرے بند میں سے قافیے کے الفاظ الگ کیجئے اور ان کے ساتھ چار الفاظ خود شامل کیجئے؟

جواب: اشارہ، شرارہ، ستارہ، طیارہ۔

﴿باب نمبر ۳۹﴾

بڑھے چلو بڑھے چلو

پہلا بند: شاعر کہتا ہے مُردہ ہے جو اپنی بات پر کٹ جائے جو دین اسلام کی سر بلندی کے لئے نہیں کٹ سکتا وہ مَردی نہیں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ سے جان و مال کی قربانی کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اور بے وفا آدمی مرد نہیں مُردہ ہے، اے انسان تو جان و جسم کی پرواہ کیوں کرتا ہے یہ دونوں چیزیں فانی ہیں اس لئے ان سے بے پرواہ ہو کر دشمنوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھتے جاؤ۔

دوسرا بند: شاعر کہتا ہے جو موت سے نہیں ڈرتا وہ خوش و خرم زندگی گزارتا ہے شہادت کی موت سے دائمی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ اور دل کی زندگی شوق ہے۔ بغیر شوق کے دل مُردہ ہے۔ اس لئے شوق کے ساتھ آگے بڑھتے جاؤ۔

تیسرا بند: شاعر کہتا ہے فضا اگر چہ تمہارے خلاف ہو لیکن کسی کی ملامت کی پرواہ نہ کرو۔ بلکہ طاقت سے جھنڈا اٹھاؤ۔ اور دل کی دھڑکنوں کی طرح خوشی خوشی گِن گِن قدم اٹھاؤ اور دشمنوں کی طرف بڑھتے جاؤ۔

چوتھا بند: شاعر کہتا ہے جہاد کی راہ میں کوئی رکاوٹ بھی ہو اُسے اکھیڑ دو۔ اور اسلامی نشان پوری دنیا میں گاڑھ دو حتیٰ کہ آسمان کے دل میں بھی گاڑھ دو۔ موت اور سولی سے کھیلتے ہوئے آگے بڑھتے جاؤ۔

پانچواں بند: شاعر کہتا ہے وفا کا وعدہ پورا کرتے ہوئے خون میں تیرتے ہوئے اور موت سے کھیلتے ہوئے آگے بڑھتے جاؤ۔ اے بہادر، تلوار چلانے والو دشمنوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھتے جاؤ۔

سوال: اس نظم میں شاعر نے بہادر مجاہدوں کو کس بات پر اُبھارا ہے؟

جواب: اس نظم میں شاعر بہادر مجاہدوں کو جہاد اور جان کی قربانی دینے پر اُبھار رہا ہے۔

سوال: بات پر کٹ مرنے سے شاعر کی کیا مُراد ہے؟

جواب: بات پر کٹ مرنے سے مراد یہ ہے کہ مجاہد آدمی جو کچھ کہے اس کو پورا کرنے کے لئے جان کی پرواہ نہ کرے اور وہ بات دین کی سربلندی کے لئے ہونی چاہیے۔

سوال: موت "ہمیشہ کی زندگی" کن معنوں میں ہوتی ہے؟

جواب: یہ زندگی فانی ہے اور آخرت کی زندگی ابدی ہے تو آدمی مرنے سے ایسی زندگی کی طرف منتقل ہوتا ہے جسے کبھی فنا نہیں اس لئے موت دائمی زندگی کا دروازہ اور سبب ہے۔

﴿باب نمبر ۴۰﴾

بنجارہ نامہ

پہلا بند: شاعر کہتا ہے اے تاجر موت کا فرشتہ ہر لمحے موت کی وارننگ دے رہا ہے، اس لئے اے تاجر! لالچ کو فوراً چھوڑ دے۔ اور دیس بدیس مت پھر ہر قسم کے جانور اور ہر قسم کے غلے اور یہ آگ اور دھواں اور یہ لنگار سب یہیں پڑا رہ جائے گا۔ تیرا جنازہ اُٹھا کر تجھے مٹی میں دفن کر دیں گے۔ ان میں سے کوئی چیز تیرے ساتھ نہیں جائے گی اور نہ تجھے یہ موت سے بچائیں گی۔

دوسرا بند: شاعر کہتا ہے ہم مانتے ہیں کہ تو لکھ پتی تاجر ہے اور تیری دولت بھی بہت زیادہ ہے لیکن یاد رکھ تجھ سے بھی بڑے بڑے تاجر جیسے قارون، ہامان ان کو بھی دنیا سے رخصت ہونا پڑا یہ سب شکر وغیرہ یہ سب تجارت کی چیزیں ہیں یہ مال و دولت سب یہیں رہ جائے گا اور حضرت انسان اکیلا آخرت کے سفر پر روانہ ہو جائے گا۔

تیسرا بند: شاعر کہتا ہے میں جانتا ہوں کہ تو مشرق سے مغرب تک تجارت کرتا ہے کبھی نفع کرتا ہے کبھی گھاٹا کرتا ہے لیکن یاد رکھ جب راستے میں موت کا فرشتہ تیری روح قبض کرے گا تو یہ سب دھن دولت اور تمام رشتہ دار تیری کچھ مدد نہ کریں گے۔ بلکہ تو لاشہ سا نے پڑا ہو گا اور تیرے ورثا تیرے مال کی تقسیم میں لگے ہوئے ہوں گے۔ سب کچھ یہیں پڑا رہ جائے گا۔ تو اکیلا قبر میں جائے گا۔

چوتھا بند: شاعر کہتا ہے اے غافل انسان یہ تمام جواہرات اور سونا چاندی اور تیرا یہ عہدہ اور تیرا یہ دبدبہ

فوجیں اور لشکر یہ کرسی اور تخت یہ ملک ومکان یہ بادشاہت غرض دنیا کی کوئی چیز تجھے موت سے نہیں بچا سکتی تو خالی ہاتھ آیا تھا تو خالی ہاتھ جائے گا۔

شعر

(۱) اُجڑ گیا وہ باغ جس کے لاکھ مالی تھے — سکندر جب دنیا سے گیا اس کے دونوں ہاتھ خالی تھے

(۲) ہٹ مار اَجل کا آ پہنچا — چلنے کی فکر کر و بابا

سوال: مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں؟

الفاظ	جملوں میں استعمال	الفاظ	جملوں میں استعمال
تک	اے انسان تک حرص وہوا کو چھوڑ دے	ٹھاٹھ	ارشد ٹھاٹھ کی زندگی گزار رہا ہے
قزاقِ اجل	آج کل نصیر اللہ بابر قزاقِ اجل کا کام کر رہا ہے	کھیپ	آج کل زرداری اپنی کھیپ بھر رہا ہے
نقارا	موت کا نقارہ ہر وقت بجایا جا رہا ہے	پورب	پورب سے سورج طلوع ہوتا ہے
ناتی پوتا	ان دونوں کے درمیان ناتی پوتے کا رشتہ ہے		

سوال: قزاقِ اجل سے شاعر کیا مُراد ہے؟

جواب: قزاقِ اجل سے مُراد موت کا فرشتہ ہے۔

سوال: شاعر نے اس نظم میں کیا پیغام دیا ہے؟

جواب: شاعر نے اس نظم میں یہ پیغام دیا ہے کہ یہ دنیا یہ دولت یہ رشتہ دار یہ تجارت یہ منصب یہ عہدہ انسان کو موت سے نہیں بچا سکتے، اور موت کے بعد بھی کام نہیں آئیں گے اس لئے دولت و دنیا کی محبت ختم کر کے موت کی تیاری کرو۔

﴿باب نمبر ۴۱﴾

پرانی موٹر

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
دوطرفہ ندامت	ہر طرف سے شرمندگی	وفائے دوستاں	دوستوں کی وفا
زورِ دستِ دوستاں	دوستوں کے بازو کی طاقت	تہہ وبالا	اوپر نیچے یعنی تباہ برباد

اونچی ذات	اعلیٰ قسم	اس عالم میں	اس حالت میں
شکستہ ساز	ٹوٹ پھوٹ کی حالت	مجموعہ نغمات	کئی گیتوں کا مجموعہ
غمِ دوراں	چلنے کا غم		

سوال: شاعر نے پُرانی موٹر کی کن خرابیوں پر طنز کیا ہے؟

جواب: شاعر نے پُرانی موٹر کی باڈی، پہیوں، ماڈل، انجن، اس کی آواز، رفتار، غرض ہر پُرزے پر طنز کیا ہے۔

الفاظ	جملوں میں استعمال	الفاظ	جملوں میں استعمال
پایہ	موٹے آدمی کے بیٹھنے سے کرسی کا پایہ ٹوٹ گیا	جذبات	اپنے جذبات کو قابو میں رکھیے
مشقت	دین کی خاطر مشقت اُٹھانی پڑے گی	نوبت	فارسی سوم کی کلاس نے وعدہ کیا کہ آئندہ شکایت کی نوبت نہیں آئے گی
یکسر	آپ کی بات یکسر غلط ہے		

﴿باب نمبر ۳۲﴾

بیٹے کی قربانی

سوال: حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں کیا دیکھا تھا؟

جواب: حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں یہ دیکھا کہ میں اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کر رہا ہوں۔

سوال: جب حضرت ابراہیمؑ نے اس خواب کا ذکر اپنے بیٹے سے کیا تو انہوں نے کیا کہا؟

جواب: بیٹے نے جواب دیا جو کچھ آپ نے دیکھا ہے وہ کر گزریں۔ آپ ان شاء اللہ مجھے صابر پائیں گے۔

سوال: حضرت اسمٰعیلؑ کو ذبیح اللہ کا لقب کیوں ملا؟

جواب: اس لئے کہ حضرت اسمٰعیلؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے آپ کو ذبح کے لئے پیش کر دیا اس لئے آپ کو ذبیح اللہ کہتے ہیں۔

سوال: حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ کی رضا کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہئے۔

سوال: مسلمان حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کی تقلید کس طرح کرتے ہیں؟

جواب: ہم لوگ بقرعید کے دن جانوروں کی قربانی پیش کر کے حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کی تقلید کرتے ہیں۔

سوال: پانچویں، چھٹے اور ساتویں شعر کے قوافی لکھیئے اور ان کے ہم قافیہ الفاظ خود لکھیئے؟

جواب: (صورت پر): عزت پر، محبت پر۔ (صابر ہے): حاضر ہے، جابر ہے۔ (لیجئے گا): پیجئے گا، بیجئے گا۔

﴿باب نمبر ۴۳﴾

تکریم محنت

۱۔ شاعر کہتا ہے انسان کو کبھی کام سے جی نہیں چرانا چاہیئے۔ کیونکہ کام ہی کی وجہ سے انسان کامل ہوتا ہے۔

۲۔ شاعر کہتا ہے کام میں عزت اور روشنی ہے اور کام ہی کی وجہ سے یہ دنیا کی محفل سجی ہوئی ہے۔

۳۔ شاعر کہتا ہے ہمت اور محنت کرنے والوں کا خود خدا حامی اور ناصر ہے۔ کیونکہ کام ہی کی وجہ سے برکتیں نازل ہوتی ہیں

۴۔ شاعر کہتا ہے جو مشکل کام سے جی چراتے ہیں انہیں مرد کہنا زیبا نہیں دیتا۔ انہیں مرد کہنا مردوں کی توہین ہے۔

۵۔ شاعر کہتا ہے دنیا میں جو نامور اور مشہور لوگ گزرے ہیں ان کی شہرت کا اصل سبب کام میں محنت تھی۔

۶۔ شاعر کہتا ہے چست اور ہوشیار لڑکے شوق سے کام کرتے ہیں اور سست لڑکے کام سے گھبراتے ہیں۔

۷۔ تاش اور چوسر جیسے غلط مشاغل میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے یہ مشاغل کام سے اچھے نہیں ہیں بلکہ کام میں لگا رہنا چاہیئے۔

۸۔ جو شخص کام سے غفلت کرتا ہے وہ دین اور دنیا کی نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے نہ دین کا رہتا ہے نہ دنیا کا۔

سوال: دنیا میں کن لوگوں کو شہرت ملتی ہے؟

جواب: نام حاصل کریں گے دنیا میں جو — وہ ہوئے شہرت کے قابل کام سے

سوال: محنت سے جی چرانے والے کا کیا انجام ہوتا ہے؟

جواب: مرد کہلانا انہیں زیبا نہیں — جی چراتے ہیں جو مشکل کام سے

یعنی محنت سے جی چرانے والا ناکام اور نامراد ہوتا ہے۔

سوال: دنیا کی نعمتوں سے کون شخص محروم رہتا ہے؟

جواب: دین و دنیا سے گیا محروم وہ — ہو گیا جو شخص غافل کام سے

جواب: دین و دنیا سے گیا محروم وہ ہو گیا جو شخص غافل کام سے

سوال: نظم کے وہ شعر تلاش کیجئے جن میں متضاد الفاظ آئے ہیں؟

جواب: دوسرے شعر میں مہر اور ماہ دو متضاد لفظ ہیں، چھٹے شعر میں چست اور کاہل، آٹھویں شعر میں دین و دنیا متضاد لفظ ہیں۔

سوال: ہم وزن الفاظ لکھیئے مثلاً کاہل، شامل، نازل۔

جواب: عامل، حامل، ساحل، جاہل، کامل، قابل۔

﴿باب نمبر ۴۴﴾

جگنو

شاعر جگنو کو مختلف چیزوں سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے:

۱۔ شاعر کہتا ہے یہ باغ میں پھولوں کے گھر میں جگنو کی روشنی ہے یا شمع جل رہی ہے۔

۲۔ آسمان سے کوئی ستارہ اُڑ کر آ گیا ہے یا چاند کی کرن میں کوئی جان پڑ گئی ہے۔

۳۔ رات کے ملک میں دن کا کوئی سفیر آ گیا ہے جو اپنے وطن یعنی دن میں گمنام تھا اور پردیس یعنی رات میں آ کر چمک اُٹھا ہے۔

۴۔ کیا چاند کے کُرتے کا کوئی بٹن گرا ہے یا سورج کے لباس میں کوئی ذرّہ ہے؟

۵۔ یہ پُرانے حُسن کی ایک چھوٹی سی جھلک تھی جسے اللہ تعالیٰ خلوت سے جلوت میں لے آیا۔

۶۔ شاعر کہتا ہے یہ چھوٹا سا چاند ہے جو اپنے اندر روشنی بھی رکھتا ہے اندھیرا بھی رکھتا ہے کبھی اندھیرے میں چلا جاتا ہے کبھی اندھیرے سے نکل آتا ہے۔

۷۔ اس شعر میں شاعر پروانے اور جگنو میں فرق بیان کرتا ہے کہتا ہے پروانہ اور جگنو دونوں ہی پتنگے اور کیڑے ہیں لیکن پروانہ روشنی کو ڈھونڈتا پھرتا ہے۔ اور جگنو خود ہی روشنی کا مالک ہے۔

۸۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو دلبری دی ہے یعنی دل کو متاثر کرنے والی چیز عطا کی ہے، مثلاً پروانے کو تڑپ اور عشق دیا اور جگنو کو روشنی دی۔

۹۔ بے زبان پرندوں کو عجیب قسموں کی آوازیں دیں۔ پھول کو زبان دے کر خاموشی کی تعلیم دی۔

۱۰۔ مغرب کی سُرخی کے منظر کی خوبی غروب ہونے میں تھی۔ اس لئے اس خوبصورت پری یعنی شفق کو تھوڑی سی زندگی کے

لئے چمکا دیا۔

۱۱۔ سحری کے وقت کو نئی نویلی دلہن کی طرح خوبصورت سنوارا۔ اُسے لال جوڑا پہنا کر شبنم کی گوٹ باہر لگا دی۔

۱۲۔ درخت کو سایہ کی نعمت عطا کی ہوا کو اُڑنے کی دولت بخشی۔ پانی کو دوڑنے کی طاقت دی۔ اور موجوں کو بے قراری دی۔

۱۳۔ لیکن ایک امتیاز جگنو میں ایسا ہے کہ جو جگنو کا دن ہے وہ ہماری رات ہے۔

مشق

سوال: پہلے، تیسرے اور چھٹے شعر میں جگنو کو کن کن چیزوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔؟

جواب: پہلے شعر میں شمع سے تشبیہ دی گئی ہے تیسرے میں دن کے سفیر سے اور چھٹے میں چھوٹے سے چاند سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سوال: جگنو اور پروانے میں کیا فرق ہے؟

جواب: پروانہ روشنی کا محتاج ہے اور جگنو خود صاحب روشنی ہے۔

سوال: اب آپ مندرجہ ذیل جملوں کو پورا کیجئے؟

جواب: (۱): آسمان چھت کی طرح ہے۔ (۲): بچے کا چہرہ چاند کی طرح ہے۔ (۳): شبنم کے قطرے موتی کی طرح ہیں۔ (۴): کامیابی کی خبر سُن کر اس کا چہرہ پھول کی طرح کھل اُٹھا۔

﴿باب نمبر ۴۵﴾

شفق

۱۔ شاعر کہتا ہے شام کے وقت شفق پھولتے وقت ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے بہار کا موسم ہو اور باغ پھولوں سے سر سبز و شاداب ہو گیا ہے۔

۲۔ شام کے وقت بادل عجیب عجیب قسم کے رنگ بدلتے رہتے ہیں جنہیں عقل دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔

۳۔ لمحے لمحے اسے ایک نیا رنگ اور نئی شکل نظر آتی ہے حقیقت میں ہر رنگ کے پیچھے دھوپ ہے۔

۴۔ بادلوں کی اس رنگینیوں پر ہماری طبیعت لوٹ اور عاشق ہو جاتی ہے ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے بادلوں کے ارد گرد خدا نے کوئی گوٹ لگا دی ہے۔

۵۔ تھوڑی تھوڑی دیر میں یہ بادل کئی رنگ بدلتے ہیں، کبھی بنفشہ رنگ میں اور کبھی نارنگی کے رنگ اور کبھی چمپئی رنگ میں

ڈھل جاتا ہے۔

۶۔ کوئی راز ہے کیا یا کوئی خاص کرامت ہے اصل میں ہر ایک رنگ میں یہ بات چھپی ہوئی ہے کہ کوئی خاص طاقت ہے جو بار بار رنگ بدل رہی ہے۔

۷۔ یہ مغرب کی طرف جو بادلوں کی باڑ نظر آ رہی ہے ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے سونے چاندی کے پہاڑ ہیں۔

۸۔ شفق کے وقت ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے نیلے آسمان کے ہونٹوں پر کسی نے سُرخی کی لاگ لگا دی ہو، اور ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے ہرے بھرے جنگل میں کسی نے آگ لگا دی ہو۔

۹۔ شفق کے آنے سے رات کے آنے کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں اور لال جنگلات کے پردے ختم ہو جاتے ہیں۔

سوال: شاعر نے شفق کے لئے کون کونسی تشبیہات استعمال کی ہیں؟

جواب: شاعر نے شفق کے لئے لالہ زار، گوٹ، سونا چاندی کے پہاڑ، سُرخی کی لاگ، آگ کی تشبیہات استعمال کی ہیں۔

سوال: آپ شفق کو دیکھ کر کیا محسوس کرتے ہیں؟

جواب: شفق کو دیکھ کر ہمیں اس بات کا احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ رات آنے والی ہے۔

سوال: موزوں قافیہ شامل کر کے اشعار مکمل کیجئے؟

جواب: (۱) گھٹا آن کر مینہ جو برسا گئی۔ تو بے جان مٹی میں جان آ گئی۔ یہ دو دن میں کیا ماجرا ہو گیا۔ کہ جنگل کا جنگل ہرا ہو گیا۔ ہزاروں پھدکنے لگے جھر۔ نکل آئے گویا کے مٹی کے پر، بہت کر لیا ہم نے سیر و سفر۔ ہوا شام کا وقت چلتے ہیں گھر۔

سوال: اس شعر کے دوسرے مصرع کے الفاظ کی ترتیب بدل کر اس طرح لکھئے کہ پہلے مصرع جیسا ہو جائے؟

جواب: عجب پر الم حادثہ ہو گیا ‏ ‏ ‏ کہ لقماں سے بیٹا جدا ہو گیا

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
اسم	اسما	حکیم	حکماء	شعر	اشعار	فائدہ	فوائد
اثر	اثرات	حضرت	حضرات	شاعر	شعراء	فقیر	فقراء
ادب	آداب	حاضر	حاضرین	شہید	شہداء	فن	فنون
ادیب	ادبا	حصہ	حصص	شخص	اشخاص	فرض	فرائض
استاد	اساتذہ	خصلت	خصائل	شکایت	شکایات	فوج	افواج
امیر	امرا	خط	خطوط	شیخ	شیوخ	فکر	افکار
بدن	ابدان	خادم	خدام	صف	صفوف	قول	اقوال
برکت	برکات	خطرہ	خطرات	صفت	صفات	فرد	افراد
بیگم	بیگمات	خواہش	خواہشات	صاحب	اصحاب	قوم	اقوام
تجربہ	تجربات	دوا	ادویہ۔ادویات	صدقہ	صدقات	قاعدہ	قواعد
تحفہ	تحائف	ضلع	اضلاع	قسط	اقساط	تقریر	تقاریر
تدبیر	تدابیر	دلیل	دلائل	طور	اطوار	قطرہ	قطرات
دفتر	دفاتر	طرف	اطراف	قبر	قبور	یتیم	یتامیٰ
تحریر	تحریرات	مکان	مکانات	طبیب	اطباء	قسم	اقسام
تاریخ	تواریخ	دور	ادوار	طالب	طلباء	کافر	کفار
تاجر	تجار	ذکر	اذکار	طائر	طیور	کلمہ	کلمات
ثمر	اثمار	ذرہ	ذرات	ظرف	ظروف	کمال	کمالات
جسم	اجسام	ذریعہ	ذرائع	عاقل	عقلاء	لمحہ	لمحات
جرم	جرائم	رسم	رسوم	عادت	عادات	مرض	امراض
جنس	اجناس	رسالہ	رسائل	علم	علوم	نہر	انہار
جذبہ	جذبات	رسول	رسل	عدد	اعداد	نکتہ	نکات
جزو	اجزاء	رقم	رقوم	عضو	اعضاء	نتیجہ	نتائج
حق	حقوق	زائر	زائرین	غلط	اغلاط	ولی	اولیا
حادثہ	حوادث	سوال	سوالات	غریب	غرباء	ورق	اوراق
حکم	احکام	سبق	اسباق	غیر	اغیار	وسیلہ	وسائل
حال	احوال	سبب	اسباب	غرض	اغراض	وقت	اوقات
وفد	وفود	وجہ	وجوہات	وزیر	وزراء	وقف	اوقاف
ہمت	ہمم	وکیل	وکلاء	یوم	ایام	یتیم	یتامیٰ

مُتضاد الفاظ

ایسے الفاظ جو ایک دوسرے کی ضد ہوں، متضاد الفاظ کہلاتے ہیں۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
آسان	مشکل	آزادی	غلامی	اپنا	پرایا	آسمان	زمین
آقا	نوکر	آرام	تکلیف	اُجالا	اندھیرا	آخر	اوّل
آس	یاس	آہ	واہ	اختلاف	اتفاق	اُلٹا	سیدھا
بُزدل	بہادر	بندگی	خدائی	بیدار	غافل	باہر	اندر
بد	نیک	پدر	مادر	پُرانا	نیا	پاس	دُور
ترقی	تنزلی	تاریک	روشن	تازہ	باسی	تندرست	بیمار
ثواب	عذاب	جدید	قدیم	جواب	سوال	جہنم	جنّت
جاہل	عالم	جوڑ	توڑ	جنگ	امن	جیت	ہار
جعلی	اصلی	جوانی	بڑھاپا	چُست	سُست	چالاک	بُدھو
چڑھاؤ	اُتار	حاضر	غائب	حرام	حلال	حق	باطل
حاکم	محکوم	خوشی	غم	خاص	عام	خوشنما	بدنما
خالق	مخلوق	خشک	تر	خوشبو	بدبو	خزاں	بہار
خارج	داخل	خالص	ناقص	خوبصورت	بدصورت	خیر	شر
خوبی	خامی	خفیہ	ظاہر	دھوپ	چھاؤں	دشمن	دوست
دُکھ	سُکھ	دن	رات	دشواری	آسانی	روشن	تاریک
روز	شب	رحم	غضب	زوال	عروج	زندگی	موت
زندہ	مُردہ	مُرید	پیر	سگا	سوتیلا	سہل	مشکل
ستم	کرم	شاگرد	اُستاد	شروع	ختم	صحیح	غلط
صلح	لڑائی	صادق	کاذب	صاف	مَیلا	طول	عرض
ظاہر	باطن	عالم	جاہل	غالب	مغلوب	فاتح	مفتوح
قاتل	مقتول	کُفر	ایمان	لائق	نالائق	لمبائی	چوڑائی

مترادف (ہم معنی) الفاظ

الفاظ	مترادف	معنی
استحکام	پختگی	مضبوطی
اختر	انجم	ستارہ
باطل	کاذب	جھوٹا
شجاع	دلیر	بہادر
پختہ	قوی	مضبوط
تخریب	بربادی	تباہی
تیغ	شمشیر	تلوار
تخمینہ	قیاس	اندازہ
تمنا	آرزو	خواہش
ثروت	امارت	امیری
ثقیل	گراں	بھاری
جام	ساغر	پیالہ
جل	آب	پانی
جسم	جسامت	موٹائی
حزن	ملال	رنج
خاتم	مُہر	انگوٹھی
خلوت	عزلت	تنہائی
دانائی	فراست	عقلمندی
ذکا	فہم	عقل
رابطہ	تعلق	رشتہ
راز	اسرار	بھید
ساحر	طلسم	جادو
شر	فتنہ	بدی
صادر	نافذ	جاری
طینت	خصلت	فطرت
ظرف	حوصلہ	گنجائش
عہد	قول	اقرار

الفاظ	مترادف	معنی
قاصد	سفیر	پیغامبر
قسمت	نصیب	تقدیر
کثرت	بہتات	زیادہ
گنج	خزانہ	دولت
لاگ	عداوت	دشمنی
ماہ	قمر	چاند
مدارت	تواضع	سلوک
ناآشنا	انجان	ناواقف
نوید	مژدہ	خوشخبری
واجب	لازم	ضروری
وجود	ہستی	زندگی
وعظ	پند	نصیحت
ہتک	توہین	بے عزتی
ہوا	حرص	لالچ
یخ	سرد	ٹھنڈا
ید	دست	ہاتھ
یگانہ	یکتا	اکیلا

تذکیر و تانیث

بلحاظ جنس اسم کی اقسام (مذکر مؤنث)

جنس کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں (۱) مذکر (2) مؤنث۔

مذکر : وہ اسم ہے جو نر کے لیے بولا جائے جیسے لڑکا. مرد۔ کبوتر۔ چاقو۔ بیل وغیرہ۔

مؤنث : وہ اسم ہے جو مادہ کے لیے بولا جائے جیسے لڑکی۔ عورت۔ کبوتری۔ چھری۔ گائے وغیرہ۔

بعض جاندار اسم نر اور مادہ دونوں کے لیے بولے جاتے

ہیں۔ یہ مشترک اسم کہلاتے ہیں جیسے بچہ، یتیم، مسافر، جانور وغیرہ

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
بھائی	بہن	مرد	عورت
ابا	اماں	باپ	ماں
بادشاہ	ملکہ	میاں	بیوی
جن	پری	مینڈھا	بھیڑ
داماد	بہو	خاوند	بیوی
نواب	بیگم	ماموں	ممانی
خواجہ	خاتون	بھینسا	بھینس
خالو	خالہ	بندہ	کنیز
دولہا	دُلہن	خان	خانم
خواجہ	خاتون	بیل	گائے
سسر	ساس	چچا	چچی

اگر مذکر اسم کے آخر الف یا ہ ہو تو مؤنث میں الف یا ہ کی جگہ ی آئے گی مثلاً

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
لڑکا	لڑکی	بندہ	بندی
بیٹا	بیٹی	بوڑھا	بوڑھی
پوتا	پوتی	گھوڑا	گھوڑی
چچا	چچی	مُرغا	مُرغی
نانا	نانی	نواسا	نواسی
شہزادہ	شہزادی	چیونٹا	چیونٹی

مذکر اسموں کے آخر میں "الف" یا "ی" ہو تو ان کی جگہ "ن" بڑھا کر مؤنث بناتے ہیں۔

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
دھوبی	دھوبن	گوالا	گوالن
تیلی	تیلن	حاجی	حاجن
مالی	مالن	جوگی	جوگن
کنجڑا	کنجڑن	درزی	درزن
بھنگی	بھنگن	دولہا	دُلہن

ی کا استعمال

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
کبوتر	کبوتری	چمار	چماری
ہرن	ہرنی	پٹھان	پٹھانی
ترکمان	ترکمانی	بکرا	بکری

"انی" کا استعمال

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
مُغل	مغلانی	دیور	دیورانی
مہتر	مہترانی	سیّد	سیّدانی
شیخ	شیخانی	پنڈت	پنڈتانی

"نی" کا استعمال

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
شیر	شیرنی	نٹ	نٹنی
فقیر	فقیرنی	ٹھگ	ٹھگنی
مور	مورنی	بھوت	بھوتنی
ڈوم	ڈومنی	اُونٹ	اُونٹنی

عربی زبان کے اکثر الفاظ کو مذکر سے مؤنث بناتے وقت مذکر کے آخر میں حرف ہ بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً:

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
والد	والدہ	قاتل	قاتلہ

لازم	لازمہ	سلطان	سلطانہ
خادم	خادمہ	ملک	ملکہ
معلم	معلّمہ	جمیل	جمیلہ
حسین	حسینہ	زوج	زوجہ
عالی	عالیہ	شاعر	شاعرہ
معظم	معظّمہ	مکرّم	مکرّمہ

بعض اوقات مذکر کے الف کو "یا" سے بدل کر مؤنث بنایا جاتا ہے. مثلاً:

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
کُتّا	کُتیا	بُڑھا بُڈھا	بُڑھیا بُڈھیا
چڑا	چڑیا	بندر	بندریا
چوہا	چوہیا	گُڈا	گُڑیا

بعض الفاظ ایسے ہیں جو ہمیشہ مذکر استعمال ہوتے ہیں اور ان کا مؤنث نہیں آتا مثلاً:

کوّا ، باز ، اُلّو ، چیتا ، بھانڈ ، جھینگر ، کچھوا ، نیولا ، بھیڑیا ، ہُدہُد ، جگنو ، خرگوش ، شکرا۔

بعض جانور ایسے ہیں جو ہمیشہ مؤنث ہی بولے جاتے ہیں ، ان کا مذکر نہیں ہوتا ، مثلاً:

چیل ، بطخ ، مَینا ، فاختہ ، لُومڑی ، مچھلی ، قمری ، بھڑ ، گلہری ، کوئل ، مکھی وغیرہ۔

سابقے اور لاحقے

مرکب الفاظ بنانے میں جو حروف ، لفظ یا علامات الفاظ کے شروع میں لگائے جاتے ہیں ۔ ان کو سابقے کہا جاتا ہے جیسے اَن سے انمول ، اَن پڑھ ، انجان وغیرہ ۔ اس میں اَن سابقہ ہے

سابقے اور مثالیں

سابقے	مثالیں
اَن	انجان ۔ انمٹ ۔ اَن پڑھ ۔
با	باہمت ۔ بااصول ۔ باادب
نا	ناواقف ۔ نااہل ۔ ناسمجھ ۔
بے	بے شک ۔ بے کار ۔ بے حساب
لا	لاعلاج ۔ لاجواب ۔ لاثانی ۔
خوش	خوش بو ۔ خوشحال ۔ خوشخط ۔
ہم	ہمدرد ۔ ہم خیال ۔ ہمسایہ ۔
در	درحقیقت ۔ درپردہ ۔ دراصل ۔
پُر	پُر درد ۔ پُراثر ۔ پُر فریب ۔
زیر	زیر بار ۔ زیر لب ۔ زیر سایہ ۔
تنگ	تنگ دل ۔ تنگ دست ۔ تنگ نظر ۔
پیش	پیش خدمت ۔ پیشتر ۔ پیش کار ۔
بد	بدحال ۔ بدگو ۔ بدمعاش ۔
باز	باز پُرس ۔ بازگشت ۔ بازیاب ۔
غیر	غیر ہنر ۔ غیر موزوں ۔ غیر ضروری ۔

لاحقے

جب کسی دوسرے مفرد لفظ کے بعد بعض ملا ستون حروف یا لفظوں کے اضافے سے خاص معنے پیدا کیے جائیں تو وہ لاحقے کہلاتے ہیں جیسے انگیز سے حیرت انگیز، شرانگیز وغیرہ اس میں انگیز لاحقہ ہے۔

لاحقے	مثالیں
انگیز	شرانگیز۔ حیرت انگیز۔ الم انگیز۔
اندوز	لطف اندوز۔ ذخیرہ اندوز۔ فکر اندوز۔
گاہ	عید گاہ۔ پناہ گاہ۔ آرام گاہ۔
دار	حق دار۔ جی دار۔ ایماندار۔
مند	حاجت مند، عقلمند۔ مزدور تمند۔
خواہ	خیر خواہ۔ بہی خواہ۔ خاطر خواہ۔
شعار	اطاعت شعار، کفایت شعار۔ نیک شعار۔
آور	حملہ آور۔ قد آور۔ نیند آور۔
ور	طاقتور۔ نامور۔ جانور۔
ناک	خوفناک۔ غمناک۔ حیرت ناک۔
گار	طلبگار۔ پرہیزگار۔ خدمت گار۔
شدہ	گم شدہ۔ طے شدہ۔ نصب شدہ۔
گیر	دست گیر۔ دامن گیر۔ عالمگیر۔
افزا	ہمت افزا، صحت افزا۔ روح افزا۔
بوس	قدم بوس۔ فلک بوس۔ زمین بوس۔
نشین	دل نشین۔ ذہن نشین۔ تخت نشین۔

محاورات اور اُن کا استعمال

محاورات کا استعمال آپ کے نصاب میں شامل ہے۔ محاورات کا استعمال اس طرح کرتے ہیں۔

محاورہ	معنی	استعمال
آب آب ہونا	شرمندہ ہونا	عدالت نے امجد کو مجرم ثابت کر دیا تو وہ مارے شرم کے آب آب ہو گیا۔
آبرو خاک میں ملانا	عزت گنوانا	خان زادہ نے چوری کر کے خاندان کی آبرو خاک میں ملا دی۔
آگ بگولا ہونا	بہت غصے میں آنا	شاگرد کی نازیبا حرکات دیکھ کر اُستاد آگ بگولا ہو گیا۔
آپے سے باہر ہونا	غصے میں ہونا	معمولی باتوں پر آپے سے باہر ہونا دانشمندی نہیں۔
آٹے میں نمک ہونا	تھوڑی مقدار میں ہونا	صوبہ سندھ میں ہندوؤں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔
آنکھیں بچھانا	ادب کرنا	قائد اعظم کی آمد پر لوگوں نے ان کی راہ میں آنکھیں بچھائیں۔
آنکھیں چُرانا	کنارا کرنا	مفلسی میں دوست بھی آنکھیں چُرا جاتے ہیں۔
آستین چڑھانا	لڑنے کو تیار رہنا	ارشد بات سُنے بغیر آستین چڑھانا شروع کر دیتا ہے۔
آسمان سر پر اٹھانا	بہت شور مچانا	لڑکوں نے شور کر کے آسمان سر پر اُٹھا لیا۔
اپنا اُلو سیدھا کرنا	اپنا مطلب نکالنا	خود غرض لیڈر اپنا اُلو سیدھا کرتے ہیں۔ انہیں عوام سے کوئی ہمدردی نہیں۔
اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا	خود اپنا نقصان کرنا	اس نے ملازمت چھوڑ کر اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی ماری
اینٹ سے اینٹ بجانا	تباہ و برباد کرنا	دشمن نے شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔

محاورہ	معنی	استعمال
انگاروں پر لوٹنا	بے قرار ہونا	ماں نے بیٹے کی جدائی میں رات انگاروں پر لوٹ کر گزار دی۔
آگ پر لوٹنا	حسد کرنا	ہمارے دشمن ہمیں خوش حال دیکھ کر آگ پر لوٹ گئے۔
پیٹ پر پتھر باندھنا	فاقے کرنا	ہمارے والدین نے پیٹ پر پتھر باندھ کر ہماری پرورش کی۔
پاؤں قبر میں لٹکانا	مرنے کے قریب ہونا	اشرف کی دادی اماں پاؤں قبر میں لٹکائے بیٹھی ہے۔
تین پانچ کرنا	ٹال مٹول کرنا	آپ تین پانچ نہ کریں۔ بہتر ہے کہ میری رقم واپس کر دیں۔
انگشت بدنداں ہونا	حیران ہونا	مداری کے کرتب دیکھ کر لوگ انگشت بدنداں رہ گئے۔
آٹھ آٹھ آنسو رونا	زار و قطار رونا	بیٹے کی ناکامی پر بوڑھی ماں آٹھ آٹھ آنسو روئی۔
باغ باغ ہونا	بہت خوش ہونا	بھائی کی کامیابی کی خبر سن کر میرا دل باغ باغ ہو گیا۔
بات کا بتنگڑ بنانا	بڑھا چڑھا کر بات کرنا	بات کا بتنگڑ بنانا ارشد کی پرانی عادت ہے۔
بیڑا اٹھانا	ذمہ لینا	فوجیوں نے زخمیوں کی مدد کرنے کا بیڑا اٹھایا۔
بال بیکا نہ ہونا	نقصان نہ پہنچنا	کار کے حادثے میں انور کا بال بیکا نہ ہوا۔
بے پر کی اڑانا	گپ ہانکنا	آپ تو ہمیشہ بے پر کی اڑاتے رہتے ہیں۔
بھانڈا پھوٹنا	بھید ظاہر کرنا	آخر کار ایک دوست نے ہماری سازش کا بھانڈا پھوڑ دیا۔
تاک میں رہنا	وقت کا انتظار کرنا	حمید ہمیشہ اس تاک میں رہتا ہے کہ ماسٹر صاحب ادھر ادھر ہوں تو وہ سکول سے نکل بھاگے۔
ٹسوے بہانا	جھوٹ موٹ رونا	وہ بڑھیا بڑی مکار ہے، بات بات

محاورہ	معنی	استعمال
		پر ٹسوے بہانے شروع کر دیتی ہے۔
تن بدن میں آگ لگنا	بہت غصے ہونا	غلط بات سن کر میرے تن بدن میں آگ لگ گئی۔
ٹس سے مس نہ ہونا	ذرا نہ ہلنا	میں نے اسے بہت سمجھایا، مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔
ٹیڑھی کھیر ہونا	مشکل کام ہونا	دریائے چناب کو سیلاب کے دنوں میں عبور کرنا ٹیڑھی کھیر ہے۔
جان میں جان آنا	تسلی ہونا	بچے کو دیکھ کر ماں کی جان میں جان آئی۔
جان لڑانا	سخت کوشش کرنا	نصیر نے وظیفہ حاصل کرنے کے لیے اپنی جان تک لڑا دی۔
جامے میں پھولے نہ سمانا	بہت خوش ہونا	کامیابی کی خبر سن کر میں جامے میں پھولا نہ سمایا۔
جی چرانا	ہمت ہار دینا	محنت سے جی چراؤ گے تو کامیابی کیسے تمہارے قدم چومے گی؟
جی اچاٹ ہونا	دل بھر جانا	ایسی زندگی سے میرا جی اچاٹ ہو گیا ہے۔
چار چاند لگنا	شہرت ہونا	سلیم نے دن رات محنت کر کے باپ کی عزت کو چار چاند لگا دیے۔
چھکے چھڑا دینا	شکست دینا۔	چھمب جوڑیاں محاذ پر ہماری فوجوں نے دشمن کے چھکے چھڑا دیے۔
چراغ گل ہونا	خاتمہ ہو جانا	۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے ہاتھوں خاندانِ مغلیہ کا چراغ گل ہو گیا۔
چکمہ دینا	دھوکا دینا	چور دیہاتیوں کو چکمہ دے کر لوٹ کر چلتا بنا۔
چاٹ لگنا	چسکا لگنا	جب سے خلیل کو جوئے کا چسکا پڑا ہے، وہ کسی کام کا نہیں رہا۔
چراغ پا ہونا	غصے میں آنا	نسیم اپنے دشمن کا نام سنتے ہی چراغ پا ہو گیا۔
خاک میں ملانا	برباد کرنا	شبیر نے چوری کر کے خاندان کی

محاورہ	معنی	استعمال
		عزت خاک میں ملا دی۔
حلقہ بگوش ہونا	غلام بننا	چند دن گزرے کہ بہت سے معتبر کے چند عیسائی حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں۔
حائل ہونا	رکاوٹ بننا	پاکستان کی ترقی میں ہمیشہ بھارت حائل رہا ہے۔
خاک چھاننا	آوارہ پھرنا	اشرف کو کافی مدت تک خاک چھاننے کے بعد ملازمت ملی۔
خاطر میں نہ لانا	پرواہ نہ کرنا	جب سے اسے ملازمت ملی ہے وہ کسی کو خاطر میں نہیں آتا۔
دوڑ دھوپ کرنا	کوشش کرنا	بڑی دوڑ دھوپ کرنے کے بعد احمد کو ملازمت ملی۔
دُم دبا کر بھاگنا	ڈر کر بھاگنا	لومڑی کتے کو دیکھتے ہی دُم دبا کر بھاگ گئی۔
دل توڑنا	دکھ دینا	جہاں تک ہو سکے کسی کا دل نہ توڑنا چاہیے۔
دانت کھٹے کرنا	شکست دینا	مجاہدین نے ہر محاذ پر دشمنوں کے دانت کھٹے کیے۔
دال میں کالا ہونا	شک و شبہ ہونا	وقار کی باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ ضرور دال میں کالا ہے۔
دوچار ہونا	سامنا ہونا	زندگی میں آئے دن دشواریوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔
ڈینگ مارنا	شیخی کی باتیں کرنا	ڈینگ مارنے کا کیا فائدہ۔ مزہ تو تب ہے کہ آپ کچھ کر کے بھی دکھائیں۔
ڈنکے کی چوٹ کہنا	اعلانیہ کہنا	میں یہ بات ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ اصغر نے نواز کی چوری کی ہے۔
رفوچکر ہونا	بھاگ جانا	چور پولیس کو دیکھتے ہی رفوچکر ہو گیا۔
رنگ فق ہونا	رنگ اُڑ جانا	پولیس کو دیکھ کر چور کا رنگ فق ہو گیا۔

محاورہ	معنی	استعمال
ریل پیل ہونا	رونق ہونا	اس سڑک پر ہر وقت ریل پیل رہتی ہے۔
رائی کا پہاڑ بنانا	بات بڑھا کر بیان کرنا	رائی کا پہاڑ نہ بناؤ، سچ سچ بتاؤ معاملہ کیا ہے۔
زبان دینا	وعدہ کرنا	میں جب زبان دے دیتا ہوں تو پھر پیچھے نہیں ہٹتا۔
زبان درازی کرنا	گالیاں دینا	زبان درازی کرنا شریفوں کا شیوہ نہیں۔
زندہ درگور ہونا	بہت دکھی ہونا	اکلوتے بیٹے کی موت سے والدین زندہ درگور ہو گئے۔
زہر کے گھونٹ پینا	غصہ پی جانا	اشرف زہر کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔
سراغ لگانا	کھوج لگانا	پولیس نے آخر کار چور کا سراغ لگا ہی لیا۔
سبز باغ دکھانا	دھوکہ دینا	مکار آدمی نے بیچاری بڑھیا کو سبز باغ دکھا کر لوٹ لیا۔
سیخ پا ہونا	بہت ناراض ہونا	کلیم میری باتیں سنتے ہی سیخ پا ہو گیا۔
سورج کو چراغ دکھانا	دانا کو نصیحت کرنا	آپ جیسے عالم کو نصیحت کرنا تو سورج کو چراغ دکھانا ہے۔
سناٹا چھا جانا	چپ ہونا	صدر کے آتے ہی ہال میں سناٹا چھا گیا۔
سر پر کفن باندھنا	مرنے کو تیار ہونا	جب بھی وطن پر مشکل وقت آیا تو ساری قوم سر پر کفن باندھ کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔
سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنا	بہت تیز بھاگنا	پاک فوج کو دیکھ کر بھارتی فوج سر پر پاؤں رکھ کر بھاگی۔
سر آنکھوں پر بٹھانا	بہت عزت کرنا	قائداعظم جب بھی کسی جلسہ میں آتے لوگوں نے انہیں سر آنکھوں پر بٹھایا۔
سینگ سمانا	پناہ لینا	افراتفری کے دور میں جس کے جہاں سینگ سمائے چلا گیا۔

محاورہ	معنی	استعمال
ششدر رہ جانا	حیران ہونا	اُستاد شاگرد کی قابلیت دیکھ کر ششدر رہ گیا۔
صبح وشام کرنا	ٹال مٹول کرنا	صبح وشام کرنے کا کیا فائدہ جس کی رقم دینی ہے جلد دے دو۔
ضرب المثل ہونا	مشہور ہونا	نوشیرواں بادشاہ کا عدل وانصاف ضرب المثل ہے۔
طاق ہونا	مشہور ہونا	زبیر ہر فن میں طاق نظر آتا ہے۔
طبیعت بھرنا	اُکتا جانا	چند دن اور یہاں رہنے سے میری طبیعت بھر جائے گی۔
عش عش کرنا	تعریف کرنا	چینی کاریگری کے نمونے دیکھ کر لوگ عش عش کر اُٹھے۔
عید کا چاند ہونا	بہت کم ملنا	مجیدہ صاحب! آپ تو سچ مچ عید کا چاند ہوگئے ہیں۔
عقل دنگ رہ جانا	حیران رہ جانا	بلند عمارات دیکھ کر میری عقل دنگ رہ گئی۔
عقل پر پردہ پڑنا	ہوش نہ رہنا	کیا تمہاری عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے کہ اتنا آسان سوال بھی حل نہیں کرسکتے۔
فقرہ چُست کرنا	حسبِ حال بولنا	رشید نے فقرہ چُست کر کے لوگوں سے خوب داد لی۔
قدم جمانا	قبضہ کرنا	انگریزوں نے آہستہ آہستہ ہندوستان پر قدم جمالیے۔
قافیہ تنگ کرنا	پریشان کرنا	لڑکوں نے نئے استاد صاحب کا قافیہ تنگ کر رکھا ہے۔
کان بھرنا	شکایت کرنا	ارشاد نے نواز کے خلاف ماسٹر صاحب کے خوب کان بھرے۔
کان کا کچا ہونا	ہر کسی کی بات مان لینا	ہمارے دوست نذیر صاحب کان کے کچے ہیں۔
گھی کے چراغ جلانا	بہت خوش ہونا	پاک ٹیم کی کامیابی پر تمام قوم نے گھی کے چراغ جلائے۔

محاورہ	معنی	استعمال
گاڑھی چھننا	دوستی ہونا	آج کل اکرم اور اسلم میں خوب گاڑھی چھنتی ہے۔
گھمسان کا رن پڑنا	کشت وخون کرنا	آدھی رات کے وقت دونوں فوجوں میں گھمسان کا رن پڑا۔
لال پیلا ہونا	غصے میں آنا	ابو جان میرا بہانہ سُنتے ہی لال پیلے ہوگئے۔
لوہا ماننا	کسی کی طاقت تسلیم کرنا	تمام دُنیا پاکستانی فوج کی بہادری کا لوہا مانتی ہے۔
لَو لگانا	محبت کرنا	ہمیشہ اللہ سے لَو لگاؤ۔
لکیر کا فقیر ہونا	پرانی رسموں کا پابند ہونا	ہمارے آباؤ اجداد لکیر کے فقیر ہوتے تھے۔
مارا مارا پھرنا	آوارہ پھرنا	جمیل نوکری کی خاطر کافی مُدت تک مارا مارا پھرتا رہا۔
مُنہ کی کھانا	شکست کھانا	جو بھی پاکستانی فوج کے مقابل آئے گا منہ کی کھائے گا۔
مُنہ میں پانی بھر آنا	جی للچانا	پکے ہوئے انگور دیکھ کر لومڑی کے مُنہ میں پانی بھر آیا۔
مار کھانا	نیچا دکھانا	ہماری فوج نے دشمن کو ہر محاذ پر نیچا دکھایا۔
ناک کٹوانا	ذلیل کرنا	سلیم نے فیل ہوکر اپنے خاندان کی ناک کٹوا دی۔
نو دو گیارہ ہونا	بھاگ جانا	ہرن شیر کو اپنی طرف آتے دیکھ کر نو دو گیارہ ہوگیا۔
وارے نیارے ہونا	خوب فائدہ اٹھانا	گھی کی قلت سے گھی فروشوں کے وارے نیارے ہوگئے۔
ہاتھ بٹانا	مدد کرنا	میں گھر کے کام میں امی کا ہاتھ بٹاتی ہوں۔
ہاتھ ملنا	افسوس کرنا	اب ہاتھ ملنے سے کیا فائدہ جب پانی سر سے گزر گیا

خطوط

خطوط لکھتے وقت مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں:-

1۔ خط کے دائیں جانب مقام و تاریخ ضرور لکھیں۔
2۔ مکتوب الیہ (جسے خط لکھنا ہے) کے مرتبے اور حیثیت کے مطابق القاب لکھیں۔
3۔ خط ہمیشہ مہذب زبان میں لکھیں۔ بدتہذیبی اور اخلاق سے گری باتیں نہ لکھیں۔
4۔ خط میں لمبی چوڑی باتیں نہ لکھیں، بلکہ مختصر اور جامع الفاظ میں اپنی بات مکمل کریں۔
5۔ اجنبی لوگوں کا ادب و احترام ملحوظ رکھیں۔
6۔ چھوٹوں کے ساتھ ہمدردی اور شفقت کا اظہار کریں اور انہیں دعائیہ کلمات لکھیں۔

1- والد کے نام

(امتحان کے بارے میں اور تعلیم جاری رکھنے کے لیے)

لاہور

یکم اپریل 2001

محترم والد صاحب

السلام علیکم۔ آپ کا نوازش نامہ موصول ہوا۔ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اب تک ہمارے پانچ پرچے ہو چکے ہیں جو آپ کی دعا سے بہت اچھے ہوئے ہیں۔ پچھلے دنوں بیمار رہنے کی وجہ سے میں ریاضی کی طرف توجہ نہیں دے سکا تھا، اس لیے مجھے خدشہ تھا کہ شاید ریاضی کا پرچہ اچھا نہ ہو، لیکن اللہ کے فضل سے وہ بھی اچھا ہوا۔ مجھے امید ہے کہ میں جماعت میں اوّل آؤں گا۔ آپ نے جو لکھا ہے کہ آپ کا ارادہ مجھے صرف مڈل تک تعلیم دلانا ہے۔ اس کے بعد آپ مجھے کسی کام پر لگانا چاہتے ہیں۔ آپ کا حکم سر آنکھوں پر آپ مجھ سے بہتر میرے لیے سوچ سکتے ہیں۔ لیکن بڑے ادب سے گزارش ہے کہ مڈل کی تعلیم تو بہت معمولی ہے۔ اس تعلیم کے ساتھ نہ تو کوئی کامیابی کے ساتھ کاروبار کر سکتا ہے اور نہ اچھی زندگی گزار سکتا ہے۔

آپ کو معلوم ہے کہ مجھے بچپن ہی سے تعلیم کا شوق ہے چنانچہ اس کے لیے میں اپنی بیماری کی پروا بھی نہیں کرتا۔ کم از کم میٹرک کی تعلیم ضروری ہے تاکہ میں باوقار زندگی گزار سکوں۔ اس لیے میں آپ سے مؤدبانہ التماس کرتا ہوں کہ مجھے میٹرک تک ضرور تعلیم دلائیں۔ میں انشاء اللہ آپ کی اُمیدوں پر پورا اُتروں گا۔

دعا کیجئے کہ میرے باقی پرچے بھی اچھے ہوں۔ ان کے متعلق بھی آپ کو مطلع کروں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ مجھ پر ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین۔

آپ کا فرمانبردار بیٹا

قمر الزماں بابر

سلیم ماڈل سکول لاہور

2- چھوٹے بھائی کے نام خط

(تعلیم میں دلچسپی لینے اور صحبتِ بد سے بچنے کی نصیحت)

لاہور

15 اپریل 2001

برادرِ عزیز محمد سلیم، دعا!

اُمید ہے کہ تم خیریت سے ہو گے۔ کافی دن ہو گئے تم نے کوئی خط نہیں لکھا کہ مجھے تمہاری تعلیمی کیفیات کا علم ہو سکے۔ بڑی بہن سے دریافت کیا تو یہ جان کر بہت افسوس ہوا کہ تم اکثر سکول نہ جانے کا بہانہ کرتے رہتے ہو اور تعلیم میں تمہاری دلچسپی نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہ تمہارے مستقبل کا سوال ہے کہ آیا تم اس دُنیا میں باعزت اور باوقار زندگی گزارنا چاہتے ہو یا جاہل اور کم حیثیت فرد کی طرح زندہ رہو گے۔ تم نے یہی طریقہ جاری رکھا، تو اپنی زندگی تباہ کر لو گے۔ تم سے خاندان کی بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ اس لیے تعلیم حاصل کرنے کی کافی سہولتیں میسر ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم تعلیم ایسی اچھی نعمت سے مالا مال ہونا پسند نہیں کرتے۔ یقیناً یہ بُرے اور بدچلن لڑکوں کی صحبت کا نتیجہ ہے۔

یاد رکھو بُری صحبت انسان کو کہیں کا بھی نہیں رکھتی۔

نہ وہ دین کا رہتا ہے اور نہ دنیا کا۔ اس کی عزت اور آبرو خاک میں مل جاتی ہے۔

اچھا بننا ہے اور عزت سے رہنا ہے تو اچھے اور نیک لڑکوں کی صحبت اختیار کرو اور اُن جیسا بننے کی کوشش کرو۔ تمہارے ہی محلے میں اشرف رہتا ہے۔ تم اپنا اُس سے موازنہ کرو تو دیکھو گے کہ اس کی وجہ سے سب لوگ اس کے خاندان کو بھی اچھا سمجھتے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ تم اچھی صحبت اختیار کرو گے اور اپنی تعلیم کا خاص خیال رکھو گے۔

تمہارا بھائی

محمد اکرم بی۔ اے

3۔ دوست کے نام خط

(بیمار پُرسی اور امتحان میں ناکامی پر اظہارِ ہمدردی)

فیصل آباد

28 اپریل 1994ء

پیارے دوست حیدر علی!

السلام علیکم! تمہارے بھائی سکندر علی کا تمہاری بیماری اور امتحان میں ناکامی کے متعلق خط آیا، پڑھ کر بہت افسوس ہُوا۔

امتحان میں ناکام ہونا کوئی عجیب بات نہیں۔ ہر امتحان میں سینکڑوں ہزاروں طالب علم فیل ہوتے رہتے ہیں اور آئندہ امتحان کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے ہیں۔ اگر انسان جدوجہد نہ کرے تو مشکلات پر کس طرح قابو پا سکتا ہے۔ یہ تو ایک مسلسل عمل ہے جو انسان کو ترقی کی کوشش میں حوصلہ مند رکھتا ہے۔ اس طرح دنیا میں بے شمار ایسے واقعات ہیں کہ ایک دفعہ ناکام ہو کر انسان نے بار بار کوشش کی، بالآخر وہ کامیاب ہوا۔

تم حوصلہ مندی کے ساتھ دوبارہ کوشش کرو اور جو خامیاں ہیں ان کو دور کرو۔ تعلیم کے وقت کا ٹائم ٹیبل بنا کر اس پر پابندی سے عمل کرو۔ انشاء اللہ اس پر عمل کرنے سے تم پہلے کی نسبت اچھے اور امتیازی نمبروں سے امتحان پاس کرو گے۔ اپنی صحت کا خیال رکھو۔ صحت ہے تو سب کچھ ہے کسی نے خوب کہا ہے "تندرستی ہزار نعمت ہے"۔ اپنا باقاعدہ علاج کراؤ اور معالج کی ہدایات پر عمل کرو۔ صحت مند ہوتے ہی باقاعدگی سے سکول جاؤ۔ تمہیں تعلیم کے ساتھ اپنی صحت کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ مَیں تمہارے لیے ہر وقت دُعا کرتا رہوں گا۔

تمہارا مخلص دوست

حمید جاوید

4۔ سہیلی کے نام خط

(امتحانِ مڈل میں کامیابی پر مبارکباد)

لاہور

6 جولائی 1994ء

پیاری بجیہ گوہر! تسلیم

ابھی ابھی ٹیلی فون پر نغمہ نے یہ مسرت انگیز خبر دی ہے کہ اللہ نے تمہیں مڈل کے امتحان میں سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب کیا ہے۔ اس خبر سے سارے گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ یہ سب کچھ اللہ کے فضل و کرم اور تمہاری دن رات کی محنت کا پھل ہے۔ کیونکہ امتحان تو ساری کلاس نے دیا تھا، مگر سب تو پاس نہیں ہوئیں۔ ایک بات یاد رکھو اللہ ہر ایک کو اُس کی محنت کا پھل دیتا ہے۔ اس موقع پر مَیں تم کو اپنی اور اہلِ خانہ کی طرف سے مبارکباد پیش کرتی ہوں اور مٹھائی کے ڈبے کی بھی اُمید کرتی ہوں۔

مَیں بھی اس سال میٹرک کا امتحان دے رہی ہوں۔ مجھے امید ہے تم میرے لیے بھی دُعا کرو گی۔ اپنی امی اور والد کو میری طرف سے سلام عرض کرنا۔

تمہاری سہیلی

شاہدہ پروین

5۔ کُتب فروش کے نام

ملتان

یکم اپریل ۱۹۹۶ء

مکرمی مینیجر صاحب ہمدرد کتب خانہ اردو بازار لاہور

السلام علیکم! نئے سال کے کیلنڈر میں مجھے آپ کے ادارہ

کی کتابوں کا نام پڑھنے کا موقع ملا۔ کچھ کتابیں میں نے اپنے جماعت کے دوستوں کے پاس بھی دیکھیں جو بہت خوبصورت اور اچھی ہیں۔ مجھے کچھ کتابوں کی ضرورت ہے۔ مہربانی فرماکر مندرجہ ذیل کتب بذریعہ وی۔ پی پارسل روانہ کریں۔ اس کے ساتھ نئے سال کی فہرست کتب بھی ارسال کردیں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

1. ہمدرد پاکٹ دینیات، سائنس، معاشرتی علوم اور زراعت جماعت ہشتم فی ایک عدد۔
2. ہمدرد انگلش ٹرانسلیشن گرامر جماعت ہشتم۔ ایک عدد
3. پریکٹیکل جیومیٹریکل ڈرائنگ جماعت ہشتم ایک عدد
4. ہمدرد کاپی نقشہ کشی جماعت ہشتم ایک عدد
5. ہمدرد فارسی گرامر و ترجمہ جماعت ہشتم ایک عدد

مجھے امید ہے کہ یہ کتب آپ فوراً بذریعہ وی۔ پی ارسال کر دیں گے۔ میں آپ کا نہایت شکرگزار ہوں گا۔

فقط والسلام

محمد سلطان طالب علم جماعت ہشتم اے
گورنمنٹ ہائی سکول، ملتان

رسیدیں

1۔ رسید وصولی کرایہ مکان

باعث تحریر آنکہ

مبلغ ایک ہزار روپے نصف جن کے پانچ سو روپے ہوتے ہیں بابت کرایہ مکان ماہ اپریل ۱۹۹۴ء مسمی سید زین العابدین سے وصول پاکر رسید لکھ دی ہے تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔

العبد

عبدالمجید مالک مکان نمبر 418 گلی نمبر 2، محمد پورہ
لاہور ۔ 3 مئی ۱۹۹۴ء

رسیدی ٹکٹ

2۔ رسید وصولی وظیفہ

باعث تحریر آنکہ

مبلغ ایک سو اسی روپے (180 روپے) نصف جن کے مبلغ (نوے روپے) ہوتے ہیں، بابت وظیفہ ماہ اکتوبر تا دسمبر ۱۹۹۴ء از ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ مڈل سکول وزیرآباد سے وصول پاکر رسید لکھ دی تاکہ سند رہے۔

العبد

شفیق احمد جماعت ہشتم فریق 'ب'
مورخہ 5 جنوری ۱۹۹۵ء

رسیدی ٹکٹ

رسید راہداری

باعث تحریر آنکہ

ایک راس بیل برنگ سفید، ایک سینگ ٹوٹا ہوا، دم سیاہ۔ کھر سیاہ مسمی ریاست علی ولد ریاضت علی ساکن ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ذاتی ملکیت ہے جو اسے برائے فروخت منڈی مویشیاں سمندری لے جا رہا ہے۔ چنانچہ یہ چند حروف بطور راہداری تحریر ہیں تاکہ راستے میں کوئی سرکاری ملازم یا غیر سرکاری آدمی مزاحم نہ ہو۔

العبد

محمد صدیق نمبردار، ٹوبہ ٹیک سنگھ
مورخہ 5 اپریل ۱۹۹۴ء

درخواستیں

۱۔ درخواست برائے رخصت

جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ مڈل سکول ننکانہ صاحب

جناب عالی!

مؤدبانہ التماس ہے کہ میرے والد صاحب گزشتہ رات سے درد گردہ میں مبتلا ہیں۔ وہ چلنے پھرنے کے قابل نہیں

ڈاکٹر نے اُنہیں چار پانچ روز بستر پر ہی آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ ان کی دیکھ بھال کے لیے میرے سوا کوئی دوسرا گھر میں موجود نہیں ہے۔ اس لیے گزارش ہے کہ مجھے پانچ روز کی رخصت عنایت فرمائیں تاکہ میں ابا جان کی تیمارداری کر سکوں اور گھر کے دوسرے چھوٹے موٹے کام بھی سرانجام دے سکوں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

مـــــرســـــلـــــہ

لقمان ادریس جماعت ہشتم فریق اے ماڈل سکول ننکانہ

مورخہ 17 $\frac{7}{94}$

2 - درخواست برائے حصول سرٹیفکیٹ

جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول لاہور

جناب عالی!

گزارش ہے کہ میرے والد صاحب پاک آرمی میں میجر ہیں۔ اُن کا تبادلہ کھاریاں چھاؤنی ہوگیا ہے۔ ہم گھر کے سب افراد 20 اکتوبر سے کھاریاں منتقل ہو جائیں گے۔ براہ کرم مجھے سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ عنایت فرمائیں تاکہ میں بروقت سی۔ بی سکول کھاریاں داخلہ لے سکوں۔ میں نے اس ماہ کی فیس ادا کردی ہے۔ زیادہ آداب

آپ کا تابع فرمان

رانا عاصم محمود جماعت ہشتم بی

مورخہ 15 $\frac{10}{1994}$

3 - درخواست برائے گمشدگی منی آرڈر

بخدمت جناب پوسٹ ماسٹر صاحب فیصل آباد

جناب عالی!

مؤدبانہ التماس ہے کہ میں نے اس ماہ کی 7 تاریخ کو اپنے چھوٹے بھائی کو پچاس روپے بذریعہ منی آرڈر بمطابق رسید نمبر 212 سرگودھا بھیجے تھے۔ مجھے بھائی کے خط سے پتہ چلا ہے کہ پندرہ دن گزر جانے پر بھی منی آرڈر تقسیم نہیں ہوا۔ نہایت فکرمند ہوں۔ براہ کرم اس سلسلے میں ضروری تفتیش فرمائیں تاکہ میری بھیجی ہوئی رقم میرے بھائی تک جلد پہنچ سکے۔ میں آپ کا بے حد شکرگزار ہوں گا۔

العارض

نعیم جواد معرفت مینجر نیشنل بنک آف پاکستان

سٹی برانچ فیصل آباد

مورخہ 30 مئی 1994ء

4 - ہیلتھ آفیسر کے نام

(وبا کی روک تھام کے لیے)

جناب ہیلتھ آفیسر صاحب ضلع گوجرانوالہ

گزارش ہے کہ ہمارے شہر وزیر آباد میں صفائی کے انتظامات انتہائی غیر تسلی بخش ہیں۔ حالیہ زبردست سیلاب کی وجہ سے کئی مکان گر گئے ہیں جن کی وجہ سے گندے پانی کے نکاس کا نظام مکمل طور پر درہم برہم ہو چکا ہے۔ گندا پانی گلی کوچوں میں کھڑا ناقابل برداشت بدبو پیدا کر رہا ہے۔ بدقسمتی سے شہر کے اندر اور باہر ہر جگہ غلاظت کے ڈھیر فضا میں زہر گھول رہے ہیں۔

اندرون شہر ہیضے کی وبا پھوٹ پڑنے کی خبر بھی ملی ہے اور دو تین اشخاص اس موذی مرض کا شکار بھی ہو چکے ہیں پیشتر اس کے کہ تمام شہر اس مہلک وبا کی لپیٹ میں آ جائے ہم آپ سے مؤدبانہ گزارش کرتے ہیں کہ شہر سے گندگی دور کرنے کے لیے فوری اور مؤثر اقدامات کیے جائیں اور ہیضے سے بچاؤ کے لیے تمام احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔

ہمیں توقع ہے کہ آپ اس معاملہ میں ذاتی دلچسپی سے کر یہاں کے رہنے والوں کی جائز شکایات کا ازالہ فرمائیں گے۔ اور کسی بھی متوقع آفت سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں گے۔

ہم اس کے لیے آپ کے انتہائی شکرگزار ہوں گے۔

نیاز مندان

وزیر آباد کے سینکڑوں شہری (دستخط)

20 اگست 1994ء

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

﴿باب نمبر۱﴾

نظام شمسی

سوال: کائنات کیا ہے؟

جواب: کائنات میں بے شمار کہکشائیں ہیں، ہمارا یہ نظام شمسی ایک کہکشاں کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے ہمارے نظام شمسی میں سورج اور اس کے اردگرد گھومنے والے نو سیارے اور انکے چاند شامل ہیں، اس سے کائنات کی وسعت اور عظمت کا اندازہ خود لگائیں اسکے مقاصد عقل سے معلوم کرنا مشکل ہے۔ لیکن اسلامی تعلیمات یہ کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ انسان کے فائدے کیلئے بنایا ہے تا کہ انسان ان میں غور و فکر کر کے خدا تعالیٰ کو پہچان لے۔

سوال: نظام شمسی کسے کہتے ہیں؟

جواب: سورج اور اسکے اردگرد گھومنے والے نو سیارے اور انکے چاند مل کر ایک نظام بناتے ہیں جسے نظام شمسی کہتے ہیں۔

سوال: نظام شمسی کے سیاروں کے نام لکھیں؟

جواب: (۱) عطارد، (۲) زہرہ، (۳) زمین (۴) مریخ، (۵) مشتری، (۶) زحل، (۷) یورینس، (۸) نیپچون، (۹) پلوٹو۔

سوال: زمین اور سورج کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

جواب: ۱۴۹.۶ ملین کلومیٹر ہے۔

سوال: ستارے اور سیارے میں کیا فرق ہے؟

جواب: (۱) ستارے اپنی جگہ پر قائم رہتے ہیں اور سیارے گردش کرتے رہتے ہیں، (۲) ستارے کی اپنی روشنی ہوتی ہے اور سیارے کی نہیں ہوتی۔

سوال: سورج سے ہمیں کونسے فائدے حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: سورج کے بغیر زمین پر زندگی ناممکن ہے حیوان انسان چرند پرند اور فصلیں سورج ہی کی وجہ سے آباد ہیں یعنی سورج کی گرمی اور روشنی کے محتاج ہیں ورنہ یہ سب کچھ سورج کے بغیر مرجھا جائیں گے ہماری زمین کے اندر دفن کوئلہ پٹرول وغیرہ ور

حقیقت سورج ہی کی وجہ سے ہیں، سورج کے گرمیوں میں کمی یا زیادتی سے ہماری فصلیں اور موسم متاثر ہوتے ہیں، جب سورج کی گرمی برفانی تودوں پر پڑتی ہے تو برف پگھل کر پانی جاری ہو جاتا ہے اور ہماری فصلوں کو سیراب کرتا ہے۔

سوال: سورج گرہن کسے کہتے ہیں؟

جواب: چاند جب زمین اور سورج کے درمیان آ جاتا ہے تو زمین پر سورج کی روشنی نہیں پڑتی اس حالت میں سورج نظر نہیں آتا، اسے سورج گرہن کہتے ہیں۔

سوال: چاند گرہن کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب زمین چاند اور سورج کے درمیان آ جاتی ہے تو سورج کی روشنی چاند پر نہیں پڑتی اس صورت میں چاند ہمیں نظر نہیں آتا ہے اسے چاند گرہن کہتے ہیں۔

سوال: سورج کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تو ساتھ ہی روحانی اور جسمانی پرورش کیلئے سامان بھی پیدا کر دیا، سورج بھی اس سامان کا ایک حصہ ہے۔

سورج کی بناوٹ: اللہ تعالیٰ نے سورج کو گرم سیال اور بوجھل مادوں سے ملا کر بنایا ہے اور روزانہ اس میں ہزاروں ٹن مادہ حرارت میں تبدیل ہو کر خلا میں پھیل جاتا ہے، لیکن اس کی حرارت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

سورج کا رنگ: سورج کی روشنی دیکھنے میں تو پیلی ہے مگر حقیقت میں سفید ہے اس میں کالے دھبے ہیں جو اصل میں گڑھے ہیں جو بڑے چھوٹے ہوتے رہتے ہیں۔

سورج کا زمین سے فاصلہ: سورج ایک ستارہ ہے اسکا فاصلہ زمین سے ۶۔۱۴۹ ملین کلومیٹر ہے یہ سب سے قریب ستارہ ہے اسکی روشنی ۸ منٹ اور ۲۰ سیکنڈ میں ہم تک پہنچتی ہے۔

سورج کے فوائد

سورج کے بغیر زمین پر زندگی ناممکن ہے حیوان انسان چرند پرند اور فصلیں سورج ہی کی وجہ سے آباد ہیں یعنی سورج کی گرمی اور روشنی کے محتاج ہیں ورنہ یہ سب کچھ سورج کے بغیر مرجھا جائیں گے ہماری زمین کے اندر دفن کوئلہ پٹرول وغیرہ در حقیقت سورج ہی کی وجہ سے ہیں، سورج کے گرمیوں میں کمی یا زیادتی سے ہماری فصلیں اور موسم متاثر ہوتے ہیں، جب سورج کی گرمی برفانی تودوں پر پڑتی ہے تو برف پگھل کر پانی جاری ہو جاتا ہے اور ہماری فصلوں کو سیراب کرتا ہے۔

سوال: زمین کی گردش کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: زمین گول ہے اور اپنے راستے یعنی مدار پر گھومتی ہے۔ زمین کا مدار بیضوی ہے اس لیئے زمین کا فاصلہ سورج سے کبھی کم ہوتا کبھی زیادہ۔ زمین کی مختلف حالتیں اور جھکاؤ موسموں کو جنم دیتے ہیں۔ دن رات کے اوقات میں فرق پیدا کرتے ہیں۔ اپنے بیضوی مدار پر سورج کے گرد زمین کی گردش کو مداری گردش اور اپنے محور پر زمین کی گردش کو محوری گردش کہتے ہیں۔

معروضی سوالات

۱- زمین جس نظام کا حصہ ہے اسے نظام شمسی کہتے ہیں۔

۲- نظام شمسی کا مرکز سورج ہے۔

۳- چاند زمین کا ذیلی سیارہ ہے۔

﴿باب نمبر۲﴾

بحر و بر

سوال: براعظموں کے نام لکھیے؟

جواب: خشکی کے ایسے بڑے حصے کو جو اپنے مخصوص جغرافیائی حالات کی وجہ سے دوسرے بڑے حصوں سے مختلف ہو براعظم کہلاتا ہے۔ دنیا میں سات براعظم ہیں: (۱) ایشیا، (۲) یورپ (۳) افریقہ، (۴) شمالی امریکہ (۵) جنوبی امریکہ (۶) آسٹریلیا (۷) اور انٹارکٹکا۔

سوال: بحروں اور مشہور بحیروں کے نام لکھیں؟

جواب: پانی کے بڑے ذخیرے کو بحر اور نسبتاً چھوٹے ذخیرے کو بحیرہ کہتے ہیں، دنیا میں پانچ بحر ہیں: (۱) بحرالکاہل، (۲) بحر ہند، (۳) بحر اوقیانوس، (۴) بحر منجمد شمالی، (۵) بحر منجمد جنوبی، اور مشہور بحیرے یہ ہیں: (۱) بحیرۂ عرب، (۲) بحیرۂ روم، (۳) بحیرۂ احمر، (۴) بحیرۂ شمالی چین، (۵) بحیرۂ جنوبی چین، (۶) بحیرۂ مشرقی چین، (۷) بحیرۂ کیرے بین، اسکے علاوہ خلیج سیام خلیج بنگال خلیج مرتبان اور خلیج فارس بھی مشہور ہیں۔

سوال: بحر ہند کن براعظموں کو چھوتا ہے؟

جواب: بحر ہند کا پانی ایشیا، افریقہ اور آسٹریلیا کے ساحلوں کو چھوتا ہے۔

سوال: دنیا میں سب سے زیادہ نمکین سمندر کونسا ہے؟

جواب: بحر مردار۔

سوال: سمندروں سے ہمیں کونسے فائدے حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: سمندروں سے ہمیں یہ فائدے ہوتے ہیں۔

۱۔سمندروں سے ہم مچھلیوں کی دولت حاصل کرتے ہیں اور انکو بیچ کر روزی کماتے ہیں،۲۔سمندروں کے ذریعے بین الاقوامی تجارت ہوتی ہے،۳۔سمندروں سے ہمیں معدنیات حاصل ہوتی ہیں،۴۔سمندروں کا پانی بخارات بن کراڑ جاتا ہے، جس سے بادل بنتے ہیں اور بارش ہوتی ہے اور ہماری فصلوں کو سیراب کرتی ہے،۵۔سمندروں سے ہم نمک حاصل کرتے ہیں،۶۔سمندروں میں روئیں چلتی ہیں جو قریبی علاقوں کی آب وہوا پر اثر انداز ہوتی ہیں،۷۔سمندروں سے ہمیں سیپیاں اور جواہرات حاصل ہوتے ہیں۔

سوال: بحری رووں کے اثرات لکھیں؟

جواب: بحری رووں کے اثرات یہ ہیں:

۱۔سرد اور گرم روئیں جن ساحلوں کے قریب سے گزرتی ہیں وہاں کی آب وہوا پر اثر انداز ہوتی ہیں،۲۔جب سرد اور گرم روئیں آپس میں ملتی ہیں تو دھند پیدا ہو جاتی ہے،۳۔سرد رووں میں بڑے بڑے برف کے تودے تیرتے ہوئے گرم سمندر میں آجاتے ہیں جو جہازوں کے لئے خطرہ ہوتے ہیں،۴۔سرد پانی کی مدد مچھلیاں رووں کے ساتھ گرم علاقوں میں آجاتی ہیں جس سے ماہی گیری کو فائدہ ہوتا ہے،۵۔جب جہاز کسی رو کی سمت چلتا ہے تو رو اسکی رفتار میں اضافہ کرتی ہے اور مخالف سمت میں رفتار کم ہو جاتی ہے،۶۔گرم روئیں سرد علاقوں کی بندرگاہوں کو سارا سال کھلا رکھتی ہیں،۷۔رووں کے چلنے سے سمندروں کا پانی تازہ رہتا ہے اور بدبو پیدا نہیں ہوتی،۸۔گرم رووں کے اوپر سے گزرنے والی ہوا اپنے ساتھ آبی بخارات لے جاتی ہے اور سرد علاقوں میں بارش کا باعث بنتی ہے۔

معروضی سوالات

۱۔گلف اسٹریم برطانیہ کے مغربی ساحل کے قریب سے گزرتی ہے۔

۲۔دُنیا کا سب سے گہرا سمندر، بحرالکاہل ہے۔

۳۔پاکستان کے ساحل کو چھونے والے سمندر کا نام بحیرہ عرب ہے۔

۴۔بحیرہ روم کی مشہور بندرگاہ کا نام اسکندریہ ہے۔

۵۔آسٹریلیا کے قدیم باشندے شکار کیلئے بومرنگ استعمال کرتے ہیں۔

﴿باب نمبر ۳﴾

کرۂ ارض کی تقسیم آب و ہوا کے لحاظ سے

سوال: آب و ہوائی خطے اور آب و ہوائی منطقے کا فرق بیان کریں؟

جواب: کرۂ ارض کو صحیح طور پر جاننے کیلئے اسے آب و ہوا کے لحاظ سے مختلف منطقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تقسیم کے وقت خط استوا سے فاصلہ اور قطبین سے فاصلہ کا خیال رکھا گیا ہے جو خط استوا کے قریب ہو اسے منطقہ حارہ کہتے ہیں اور جو خط استوا سے دور ہو اسے منطقہ باردہ کہتے ہیں اسکے بعد منطقوں کو خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے ان خطوں کو آب و ہوائی خطے یا قدرتی خطے کہتے ہیں۔

سوال: کرۂ ارض کو آب و ہوائی خطوں میں تقسیم کرتے وقت کن کن چیزوں کا خیال رکھا جاتا ہے؟

جواب: کرۂ ارض کو آب و ہوا کے لحاظ سے تقسیم کرتے وقت دو باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے:

ا۔ خط استوا سے فاصلہ ۲۔ قطبین سے فاصلہ

سوال: آب و ہوا کے لحاظ سے دنیا کتنے خطوں میں تقسیم ہے؟

جواب: آب و ہوائی خطوں میں مشہور خطے یہ ہیں: (۱) استوائی خطہ، (۲) مون سونی خطہ، (۳) بحیرۂ روم کا خطہ، (۴) منطقہ معتدلہ کے گھاس کے میدان کا خطہ، (۵) گرم صحرائی خطہ (۶) ٹنڈرا کا خطہ (۷) سوانا کا خطہ۔

سوال: استوائی خطے کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **محل وقوع:** خط استوا کے دونوں جانب پانچ درجے شمال اور پانچ درجے جنوب کے درمیان یہ خطے واقع ہیں۔

ممالک: استوائی خطے میں انڈونیشیا، سنگاپور، زائیرے، کانگو کا طاس، گنی کے ساحلی علاقے اور کولمبیا وغیرہ شامل ہیں۔

آب و ہوا: خط استوا کے قریب ہونے کیوجہ سے گرمی زیادہ پڑتی ہے۔ عمل تبخیر زیادہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے بارشیں بہت ہوتی ہیں گرمی اور بارش کی زیادتی کی وجہ سے یہاں کی آب و ہوا اچھی نہیں ہے۔

جنگلات: بارش کی زیادتی کی وجہ سے یہاں سدا بہار جنگلات پائے جاتے ہیں، درختوں کی بہتات کی وجہ سے سورج کی روشنی زمین پر نہیں پڑتی، ہر وقت اندھیرا رہتا ہے، ایسے جنگلات میں گینڈا، ہاتھی، بندر، شیر، طوطا، سانپ اور گھبری بہت

پائے جاتے ہیں۔

پیداوار: اس خطے میں جنگلات کاٹ دیئے گئے ہیں، کھیتی باڑی آسان ہو گئی ہے، قہوہ، چاول، گنا، گرم مصالحہ، تمباکو اور پان کاشت کیے جاتے ہیں۔

معدنیات: اس خطے میں معدنیات کی کمی ہے، لیکن ملایشیا میں ٹین اور قلعی بہت پائی جاتی ہے، انڈونیشیا میں پٹرول کافی ہے اور کانگو میں تانبا کافی ہے، کہیں کہیں تھوڑی مقدار میں سونا، چاندی، جست اور کوئلہ بھی پایا جاتا ہے۔

سوال: مون سونی خطے کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔

جواب: **مون سونی خطے کا محل وقوع** مون سونی خطہ خط استوا کے دونوں جانب پانچ درجے سے تیس (۳۰) کے درمیان براعظموں کے مشرق میں واقع ہے اس خطے میں پاکستان، بھارت، بنگلا دیش، برما، کمپوچیا، ویت نام ملاوس اور جزائر فلپائن، آسٹریلیا کا شمال مشرقی حصہ، جنوبی امریکہ میں برازیل کا مشرقی ساحل، میکسیکو اور وینزویلا اور مشرقی افریقہ کے ممالک اور جزیرہ ملاگاسی بھی اس میں واقع ہے۔

آب و ہوا: گرمیوں میں بارش خوب ہوتی ہے کیونکہ ہوائیں سمندر کی طرف سے چلتی ہیں جبکہ سردیوں میں ہوا برعکس چلتی ہے اس لئے بارش نہیں ہوتی الغرض گرمیوں میں موسم شدید گرم لیکن مرطوب ہوتا ہے اور سردیوں میں درمیانے درجہ کی سردی ہوتی ہے لیکن خشک ہوتی ہے۔

نباتات: جہاں بارش بہت زیادہ ہوتی ہے وہاں سدا بہار جنگلات پائے جاتے ہیں، جہاں بارش درمیانے درجے کی ہوتی ہے وہاں مون سونی جنگلات پائے جاتے ہیں، جہاں بارش بہت کم ہوتی ہے وہاں عام جھاڑیاں پائی جاتی ہیں، یہاں کی زمین بڑی زرخیز ہے ما کثریت کاشتکاروں کی ہے، خاص پیداوار میں چاول، پٹ سن، بھنگ، گنا، دالیں، کیلا، اناناس، ناریل، آم، امرود شامل ہیں، پاکستان روئی کی پیداوار کیلئے مشہور ہے۔

حیوانات: جنگلات کی کثرت کی وجہ سے بہت سے جنگلی جانور پائے جاتے ہیں جیسے چیتا، شیر، ہاتھی، ہرن اور پالتو جانوروں میں گائے، بھینس، گھوڑا، بکری اور بھیڑ پائی جاتی ہیں جن سے اون اور کھالیں ملتی ہیں۔

معدنیات: مشہور معدنیات میں سیسہ، چاندی، لوہا، ٹین، کوئلہ، ابرق اور تیل شامل ہیں۔

سوال: ایشیاء کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: یہ دنیا کا سب سے بڑا براعظم ہے دنیا کی نصف سے زائد آبادی یہاں آباد ہے اسمیں فلک بوس پہاڑ ہیں اور نرم و نازک وادیاں بھی وسیع و عریض میدان ہیں اور لہلہاتے کھلیان بھی اور بہتے ہوئے سمندر ہیں اور چٹیل میدان بھی، یہاں دنیا کی بلند

ترین چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ نیپال میں ہے اور دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی (کے ٹو) پاکستان میں ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی سطح پامیر بھی ایشیاء میں ہے۔ ایشیاء کے مشرق میں بحرالکاہل اور جنوب میں بحر ہند مغرب میں یورپ اور جنوب مغرب میں بحیرۂ روم اور بحیرۂ قلزم ہے۔ شمال میں بحر منجمد شمالی ہے۔ افریقہ اور ایشیاء کو ملانے کیلئے نہر سویز ہے۔ ایشیاء میں کئی صحرا ہیں جیسے صحرائے گوبی، صحرائے عرب، صحرائے تھل۔ دنیا کی قدیم تہذیبوں مثلاً موہنجوداڑو اور ہڑپہ ایشیا میں ہیں اور دجلہ، فرات، گنگا، جمنا کی وسیع اور زرخیز وادیاں بھی ایشیا میں ہیں، یہاں کی آب وہوا مختلف ہے مثلاً مون سونی خطے کی آب وہوا استوائی خطے کی آب وہوا ٹنڈرا کے تحت سرد ماقوں کی آب وہوا۔ ایشیاء میں کئی مذہب ہیں، اسلام اکثریت میں ہے اسکے علاوہ ہندومت، بدھ مت، سکھ عیسائی وغیرہ آباد ہیں۔ کراچی دہلی، بمبئی، جکارتہ، ٹوکیو، ڈھاکہ اور تہران جیسے بڑے بڑے شہر یہاں ہیں، یہاں دنیا کی مشہور بندرگاہیں جیسے کراچی، کلکتہ، جدہ، عدن اور اسکندریہ ہیں یہاں مشہور ہوائی اڈے بھی ہیں ایشیا صنعت کا مرکز ہے سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہاں مرکزِ اسلام مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہیں۔

سوال: رین ڈیر کی خصوصیات کیا ہیں؟

جواب: رین ڈیر ٹنڈرا کے خطے کا مشہور جانور ہے جو بارہ سنگھا سے ملتا جلتا ہے، رین ڈیر اس خطے کیلئے بڑا مفید ہے وہاں کے لوگ اس کا گوشت کھاتے ہیں اسکی کھال سے لباس تیار کرتے ہیں اس کے سینگوں اور ہڈیوں سے اوزار اور مچھلی پکڑنے کے کانٹے بناتے ہیں، یہ جانور ایک خاص قسم کی گاڑی کھینچتے ہیں جسکو سلیج کہتے ہیں۔

سوال: بحیرۂ روم کے خطے میں سردیوں میں بارش کا کیا اثر ہے؟

جواب: بحیرۂ روم کے خطے میں سردیوں میں بارش بہت ہوتی ہے، جس سے سردی کا موسم خوشگوار ہو جاتا ہے، اس وجہ سے یہ خطہ پھلوں کی پیداوار کے لئے مشہور ہے، دنیا بھر میں ایسے پھل کسی علاقے میں نہیں ہوتے۔

سوال: استوائی خطے میں جنگلات کیوں کثرت سے پائے جاتے ہیں؟

جواب: بارش کی زیادتی کی وجہ سے استوائی خطے میں سدابہار جنگلات کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

معروضی سوالات

۱- اسکیمو دریائی بلی کی کھال سے کشتیاں بناتے ہیں۔

۲- معتدل گھاس کے میدانوں میں خرگوش بکثرت ملتے ہیں۔

۳- انڈونیشیا استوائی خطے میں واقع ہے۔

﴿باب نمبر ۴﴾

اہم پیشے

سوال: زراعت کیلئے کون سے علاقے زیادہ موزوں ہوتے ہیں؟

جواب: زراعت دنیا کا قدیم اور اکثر علاقوں کا اہم پیشہ ہے، انسان کسی نہ کسی طریقے سے زراعت سے وابستہ ہے۔

زرعی ممالک: پاکستان۔ بھارت۔ بنگلہ دیش۔ ترکی۔ انڈونیشیا۔ عراق اور چین انکے علاوہ روس، کینیڈا اور امریکہ زرخیز علاقے ہیں، منطقہ معتدلہ کے گھاس کے میدان بھی موزوں ہیں، کینیڈا دنیا میں سب سے زیادہ گندم پیدا کرتا ہے الغرض زراعت کیلئے وہ علاقے زیادہ موزوں ہوتے ہیں جہاں کی زمین زرخیز اور نرم ہو، آبپاشی کا نظام درست ہو، پانی میٹھا ہو اور جدید مشینری میسر ہو۔

سوال: ڈیری فارمنگ کس پیشے سے وابستہ ہے، اور دنیا کے کون کونسے ممالک نے اس میں زیادہ ترقی کی ہے؟

جواب: ڈیری فارمنگ گلہ بانی کے پیشے سے وابستہ ہے، اس میں نیوزی لینڈ، آسٹریلیا۔ ہالینڈ اور ڈنمارک نے بڑی ترقی کی ہے، ڈیری فارمز بنانے کا مقصد وہاں کے رہنے والوں کو دودھ، مکھن، گھی، پنیر اور گوشت مہیا کرنا ہے، اس لئے یہ شہروں کے قریب بنائے جاتے ہیں، یہ عموماً وہاں بنائے جاتے ہیں جہاں چراگاہیں وافر مقدار میں ہوں، پاکستان میں پنجاب اور سرحد کے علاقوں میں کافی ڈیری فارمز بنائے گئے ہیں جو پاکستانی عوام کیلئے ناکافی ہیں، اس لئے دودھ مکھن درآمد کیا جاتا ہے۔

سوال: کان کنی کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہماری زمین میں قیمتی معدنیات ہیں انکو باہر نکالنا کان کنی کہلاتا ہے، کان کن کو زمین کے اندر جانا ہوتا ہے جہاں آکسیجن کی کمی ہوتی ہے اس لئے جانی نقصان کا خطرہ ہوتا ہے، اس کے علاوہ اور بھی نقصان ہیں مثلاً بعض اوقات کان کنوں پر تودہ گر جاتا ہے، جس سے اموات واقع ہو جاتی ہیں۔

سوال: تجارت کا پیشہ اتنا اہم کیوں ہے؟

جواب: اشیاء کے لین دین کو تجارت کہتے ہیں، اور تجارت تمام پیشوں میں رابطہ پیدا کرتی ہے، تجارت کا پیشہ سب سے زیادہ اہم ہے کیونکہ کوئی ملک اپنی تمام ضروریات میں خودکفیل نہیں ہے، اس کو کچھ نہ کچھ دوسرے ملکوں سے منگوانا پڑتا ہے حتیٰ کہ امریکہ اور جاپان جیسے ترقی یافتہ ملک بھی دوسرے ملکوں سے خام مال منگواتے ہیں۔

معروضی سوالات

۱-خشک علاقوں میں آبپاشی نہروں کے ذریعے ہوتی ہے۔
۲-ہمارے ملک کے پہاڑی علاقے پھلوں کی پیداوار کیلئے مشہور ہیں۔
۳-پاکستان میں نمک کی مشہور کانیں کھیوڑہ میں ہیں۔

﴿باب نمبر ۵﴾

پاکستان کی بین الاقوامی تجارت

سوال: درآمدات اور برآمدات کا کیا مطلب ہے؟

جواب: کوئی ملک خواہ کتنا ہی ترقی یافتہ کیوں نہ ہو اپنی ضروریات پوری نہیں کرسکتا، اسے کچھ نہ کچھ دوسرے ملکوں سے منگوانا پڑتا ہے اور اپنی ضرورت سے زائد چیزیں باہر بھیج دیتے ہیں، الغرض جو اشیاء باہر سے منگوائی جاتی ہیں انہیں درآمدات کہتے ہیں، اور جو اشیاء باہر بھیجی جاتی ہیں انہیں برآمدات کہتے ہیں۔

سوال: درآمدات کیلئے کن چیزوں کا خیال رکھا جاتا ہے؟

جواب: حکومت صرف ان اشیاء کی درآمد کیلئے اجازت دیتی ہے جو ہماری صنعتی ترقی میں معاون ہوں یا وہ ضروری سامان جو ہمارے ملک میں تیار نہ ہوتا ہو، غیر ضروری اشیاء کی درآمد کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی ہے زیبائش کی اشیاء پر پابندی لگائی جاتی ہے، ان اُصولوں کا مقصد ملک کا زرمبادلہ بچانا اور قوم کی زندگی میں سادگی پیدا کرنا ہے۔

سوال: پاکستان کی خاص خاص برآمدات کیا ہیں؟

جواب: پاکستان درج ذیل اشیاء برآمد کرتا ہے۔ (۱) چاول (۲) کپاس (۳) سوت (۴) سوتی کپڑا (۵) چمڑا (۶) کھالیں (۷) کھیلوں کا سامان (۸) بجلی کا سامان (۹) سلے ہوئے کپڑے (۱۰) قالین (۱۱) آلات جراحی (۱۲) پھل وغیرہ۔

سوال: پاکستان نے ملبوسات کی برآمد میں اہم مقام کس طرح پیدا کیا؟

جواب: پاکستان میں لمبے ریشے والی کپاس کافی مقدار میں پیدا ہوتی ہے جسکی وجہ سے ملک میں بہت سے کارخانے سوت اور دھاگہ بنانے میں مصروف ہیں، غیر ملکی کمپنیاں پاکستانی تاجروں سے مل کر پاکستان میں ہی ملبوسات تیار کررہی ہیں کیونکہ ان کو پاکستانی ماہرین کم اجرت پر مل جاتے ہیں اور ملبوسات کی لاگت کم آتی ہے، اسطرح ہمارے ملبوسات بہت پسند کیئے جاتے ہیں

اور ہماری عوام کی زندگی کا معیار بلند ہو رہا ہے ہماری آمدنی زیادہ ہو رہی ہے، افریقہ کے عرب ممالک، فرانس، جرمن اور امریکہ پاکستان سے سلے ہوئے کپڑے منگواتے ہیں اور منافع زیادہ ہوتا ہے، اسلیئے ہمارے ملبوسات زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔

معروضی سوالات

۱- پاکستان زرمبادلہ کا بڑا حصہ تیل کی درآمد پر خرچ کرتا ہے۔
۲- ہمارے ملک میں سب سے زیادہ کاریں جاپان سے درآمد کی جاتی ہیں۔
۳- اگر درآمد زیادہ ہو تو ملک کی معاشی حالت کمزور ہوتی ہے۔

﴿باب نمبر ۶﴾

زمین پر آبادی کی تقسیم

سوال: آبادی کی تقسیم پر اثر انداز ہونے والے عوامل کون کون سے ہیں؟

جواب: **آبادی میں کمی بیشی کے اسباب** : کسی علاقے میں آبادی کی تقسیم پر مندرجہ ذیل عوامل اثر انداز ہوتے ہیں:

(۱) **آب و ہوا** : جن علاقوں میں آب و ہوا اچھی ہو بارشیں بھی بروقت ہوتی ہوں تو پیداوار بہت ہوتی ہے، اور خوراک زیادہ میسر آتی ہے دریاؤں کی وادیوں میں بھی نرم اور زرخیز زمین کی آبپاشی کیلئے پانی وافر مقدار میں میسر آ جاتا ہے، اسلیئے ان علاقوں میں عموماً آبادی گنجان ہوتی ہے۔

(۲) **جغرافیائی محل وقوع** : کسی علاقے کی زمین نرم ہموار اور زرخیز ہو تو کھیتی باڑی اور باغبانی کے ذریعے پیداوار اور وسائل زندگی آسانی سے حاصل کیئے جاسکتے ہیں، اسلیئے ان علاقوں میں آبادی زیادہ ہوتی ہے۔

(۳) **تجارتی شاہراہیں**: تجارتی شاہراہوں پر یا ان کے آس پاس کے مقامات کی آبادی بڑھ جاتی ہے، خشکی کے علاوہ، بحری اور ہوائی راستے بھی اس سلسلے میں بہت اہمیت رکھتے ہیں، چنانچہ ایسے شہر جہاں تجارتی منڈیوں کے علاوہ بندرگاہیں اور ہوائی اڈے ہیں، ان کی آبادی بڑھ جاتی ہے۔

(۴) **معدنی پیداوار** : قیمتی معدنیات والے علاقوں میں روزگار کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں، کیونکہ وہاں فیکٹریاں اور کارخانے بہت ہوتے ہیں اسلیئے وہاں آبادی زیادہ ہوتی ہے۔

(۵) **سیاسی اور معاشرتی حالات**: ایسے علاقے جہاں لوگوں کو معاشرتی آزادیاں اور سہولتیں میسر ہوں، وہاں آبادی اکثر گنجان ہوتی ہے۔

سوال: مندرجہ ذیل شہروں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: (۱) لندن: دریائے ٹیمز کے کنارے واقع یہ مشہور شہر برطانیہ کا دارالحکومت ہے، یہاں دنیا کی مشہور بندرگاہ اور ہوائی اڈہ ہیتھرو ہے، ماسیمیں پارلیمنٹ ہاؤس، چڑیا گھر، عجائب گھر، میڈم تساؤ کا موسی عجائب گھر، ملکہ کی قیام گاہ، اور بکنگھم پیلس قابل دید ہیں لندن میں زمین دوز گاڑیوں کا نظام ہے، اس شہر کو دنیا کا تعلیمی اقتصادی اور معاشرتی مرکز مانا جاتا ہے، شہر کے قریب گرینچ کی چھوٹی سی بستی ہے جسکے مقامی وقت کو پوری دنیا کا معیاری وقت مانا جاتا ہے، پاکستان اور گرینچ کے درمیان پونے پانچ گھنٹے کا فرق ہے لندن میں اسکول آف اکنامکس، آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹی جیسے ادارے واقع ہیں۔

(۲) بیروت: بیروت لبنان کا دارالحکومت ہے یہاں پر بے شمار تعلیمی ادارے مشہور مسجدیں اور قومی عجائب گھر قابل دید ہیں کسی زمانے میں یہ شہر خوبصورت تھا لیکن ۱۹۷۵ء میں خانہ جنگی کی وجہ سے اسکی رونق ختم ہوگئی، اب یہ کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہے، وہاں کی خوبصورتی اب محض تاریخ بن کر رہ گئی ہے اکثریت مسلمانوں کی ہے اور حکومت عیسائیوں کی۔ مسلمان ملک خانہ جنگی ختم کرانے میں معروف ہیں۔

(۳) نیو یارک: امریکہ کا مشہور شہر نیو یارک امریکہ کے مشرقی ساحل پر واقع ہے، یہ امریکہ کے ریلوے نظام کا مرکز ہے، یہاں مشہور ہوائی اڈہ کینیڈی ہے، دنیا کی محفوظ ترین بندرگاہ اسی شہر میں ہے اسکے ارد گرد دلوہے کی مشہور کانیں ہیں اس لیے یہاں بڑے بڑے کارخانے ہیں، یہاں بلند و بالا عمارتیں ہیں سب سے اونچی عمارت کا نام ورلڈ ٹریڈ سینٹر ہے، یہاں کی سڑکیں مضبوط اور خوبصورت ہیں اس شہر کی بناوٹ حیران کن ہے اس کی آبادی دس (۱۰) ملین سے زیادہ ہے۔

(۴) شنگھائی: یہ چین کے مشرق میں دریائے یک سی کیانگ کے کنارے واقع ہے، یہاں گندم، کپاس، چاول اور چائے بکثرت پیدا ہوتی ہیں، یہاں چین کی سب سے اہم بندرگاہ ہے، یہ گنجان آباد علاقہ ہے چین کی اکثر اشیاء یہیں سے تیار ہوتی ہیں پھلوں کو محفوظ کرنے اور کپڑا بنانے کے بہت سے کارخانے ہیں غیر ملکی جہازوں کی دیکھ بھال کا انتظام بھی ہے یہاں بہت سے تعلیمی ادارے اور ثقافتی مراکز بھی ہیں محلات اور عبادت گاہیں بھی ہیں شنگھائی کا ریشمی کپڑا پوری دنیا میں مقبول ہے۔

(۵) مکہ معظمہ: مکہ معظمہ سعودی عرب میں واقع ہے، یہ بہت مبارک شہر ہے نبی کریم کا مولد ہے کعبۃ اللہ اسی شہر میں ہے جو تمام مسلمانوں کا قبلہ ہے ہر سال لاکھوں مسلمان حج کیلئے مکہ معظمہ جاتے ہیں اس کا چپہ چپہ اسلامی تاریخ کی یاد دلاتا ہے الغرض یہ شہر اسلام کا مرکز ہے۔

(۶) استنبول: استنبول ترکی کا مشہور شہر ہے ۔ اس کا اصل نام قسطنطنیہ ہے یہ ایک اہم بندرگاہ ہے کیونکہ یہ شہر آبنائے باسفورس کے کنارے پر واقع ہے اور بحیرہ اسود اور بحیرہ روم کے درمیان سے گزرنے والے جہازوں کی نگرانی کرتا ہے ۔ یہ سلطنت عثمانیہ کا دارالحکومت رہا ہے اس میں ہزاروں مسجدیں، کئی عجائب گھر اور پرانے محلات ہیں یہاں زمین دوز ریلوے نظام بھی ہے

(۴) **کراچی**: پاکستان کا سب سے بڑا شہر اور پرانا دارالحکومت بھی ہے، پاکستان بننے کے بعد مہاجرین کی آمد کے بعد یہ شہر اتنا پھیلا کہ آج دنیا کے بڑے بڑے شہروں میں اس کا شمار ہوتا ہے اس شہر کو بانی پاکستان کی ولادت کا شہر ہونے کا شرف بھی حاصل ہے بانی پاکستان کی تدفین بھی کراچی میں ہوئی کراچی کی آبادی تقریباً ۱۲ ملین ہے، پورے پاکستان کا مال یہاں سے ہی غیر ممالک کو جاتا ہے، بحری جہازوں کی بہت زیادہ آمدورفت کو دیکھتے ہوئے کراچی کے نزدیک دوسری بندرگاہ پورٹ قاسم بنائی گئی ہے کراچی میں بے شمار کارخانے دن رات کام کرتے ہیں ان میں جہاز سازی، تیل صاف کرنے، اور فولاد سازی کے کارخانے اہم ہیں اس شہر کا نیا ہوائی اڈا دنیا کے بہترین اور مشہور ہوائی اڈوں میں شمار ہوتا ہے، اس شہر کو روشنیوں کا شہر بھی کہا جاتا ہے، کراچی میں بہت اونچی اور بڑی عمارتیں قدیم اور جدید طرز کا امتزاج ہیں شہر میں بہت سے باغ ہیں جن میں چڑیا گھر، سفاری پاک، اور ہل پارک مشہور ہیں اس شہر میں عظیم الشان اسلامی جامعات، مدارس، مساجد، بنگلے، چند یونیورسٹیاں، میڈیکل انجینئرنگ، کالج اور اسکول ہیں شہر کے اطراف میں تفریح کیلئے بہت سے ساحل ہاکس بے، منوڑا اور کلفٹن ہیں۔

سوال: دنیا کے گنجان آباد علاقے کہاں ہیں؟

جواب: درج ذیل ایسے بڑے علاقے ہیں، جہاں دنیا کی کل آبادی کا تین چوتھائی حصہ آباد ہے (۱) پاکستان (۲) بھارت (۳) بنگلہ دیش (۴) سری لنکا (۵) مشرقی چین (۶) کوریا (۷) جاپان (۸) جزیرہ تائیوان (۹) وسطی مغربی یورپ (۱۰) جرمنی (۱۱) فرانس (۱۲) ہالینڈ (۱۳) بلجیم (۱۴) ڈنمارک (۱۵) برطانیہ (۱۶) متحدہ امریکہ کا شمال مشرقی حصہ (۱۷) کینیڈا کا جنوب مشرقی حصہ ان کے علاوہ چند چھوٹے لیکن زیادہ آبادی کے علاقے دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف مقامات پر واقع ہیں، مثلاً انڈونیشیا کا جزیرہ جاوا وسطی افریقہ میں جھیل وکٹوریہ سے ملحقہ جنوبی علاقے، مصر میں دریائے نیل کی وادی، مغربی افریقہ میں نائیجیریا، شمالی امریکہ میں کیلیفورنیا کا کچھ حصہ، گھانا کا ساحلی علاقہ، جنوبی امریکہ میں برازیل اور ارجنٹائن کا شمال مشرقی ساحل کے قریب کا علاقہ۔

معروضی سوالات

ان کے آگے صحیح ہے یا غلط نہیں لکھا جائے۔

۱- زیادہ تر لوگ وہاں آباد ہونا پسند کرتے ہیں جہاں زمین زرخیز ہو (صحیح)

۲- گرم ملکوں میں رہنے والے لوگ سرد ملکوں میں رہنے والے لوگوں سے زیادہ کاہل ہوتے ہیں (صحیح)

۳- بیونس آئرز ارجنٹائن کا دارالحکومت ہے (صحیح)

۴- امریکہ کا شہر نیویارک دنیا کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے (صحیح)

۵- انگلستان کی حکومت دنیا بھر کے مسلمانوں کی سرپرست ہے (غلط)

﴿باب نمبر ۷﴾

بحر و بر کی دریافت

سوال: البیرونی کے مختصر حالات لکھیں؟

جواب: البیرونی ۴ ستمبر ۹۷۳ء کو خوارزم کے شہر خیوہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا پورا نام ابو ریحان محمد البیرونی تھا اس نے کم عمری میں ہی منطق، فقہ، فلسفہ، ریاضی، طب، اور جغرافیہ کے علوم میں مہارت حاصل کر لی۔ سلطان محمود غزنوی کے دور کی تاریخ لکھی، اجمیر میں رہ کر ہندوؤں کی تہذیب کا جائزہ لیا اور برصغیر کے دور دراز علاقوں کے سفر کیئے وہ عربی، ترکی، فارسی، یونانی، سریانی، عبرانی، اور سنسکرت زبانوں کا ماہر تھا، ہندوؤں کی مقدس کتاب بھگوت گیتا کا عربی میں ترجمہ کیا، ہندوستانی معاشرت پر ایک دلچسپ کتاب کتاب الہند لکھی، وہ ایک ماہر طبیب، شاعر، جغرافیہ دان اور سائنسدان بھی تھا لوگ اسے دریا ساگر کہنے لگے یعنی علم کا سمندر، اس نے جہلم میں رہ کر زمین کا محیط اور قطر معلوم کیا۔ ملتان کا عرض بلد معلوم کیا، علم فلکیات پر قانون مسعودی لکھی وہ غضب کا دست شناس تھا ایک سو کتابیں لکھیں، یہ عظیم سیاح ۱۰۴۸ء میں ہم سے روٹھ کر چلے گئے۔

سوال: ابن بطوطہ کا سفر نامہ لکھیں؟

جواب: ابن بطوطہ ۱۳۰۴ء کو مراکش کے شہر طنجہ میں پیدا ہوئے اس کا پورا نام ابو عبداللہ شرف قدرین محمد ابن بطوطہ تھا۔

سفر نامہ: مراکش سے حج کی نیت سے چلا تونس، الجزائر، طرابلس اور مصر شام سے ہوتا ہوا بیت المقدس پہنچا اور لبنان سے ہوتا ہوا مکہ مکرمہ میں حج ادا کیا تین سال مدینہ منورہ رہا اور پھر عراق۔ ترکی۔ ایران سے ہوتے ہوئے ہندوستان پہنچا، ہندوستان کے بادشاہ نے اسکو قاضی بنا دیا، محمد تغلق کے دور کی تاریخ لکھی، بادشاہ نے اسکو چین بھیجا کچھ عرصہ رہنے کے بعد واپس ہندوستان آیا، پھر واپس حج کرتے ہوئے مراکش پہنچا، یہ عظیم سیاح ۱۳۷۷ء کو اس دنیا سے کوچ کر گیا۔

سوال: مارکو پولو کی مشہوری کے اسباب کیا ہیں؟

جواب: مارکو پولو اٹلی کے شہر وینس میں سن ۱۲۵۴ء میں پیدا ہوا اسکے والد اور چچا تجارت کیلئے جب چین دوسری مرتبہ گئے تو مارکو پولو کو بھی ساتھ لے گئے، اسوقت اسکی عمر ۲۱ برس تھی خشکی کے راستے صحرائے گوبی سے ہوتے ہوئے چین پہنچے، بادشاہ قبلائی خان کو مارکو پولو بہت پسند آیا اور اسے اپنے پاس رکھ لیا اسنے اپنی محنت اور شوق سے بڑا مرتبہ حاصل کر لیا۔ بڑے بڑے عہدے ملے دور دراز کے علاقوں کا سفر کیا ۱۲۹۲ء کو ۳۸ سال کی عمر میں واپس جانے کا ارادہ کیا اور اپنے باپ کے ساتھ ایران کے راستے سے اپنے وطن پہنچے، وہاں ایک کتاب لکھی جسکا نام مارکو پولو کا سفر نامہ ہے۔

سوال: کولمبس نے امریکہ کے قدیم باشندوں کو ریڈ انڈین کا نام کیوں دیا؟

جواب: کولمبس اٹلی کے شہر جنیوہ میں پیدا ہوا اسے جہاز رانی کا بہت شوق تھا اس لئے جہازوں میں ملازم ہو گیا ما سے ہندوستان جانے کا بھی بہت شوق تھا خرا سپین کی ملکہ نے اسکی مدد کی اور اسے ایک جہاز دیا کافی عرصہ کے بعد ایک جزیرہ پر پہنچا جسکا نام سانڈیا گو رکھا وہاں کے لوگوں کو ریڈ انڈین کا نام دیا کیونکہ وہ سرخ تھے اور وہ انکو ہندوستانی سمجھ بیٹھا تھا اب اس دنیا کو شمالی امریکہ کہتے ہیں۔

سوال: واسکوڈے گاما نے برصغیر جانے کا کون سا راستہ اختیار کیا؟

جواب: واسکوڈے گاما ۱۴۹۷ء کو پرتگال کی بندرگاہ لزبن سے روانہ ہوا افریقہ کے ساحل کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے راس امید تک پہنچ گیا آگے طوفان نے گھیر لیا بڑی مشکل سے مجبوراً موزمبیق پہنچ گیا، اس ملک کے مسلمان بادشاہ نے اسکی مدد کیلئے عرب ملاح ساتھ بھیج دیئے جو برصغیر کا راستہ جانتے تھے، ۹ ماہ کے بعد واسکوڈے گاما برصغیر کی جنوبی بندرگاہ کالی کٹ پہنچ گیا، یہ مسلمانوں کے بہت خلاف تھا اور برصغیر کی جنوبی بندرگاہ کوچین میں ۱۵۰۳ء میں انتقال ہوا۔

خالی جگہ پر کریں

۱۔البیرونی خیوہ میں پیدا ہوا۔
۲۔البیرونی نے محمود غزنوی کے زمانے کی تاریخ لکھی۔
۳۔ابن بطوطہ نے اپنی عمر کے ۲۵ سال سفر میں گزارے۔
۴۔کولمبس نے سانڈیا گو پر اسپین کا پرچم لہرایا۔
۵۔واسکوڈے گاما کی مدد کرنے والے عرب ملاح کا نام احمد بن ماجد تھا۔

﴿باب نمبر ۸﴾

تاریخ پاکستان (پہلا دور)

سوال: جنوبی ایشیاء میں انگریزوں نے اپنے قدم کس طرح جمائے؟

جواب: جنوبی ایشیاء میں تجارت کی غرض سے انگریز آئے، شروع میں چند انگریز تاجروں نے اپنی سہولت کیلئے ایک تجارتی کمپنی ایسٹ انڈیا کمپنی بنائی۔ برطانیہ کی حکومت نے بھی اسکی سرپرستی قبول کی اور رفتہ رفتہ اور جگہ جگہ اپنی کوٹھیاں بناتے چلے گئے آخر کار مغل بادشاہ کی بیٹی کے علاج نے ان کیلئے راستہ کھول دیا اور وہ مراعات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے، پھر انہوں نے فوج رکھنا شروع کر دی فرانسیسیوں کو ایشیاء سے باہر نکالا۔ اپنی حالت مضبوط کرنے کے بعد سازشوں سے میر صادق اور میر جعفر جیسے غداروں کو ساتھ ملا کر پہلے بنگال اور پھر میسور پر قبضہ کر لیا۔

سوال: مسلمانوں سے غداری کرنے والے کون تھے؟

جواب: بنگال کے حکمران سراج الدولہ اور میسور کے حکمران ٹیپو سلطان بڑے جری، بہادر اور محب وطن تھے مگر انگریز انکو اپنے لیے خطرہ سمجھتے تھے ایک انگریز افسر کلائیو نے ہندو سیٹھوں اور فوج کے افسر میر جعفر کو ساتھ ملا کر سراج الدولہ کے خلاف سازشیں کیں، میر جعفر نے عین جنگ کے دوران غداری کی اور سراج الدولہ شہید ہو گئے۔ اسی طرح میسور میں بھی ایک غدار میر صادق کی وجہ سے ٹیپو سلطان بڑی بہادری سے لڑتا ہوا سرنگا پٹم کے قلعے کے دروازے پر ۱۷۹۹ء کو شہید ہوا۔ سلطان کا مشہور قول ہے:

''شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے''

شعر:

ننگِ دنیا ننگِ دین ننگِ وطن — جعفر از بنگال صادق از دکن

سوال: شاہ ولی اللہ اور سید احمد شہید کی تحریکوں نے مسلمانوں پر کیا اثرات مرتب کیئے؟

جواب: **شاہ ولی اللہ کی تحریک**۔ حضرت شاہ ولی اللہ ۱۷۰۳ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۷۰۷ء میں جب عالمگیر بادشاہ نے وفات پائی تو مسلمانوں کی حکومت کمزور پڑ گئی مرہٹوں اور جاٹوں نے کھلم کھلا بغاوت کر دی، خزانہ خالی ہو گیا بدامنی پیدا ہو گئی، خلاصہ یہ کہ حالات بگڑ گئے ان حالات میں شاہ ولی اللہؒ نے آنکھ کھولی آپ کا بچپن بالکل نرالا تھا، کبھی ضد نہیں کی، بڑوں کا ادب کرتے تھے، استاد کے سامنے کبھی پاؤں پھیلا کے نہیں بیٹھتے تھے، آپ کھیل میں وقت ضائع نہیں کرتے تھے بالکل سادہ مزاج تھے، الغرض ہر اخلاقی خوبی آپ میں موجود تھی، چودہ سال کی عمر میں آپ عالم بن گئے اور اپنے والد صاحب کے پاس پڑھانے لگے، لیکن علم کی پیاس ابھی تک نہیں بجھی تھی، اس لئے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے آپ حجاز چلے گئے۔

سیاسی خدمات: حدیث کی سند لینے کے بعد جب آپ واپس آئے تو محمد شاہ رنگیلا کی حکومت تھی حکومت برائے نام تھی ان حالات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے نادر شاہ نے دہلی پر حملہ کر دیا اور سب کچھ لوٹ کر لے گیا یہ تباہی آپ سے نہ دیکھی گئی اور آپ نے قوم کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچانے کا فیصلہ کیا آپ نے بادشاہ کو خط لکھا کہ کفر اسلام کو مٹانے پر تلا ہوا ہے تلوار کھینچ لو اور اس وقت تک نہ رکھو جب تک فتنہ ختم نہ ہو جائے ایک اور خط میں آپ نے ظلم کے خاتمے اور انصاف کے قیام کا مطالبہ کیا لیکن ان پر کوئی اثر نہ ہوا اس کے بعد آپ نے نجیب الدولہ کو خط لکھا اور مسلمانوں کی حفاظت کا کہا اس بہادر جوان نے جاٹوں کا مقابلہ کیا لیکن اپنوں کی غداری کی وجہ سے شکست ہوئی۔ مجبوراً آپ نے احمد شاہ ابدالی کو حملے کے لئے کہا ابدالی نے پانی پت کے میدان میں مرہٹوں کو شکست دی اس طرح مرہٹوں کی طاقت ختم ہو گئی اور ہندوؤں کی حکومت قائم نہ ہو سکی اب آپ مسلمانوں کی حالت سنبھالنا چاہتے تھے آپ نے امراء کو خطوط لکھے جسمیں دین کی طرف متوجہ کیا۔

علمی خدمات: قرآن کی تعلیم عام کرنے کے لئے قرآن کا فارسی میں ترجمہ کیا اس کا نام فتح الرحمان رکھا۔ اصولِ تفسیر میں "الفوزُ الکبیر" اس کے علاوہ "مصفّٰی مُسَوّٰی" "حجۃ اللہ البالغہ" اور "ازالۃ الخفاء" لکھیں۔

صدقہ جاریہ: آپ نے اپنے پیچھے چار یگانہ روزگار فرزند چھوڑے جن کے نام یہ ہیں۔ شاہ عبدالعزیزؒ، شاہ عبدالقادرؒ، شاہ رفیع الدینؒ، شاہ عبدالغنی۔

سید احمد شہید کی تحریک: جب آپ تعلیم سے فارغ ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ انگریز ہندوستان پر قبضہ کرنے میں لگا ہوا ہے اور سکھ پنجاب اور سرحد میں مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں تو یہ حالت آپ سے نہ دیکھی گئی آپ نے مسلمانوں کو سکھوں کے ظلم سے نجات دلانے کا فیصلہ کیا آپ کے نزدیک ظلم سے نجات کا واحد حل جہاد تھا آپ نے اپنے شاگردوں شاہ اسماعیل شہید اور مولوی عبدالحئی کو ساتھ لے کر شمالی ہندوستان کا سفر کیا اور لوگوں میں جذبہ جہاد پیدا کیا، آخر کار آپ سندھ بلوچستان سے ہوتے ہوئے پشاور پر حملہ آور ہوئے، آپ پہلے مسلمانوں کو سکھوں کے مظالم سے نجات دلانا چاہتے تھے ماسکی کئی وجوہات تھیں۔

(۱) وجوہات: (۱) شاہ صاحب ابھی انگریزوں کو نہیں چھیڑنا چاہتے تھے کیونکہ وہ زیادہ مضبوط تھے، (۲) وہ انگریزوں سے دور جہاد کرنا چاہتے تھے تاکہ انگریز رکاوٹ نہ ڈالیں، (۳) پہلے وہ پشاور میں جہاد کر کے افغانوں کو ساتھ ملانا چاہتے تھے تاکہ پھر انگریز سے ٹکر لے سکیں، (۴) دہلی سے پنجاب اس لیئے نہیں گئے کیونکہ ہاں سکھوں کی مخالفت کا خطرہ تھا شروع شروع میں ان کو فتوحات حاصل ہوئیں، لیکن بالاکوٹ میں افغانوں کی غداری اور اپنوں کی منافقت کی وجہ سے رنجیت سنگھ کے مقابلے میں یہ بہادر نوجوان جامِ شہادت نوش کر گئے، اس کے بعد مولوی عنایت علی اور مولوی ولایت علی نے اس تحریک کو زندہ رکھا اور انگریزوں سے ٹکر لینی شروع کی لیکن سرحدی خوانین یعنی پٹھانوں کی غداری کی وجہ سے یہ تحریک کامیاب نہ ہوئی۔ اور علی برادران نے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیا۔

سوال: جنگِ آزادی کا مختصر حال لکھیں؟

جواب: انگریزوں کو خطرہ تھا کہ مسلمان ہم سے اقتدار نہ چھین لیں، کیونکہ مسلمانوں نے ہندوستان پر کئی سو سال تک حکومت کی تھی، لہٰذا انہوں نے مسلمانوں پر ظلم ستم کیئے چنانچہ مسلمانوں نے آزادی کی جدوجہد کی، جسے جہادِ آزادی کہتے ہیں اس کے اسباب درج ذیل ہیں۔

جنگ آزادی کے اسباب

(۱) معاشرتی سبب: انگریز مسلمانوں اور ہندوؤں کو دوسرے درجے کی قوم سمجھتے تھے یعنی گھٹیا قوم سمجھتے تھے اور اپنے آپ کو گورے ہونے کی وجہ سے اعلیٰ نسل سمجھتے تھے۔

(۲) معاشی سبب: انگریزوں نے مسلمانوں کی جائیدادیں ضبط کرلیں، تاکہ مسلمان طاقت ور نہ ہوسکیں اس طرح مسلمانوں کی معاشی حالت بدتر ہوگئی مسلمان اس حالت کا سبب بھی انگریز کو سمجھتے تھے۔

(۳) مذہبی سبب: انگریزوں نے مقامی لوگوں کے مذہب میں مداخلت شروع کردی عیسائیت کا پرچار شروع کردیا اسلامی قوانین کو ختم کرڈالا۔

(٤) راجاؤں کی مخالفت: انگریز گورنر لارڈ ڈلہوزی نے راجاؤں سے انکی ریاستیں چھین لیں، جس سے وہ بددل ہوگئے۔

(۵) فوری وجہ: مسلمانوں اور ہندوؤں کو ایک ایسی بندوق استعمال کیلئے دی گئی جس میں گائے اور سور کی چربی والا کارتوس استعمال ہوتا تھا، اور کارتوس کو بندوق میں ڈالنے سے پہلے منہ سے کاٹنا پڑتا تھا، جس سے مسلمان اور ہندو مشتعل ہو گئے تو یہ وہ اسباب ہیں جنہوں نے مسلمانوں اور ہندوؤں کو جہادِ آزادی اور جنگ آزادی پر اُبھارا۔

واقعات: یکایک میرٹھ میں جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھے، مقامی سپاہیوں نے انگریز افسروں کو بھون ڈالا اس طرح جنگ جنگل کی آگ کی طرح پورے ہندوستان میں پھیل گئی اب سپاہیوں کے ساتھ عوام بھی شریک ہوگئے۔

علماء کرام اور جہاد آزادی: جونہی اس جہاد کی گونج مسلمانوں کے کانوں میں پڑی تو علماء بھی علم جہاد لے کر اُٹھے۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو امام، مولنا قاسم نانوتوی کو سپہ سالار، اور مولنا رشید احمد گنگوہی کو قاضی بنایا گیا، فیصلہ یہ ہوا کہ تھانہ بھون سے شاملی تک لانگ مارچ کریں، اور مولنا منیر احمد نانوتوی اور حافظ ضامن کو فوج کے دو حصوں کا افسر بنایا گیا، مولنا رحمت اللہ کیرانوی دہلی چلے گئے وہاں بہادر شاہ ظفر سے معاہدے کیے اور جہاد کا فتویٰ دیا، یہی علماء تھے جنہوں نے انگریزی فوجی دستے کو شکست دی، کئی افسر قتل کیے، کئی توپ خانے چھینے، الغرض علماء نے کوئی دقیقہ نہیں اُٹھا رکھا، انگریزوں سے بغاوت کی لیکن اسلحہ اور راشن کی کمی کی وجہ سے اور نقل وحمل کے اسباب نہ ہونے کی وجہ سے اور سکھوں کی منافقت کی وجہ سے یہ تحریک ناکام ہوگئی۔

نتائج: بہادر شاہ ظفر کے بیٹوں کو قتل کردیا گیا، اور خود بادشاہ کو قید کرلیا گیا، ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا، خصوصاً علماء کو نشانہ بنایا۔ مسجدوں کو تالے لگادیے گئے، مسلمانوں کی جائیدادیں ضبط کرلیں، ملازمت کے دروازے مسلمانوں پر بند کردیے، انگریزی کو فارسی کی جگہ قومی زبان بنادیا گیا مسلمانوں کے بجائے ہندوؤں کی سرپرستی کی جانے لگی، الغرض یہ سانحہ مسلمانوں کیلئے تباہ کن تھا۔

معروضی سوالات

۱-ڈھاکہ کی ململ کو یورپ کی عورتیں فخر سے پہنتی تھیں۔

۲-ایسٹ انڈیا کمپنی نے مغل بادشاہ جہانگیر کے زمانے میں رعائتیں حاصل کیں۔

۳۔ ٹیپو سلطان سے غداری کرنے والا میر صادق تھا۔
۴۔ احمد شاہ ابدالی نے مسلمانوں کو مرہٹوں کے ظلم سے بچایا۔
۵۔ برصغیر میں باقاعدہ جہاد کی ابتدا سید احمد شہیدؒ نے کی۔
۶۔ بانی دارالعلوم دیوبند مولانا قاسم نانوتوی کو سپہ سالار بنایا گیا۔

دوسرا دور

جہاد آزادی سے سیاسی جدوجہد کی طرف

سوال: مسلمانوں کے لئے سرسید کی کوششوں پر تبصرہ کیجئے؟

جواب: سرسید کا کردار: سرسید انگریز کا وفادار تھا، اس نے جنگِ آزادی کے اسباب پر ایک کتاب لکھی جس کا نام اسباب بغاوت ہند رکھا، یہ لفظ بغاوت انگریزوں کو بہت پسند آیا، بلکہ سرسید نے اپنی تحریروں میں مسلمانوں کی آزادی کو غدر کا نام دیا ہے، اور اپنے ایک رسالہ تہذیب الاخلاق میں لکھتا ہے "انگریز مسلمانوں سے زیادہ مہذب ہیں" اور لکھتا ہے کہ مسلمان بھی یہی تہذیب اختیار کریں، لیکن خدا بھلا کرے علماء حقہ کا کہ ان کی زبردست قربانیوں اور محنت کی وجہ سے مسلمان انگریزی تہذیب سے بچ گئے، اور خدا بھلا کرے اکبر الہ آبادی کا جس نے اپنے اشعار میں انگریزی تہذیب کی بے حیائی کو روز روشن کی طرح واضح کیا ہے۔

اشعار

۱۔ چار دن کی زندگی ہے کوفت سے کیا فائدہ	کھا ڈبل روٹی کلرکی کر خوشی سے پھول جا
۲۔ تعلیم کی خرابی سے ہو گئی بالآخر	شوہر پرست بی بی پبلک پسند لیڈی
۳۔ تعلیم لڑکیوں کی ضروری تو ہے مگر	خاتون خانہ ہوں وہ سبھا کی پری نہ ہوں
۴۔ کیا کہیں احباب کیا کارنمایاں کر گئے	بی۔ اے کیا نوکر ہوئے پنشن ملی اور مر گئے

سرسید کی کوششیں اور علی گڑھ یونیورسٹی

دارالعلوم دیوبند میں مسلمانوں کو حقیقی اسلامی ذہن کا حامل بنایا جاتا تھا، یہ چیز انگریز کو بُری لگی، انہوں نے اس کے مقابلے میں سرسید کو کھڑا کیا، جس نے علی گڑھ یونیورسٹی قائم کی۔ جہاں انگریزی تعلیم دی جاتی تھی، حقیقت میں یہ اسلامی تشخص کو ختم کرنے کی سازش تھی، احیائے اسلام کی ہر بات کو دقیانوسیت اور رجعت پسندی کا نام دیا جاتا۔ مسلمانوں کو انگریزی تہذیب کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی جاتی تھی، حقیقت میں دنیاوی ترقی کا دھوکا دے کر دین اسلام سے دُور کیا جاتا، الغرض اس کی کوششوں سے ایک

خاص طبقہ کو صرف معاشی فائدہ حاصل ہوا اور دین کا بے حد نقصان ہوا۔ آج کل ہمارے نام نہاد مسلمان سیاست دان جو اس ذہنیت کے حامل ہیں، پاکستان میں اسلامی نظام کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

سوال: تحریک ریشمی رومال پر نوٹ لکھیں؟

جواب: مولانا محمد قاسم نانوتوی کا لگایا ہوا پودا اب تناور درخت بن چکا تھا اس کا فیض پورے برصغیر میں پھیل چکا تھا، ۱۹۰۵ء کی بات ہے کہ اس مدرسے کے پہلے شاگرد مولانا محمود الحسن دیوبندی نے انگریزوں کو برصغیر سے نکالنے کیلئے ایک بار پھر باقاعدہ کوشش شروع کی، یہ تحریک دو مرحلوں پر مشتمل تھی، پہلے مرحلے میں زیر زمین رہ کر ہندوستانی عوام اور غیر ملکی حکومتوں سے رابطہ کرنا تھا، دوسرے مرحلے میں باقاعدہ طور پر جنگی تیاریاں کرنی تھیں، ۱۹۱۵ء میں غیر ملکی حکومتوں سے رابطے کا آغاز کر دیا گیا، لیکن اگست ۱۹۱۶ء میں اس تحریک کی مخبری انگریز کو کر دی گئی، انگریز حکومت نے اس تحریک کو کچلنے کیلئے پوری کوشش کی، بعد میں یہ تحریک تحریک ریشمی رومال کے نام سے مشہور ہوگئی، اس تحریک میں شیخ الہند کا ساتھ آپ ہی کے شاگرد مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے دیا اس تحریک کے روس، افغانستان، ترکی، جاپان اور دیگر ملکوں سے تعلقات قائم ہو چکے تھے لیکن راز فاش ہونے کی وجہ سے تحریک کے قائدین کو گرفتار کر لیا گیا، اور شیخ الہند کو مالٹا میں قید کر دیا گیا، اگر یہ تحریک کامیاب ہو جاتی تو برصغیر کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا، کیونکہ اس تحریک کے زیراثر باقاعدہ طور پر جہاد شروع ہو چکا تھا حاجی ترنگ زئی آزاد قبائل کو مرکز بنا کر جہاد شروع کر چکے تھے، مگر وہی روایتی منافقوں کی منافقانہ چال نے اور غداروں کی غداری نے اس تحریک کو تباہ کر دیا، سوال یہ ہے کہ یہ غدار کون تھے؟ انگریز حکام نے ایک رپورٹ تیار کی جس میں یہ لکھا ہے کہ محمود الحسن دیوبندی اور عبید اللہ سندھی وہابی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں، اس سے اندازہ لگائیں کہ غدار وہ تھے جو دیوبندیوں کو وہابی کہتے ہیں، یہ غداروں کی طرف سے پہلی غداری نہ تھی، بلکہ ان کے باپ دادا بھی یہی پیشہ اختیار کرتے چلے آئے ہیں، حقیقت میں یہ عبداللہ بن ابی بن سلول کی اولاد ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے غداری کرتے آ رہے ہیں۔

سوال: مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے قائم کردہ مدرسہ دیوبند کا مقصد کیا تھا؟

جواب: تحریک آزادی میں ناکامی کے بعد انگریزوں کا ظلم مسلمانوں پر حد سے بڑھ گیا کیونکہ وہ مسلمانوں کو ہی اس تحریک کا محرک سمجھتے تھے اور سرسید کی تحریروں سے بھی انگریزوں کے اس شبہ کو تقویت ملی اور مسلمانوں پر ایک بڑا سخت وقت آ پڑا اور اس بات کا خطرہ پیدا ہونے لگا کہ کہیں مسلمان اسلام سے دوری اختیار نہ کر لیں، ایسے مشکل وقت میں علماء دیوبند نے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے مسلمانوں کو دین سے دوری کے فتنہ سے بچانے کا بیڑا اٹھایا، اور مولانا محمد قاسم نانوتوی نے یو۔ پی کے علاقے دیوبند میں ایک مدرسہ قائم کیا جس کا نام دارالعلوم رکھا، اس کا مقصد یہ تھا کہ ایسے افراد تیار کیے جائیں جو رنگ و نسل کے لحاظ سے ہندوستانی اور دل و دماغ کے لحاظ سے اسلامی ہوں، جو بستی بستی پھیل کر مسلمانوں کا اسلام سے رشتہ جوڑے رکھیں اور مسلمانوں کو اسلامی ذہن کا حامل بنائیں اسی نوجوان نانوتوی نے خوب محنت سے کام کیا اور جلد ہی دارالعلوم دیوبند کو انگریزوں کے خلاف اسلام کا قلعہ

سمجھا جانے لگا۔ اس مدرسہ کے فیض یافتہ علماء اور طلباء ہی تھے جنہوں نے ہر مشکل میں قربانیاں دیں یہی قربانیاں ان کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں۔

خالی جگہ پر کریں

۱۔تحریک ریشمی رومال کے مرکزی کردار مولانا محمودالحسن تھے۔
۲۔انگریزی تہذیب کے دلدادہ اسلام کے احیاء کی ہر کوشش کو رجعت پسندی سمجھتے تھے۔
۳۔سر سید نے ۱۸۵۷ء کی کوششوں کو غدر کا نام دیا۔
۴۔علی گڑھ کی تحریک کے ذریعے مسلمانوں کے ایک طبقے کو معاشی فوائد حاصل ہوئے۔
۵۔غداروں نے دارالعلوم دیوبند کے مجاہدین کو وہابی کہہ کر گرفتار کروایا۔

تیسرا دور

تحریکِ پاکستان

سوال: متحدہ ہند صغیر کی آزادی کے لئے کوشش کرنے والے علماء کی رائے اپنے الفاظ میں لکھیں؟

جواب: مولانا حسین احمد مدنی اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ جمعیت علماء ہند کے نام سے، اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری مجلس احرار کے پرچم تلے متحدہ ہند صغیر کی آزادی کے لئے کوشش کرتے رہے ۲۶ اپریل ۱۹۴۶ء کو دہلی میں مجلس احرار کے عظیم الشان جلسے سے خطاب کرتے ہوئے امیر شریعت نے فرمایا مجھے پاکستان بننے کا اتنا یقین ہے جتنا کہ اس بات کا کہ کل صبح کو سورج مشرق سے نکلے گا لیکن یہ وہ پاکستان نہیں ہوگا جو مسلمانوں کے ذہن میں ہے، یہ بات جھگڑنے کی نہیں ہے بلکہ سمجھنے اور سمجھانے کی ہے اگر کوئی مجھے یہ یقین دلادے کہ کل کسی گلی کسی کوچے میں حکومت الٰہیہ کا قیام ہوگا اور شریعت محمدیہ کا نفاذ ہوگا تو رب کعبہ کی قسم میں سب کچھ چھوڑ کر تمہارا ساتھ دینے کو تیار ہوں، لیکن یہاں تو یہ بات ہے جو اپنے چھ فٹ کے قد پر اسلام نہیں نافذ کر سکتے وہ ملک میں کیا اسلام نافذ کریں گے، یہ دھوکا ہے اور میں دھوکے میں نہیں آتا، ہندو اپنی عیاری سے پاکستان کو ہمیشہ تنگ کرتا رہے گا، اسے کمزور کرے گا، آپ کے دریاؤں کا پانی روک لے گا، آپ کی معیشت تباہ کردے گا، مغربی پاکستان، مشرقی پاکستان کی، اور مشرقی پاکستان، مغربی پاکستان کی مدد نہیں کر سکے گا، پاکستان میں چند وڈیروں اور چند جاگیرداروں کی حکومت ہوگی، امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتا چلا جائیگا۔

تبصرہ: یہ حضرات اسلامی ملک کے قیام کے مخالف نہیں تھے بلکہ کوئی مسلمان مخالف ہو ہی نہیں سکتا بلکہ وہ دیانت داری سے یہ سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کا مجموعی مفاد اسی میں ہے کہ ملک تقسیم نہ ہو ان کو شبہ تھا جواب حقیقت بن چکا ہے کہ ملک میں اسلامی

نظام نافذ نہیں ہوگا کیونکہ اسلامی نظام نافذ کرنے کے لیئے جرأت اور تقویٰ ضروری ہے اور ہمارے حکمران اس سے کورے ہیں اس لیئے زمین کا ٹکڑا تو مل جانے کا لیکن شریعت محمدیہ کا نفاذ نصیب نہیں ہوگا۔

ایک ضروری تنبیہ: جہاں تک مسلمانوں سے محبت کا تعلق ہے وہ اس وقت ظاہر ہوئی جب ماسٹر تارا سنگھ نے مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہا دینے کی دھمکی دی تو شاہ صاحب نے للکارا ''او ماسٹر کی ہوش کے ناخن لو ایہ قوم تو خون کے سمندر میں تیرتی رہی ہے، تم اسے ندیوں سے ڈراتے ہو، تارا سنگھ اس لے اگر مسلم لیگیوں کے خلاف تارا سنگھ کی تلوار اٹھی! تو بخاری پہلے سامنے آئیگا''۔

قیام پاکستان کے بعد علماء کی رائے: یہ مسلمانوں سے محبت ہی تو تھی کہ جب پاکستان وجود میں آیا، انہوں نے دل وجان سے تسلیم کیا بلکہ اسے مسجد سے تشبیہ دی، مدنیؒ نے لاہوری کو لکھا کہ پاکستان مسجد کے درجے میں ہے اس کی حفاظت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے شاہ جی نے فرمایا کہ پاکستان کی حفاظت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے جو سیاست کرنا چاہتا ہے وہ مسلم لیگ میں شامل ہو جائے اور ملک کی خدمت کرے آپؒ نے فرمایا میری رائے ہار گئی اب جب بھی پاکستان نے پکارا، واللہ میں اس کے ذرے ذرے کی حفاظت کروں گا۔

خلاصہ: ان علماء کی مخلصانہ رائے یہ تھی کہ فرنگی سامراج سے نجات حاصل کرنا اصل مسئلہ ہے اور مسلمانوں کے مفادات کا تحفظ دوسرے درجے کا مسئلہ ہے، کیونکہ دفع مضرت مقدم ہے جلب منفعت سے۔

سوال: تقسیم ہند اور مطالبہ' پاکستان کرنے والے علماء کی رائے لکھیں؟

جواب: تقسیم ہند کے حامی علماء کی رائے یہ تھی کہ برصغیر میں مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کا مسئلہ اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ انگریز سے نجات کا مسئلہ اہم، ہے یہ مسئلہ حل کیئے بغیر آزادی کی جدوجہد آگ بجھانا نہیں بلکہ ایک آگ کی جگہ دوسری خطرناک آگ لگانا ہے یا ایک مرض کی جگہ دوسرا دائمی مرض لگانا ہے۔ سامراج کی جگہ رام راج مسلط کرنا ہے، تقسیم ہند کے بعد کے حالات نے اس نظریہ کی تائید کی کہ ہندو انگریز سے کم خطرناک نہیں۔ اصل میں انہوں نے ملکی اور غیر ملکی ہونے کا نہیں سوچا، بلکہ کفر اور اسلام کے حوالے سے سوچا ہے۔

حکیم الامت اور تحریک پاکستان: حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے تحریک پاکستان میں سب سے اہم کردار ادا کیا، آپ نے فرمایا کہ انگریز سے زیادہ ہندو مسلمانوں اور اسلام کے دشمن ہیں تمام غیر مسلم ہمارے دشمن ہیں کالے اور گورے کا فرق نہیں۔ حضرت تھانوی کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں تھا وہ ہندوستان میں مسلمانوں کے دین و ایمان اور عزت و آبرو کی حفاظت کے لیئے اسلامی نقطۂ نظر سے سوچتے تھے، آپ کے سامنے مسئلہ سیاسی نہیں بلکہ تمام تر دینی تھا آپ صرف اسلام کی حکومت چاہتے تھے آپ نے فرمایا جی چاہتا ہے یہاں ایک خطہ ہو، جہاں اسلامی قوانین اور تعزیرات کا اجراء ہو شرعی عدالتیں

ہوں، نظام زکوٰۃ ہو لیکن یہ سب باتیں غیر مسلم قوم سے مل کر حاصل نہیں کی جاسکتیں اس کے لیئے علیحدہ کوشش کرنا ضروری ہے جب آپ نے دیکھا کہ مسلم لیگ پاکستان کی تحریک کے لیئے مناسب جماعت ہے تو انہوں نے مسلم لیگ کے قائدین کو اسلام کی راہ پر ڈالنے کی کوشش کی، شبیر علی تھانوی، ظفر احمد عثمانی اور شبیر احمد عثمانی آپ کے دست و بازو تھے، آپ نے قائداعظم کو قائل کیا کہ سیاست مذہب سے الگ نہیں، حضرت تھانوی کی وفات کے بعد جولائی ۱۹۴۵ء میں پاکستان کے حامی علماء نے جمعیت علماء اسلام کے نام سے ایک جماعت قائم کی، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ مسلم لیگ کے دینی زندگی سے کورے رہنما علماء کی قیادت تسلیم کرتے، لیکن بدقسمتی سے ایسا نہ ہوا ان حالات میں علماء نے مسلم لیگ کا تعاون کیا جس کی وجہ سے قائداعظم نے اپنے آپ کو تبدیل کرنا شروع کر دیا اور ان کی تقریروں میں اسلامی تصورات اور اصولوں کا تذکرہ نظر آنے لگا مسلم لیگ کے تعاون کے بعد یہ نعرہ لگا " مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ"۔

سوال: قائداعظم کی دینی اصلاح میں کن کن علماء نے اہم کردار ادا کیا؟

جواب: علماء نے فیصلہ کیا کہ مسلم لیگ کے قائدین کو اسلام کی راہ پر ڈالا جائے چنانچہ حضرت تھانوی کی طرف سے شبیر علی تھانوی، ظفر احمد عثمانی اور مفتی محمد شفیع نے قائداعظم سے ملاقات کی اور مختلف مسائل پر کامیاب گفتگو ہوئی اور قائداعظم کو قائل کیا کہ سیاست مذہب سے الگ نہیں بلکہ مذہب کے تابع ہے اس طرح ۱۹۴۵ء میں جمعیت علماء اسلام نے مکمل کر مسلم لیگ کا تعاون کیا، جس کی وجہ سے قائداعظم نے اپنے آپ کو تبدیل کرنا شروع کر دیا سوٹ بوٹ کی بجائے ٹوپی شیروانی اور شلوار پہننے لگے اور اپنی تقریروں میں اسلامی تصورات اور اسلامی اصولوں کا ذکر کرنے لگے اور نظریہ پاکستان کو مکمل طور پر اسلام سے جوڑ دیا۔

سوال: قائداعظم کی تقریروں کے دو اقتباس لکھیں؟

جواب: (۱): اسلامیہ کالج پشاور میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے فرمایا مسلم لیگ ہندوستان کے ان حصوں میں آزاد ریاستوں کے قیام کی علمبردار ہے جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے تاکہ وہاں اسلامی قانون کے مطابق حکومت کر سکیں۔

(۲): ۱۴ فروری ۱۹۴۷ء کو سبی میں فرمایا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیادیں صحیح معنوں اسلامی تصورات اور اصولوں پر رکھیں۔

سوال: قائداعظم کے چودہ نکات لکھیں؟

جواب: قائداعظم نے نہرو رپورٹ میں تین ترمیمیں پیش کیں جن کو کانگریس نے رد کر دیا ان حالات میں قائداعظم نے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لیئے چودہ نکات پیش کیئے جو یہ ہیں۔

۱- آئندہ آئین وفاقی طرز کا ہو جس میں صوبوں کو زیادہ سے زیادہ خود مختاری دی جائے۔

۲- تمام صوبوں کو ایک ہی اصول پر داخلی خودمختاری دی جائے۔

۳- تمام مجالس قانون ساز میں اور دیگر منتخب اداروں میں اقلیتوں کو موثر نمائندگی دی جائے اور یہ خیال رکھا جائے کہ کوئی اکثریت اقلیت میں نہ بدلی جائے۔

۴- مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کی نمائندگی ایک تہائی سے کم نہ ہو۔

۵- جداگانہ انتخاب کا اصول ہر صوبے پر لاگو ہو البتہ اگر کوئی فرقہ چاہے تو اپنی مرضی سے مخلوط انتخاب قبول کر سکتا ہے۔

۶- اگر کبھی صوبوں کی حدود میں تبدیلی کرنا مقصود ہو تو اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس تبدیلی کا مسلم اکثریت والے صوبوں یعنی پنجاب۔ بنگال۔ اور شمال مغربی سرحدی صوبہ پر کوئی اثر نہ پڑے۔

۷- تمام فرقوں کو یکساں اور مکمل آزادی حاصل ہو۔

۸- اگر کوئی مسودۂ قانون کسی خاص فرقے کے متعلق ہو اور اس فرقے کے تین چوتھائی ممبر ان اسمبلی اس مسودۂ قانون کے خلاف رائے دیں تو اسے مسترد قرار دیا جائے۔

۹- سندھ کو صوبہ بمبئی سے الگ کر کے علیحدہ صوبہ بنایا جائے۔

۱۰- صوبہ بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں دوسرے صوبوں کی طرح اصلاحات نافذ کی جائیں۔

۱۱- آئین میں یہ بات واضح کردی جائے کہ مسلمانوں کو تمام ملازمتوں میں ان کی اہلیت کے مطابق حصہ دیا جائے گا۔

۱۲- مسلمانوں کو ہر طرح کا مذہبی اور ثقافتی تحفظ دیا جائے۔

۱۳- صوبائی اور مرکزی وزارتوں میں مسلمانوں کو کم از کم ایک تہائی نمائندگی دی جائے۔

۱۴- وفاق میں شامل صوبوں کی منظوری کے بغیر مرکزی آئین میں کوئی رد و بدل نہ کیا جائے۔

سوال: کانگریسی وزارت نے کون سے اسلام دشمن اقدامات کیئے؟۔

جواب: ۱۹۳۷ء کے انتخابات میں کانگریس کو سات صوبوں میں کامیابی حاصل ہوئی کانگریسی وزارتیں بنیں اور مسلم لیگ کا کوئی نمائندہ نہیں لیا گیا کانگریس کا مطالبہ تھا کہ مسلم لیگ کے کارکن کو اس صورت میں شامل کیا جا سکتا ہے جب وہ مسلم لیگ سے استعفٰی دے دے، کانگریسی وزارتوں کے دور میں مسلم مفادات کو بُری طرح کچلا گیا ہندی سرکاری زبان بن گئی بندے ماترے کو جس کے ایک ایک لفظ سے مسلم دشمنی ٹپکتی تھی قومی گیت بنا دیا گیا اسکول میں بچوں کو گاندھی کی تصویر کے سامنے ہاتھ جوڑنے پر مجبور کیا جاتا الغرض مسلمانوں کے لیئے آزادی کی زندگی گزارنا مشکل ہو گیا اذان پر پابندی لگادی گئی مسجد کے تقدس کو پامال کیا جانے لگا مسلمانوں کو چھوٹے چھوٹے قصور پر سخت سزا دینا معمول بن گیا آخر کار ۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء کو کانگریسی وزارتیں مستعفی ہو گیں تو مسلمانوں نے یوم نجات منایا۔

خالی جگہ پر کریں

۱۔میثاق لکھنو مسلم لیگ اور ہندوؤں کے درمیان طے پایا۔
۲۔خالص اسلامی حکومت کا تصور سب سے پہلے علامہ اقبالؒ نے پیش کیا۔
۳۔بندے ماترے کے ایک ایک لفظ سے اسلام دشمنی ٹپکتی تھی۔
۴۔مولنا حسین احمد مدنی جمیعت علماء ہند کے رہنما تھے۔
۵۔مجلس احرار کے رہنما کا نام عطاء اللہ شاہ بخاری تھا۔
۶۔مولنا حسین احمد مدنی نے پاکستان کی حفاظت کو ہر مسلمان کا دینی فرض قرار دیا۔
۷۔کراچی میں پاکستان کا پرچم پہلی دفعہ مولنا شبیر احمد عثمانی نے لہرایا۔
۸۔ماسٹر تارا سنگھ کو عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے للکارا۔

﴿باب نمبر ۹﴾

اقوام متحدہ کی تنظیم

سوال: اقوام متحدہ کا ادارہ کیوں وجود میں آیا؟

جواب: پہلی جنگ عظیم کی تباہ کاریوں کے بعد دوسری جنگ عظیم کے خوفناک نتائج نے قوموں کو سوچنے پر مجبور کر دیا، آئندہ جنگ کے امکانات کو روکنے کے لیئے صلاح مشورہ کیا، آخر کار ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ کو ایک عالمی ادارہ قائم کیا گیا جس کا نام اقوام متحدہ ہے شروع میں اس کے ارکان کی تعداد ۵۱ تھی اور اب ۱۸۵ ہے۔

اقوام متحدہ کے اغراض و مقاصدمندرجہ ذیل ھیں:

۱۔اقوام عالم کے مابین صلح اور امن قائم رکھنا۔ ۲۔اقوام عالم میں مساوی حقوق اور آزادی کی بنیادوں پر دوستی اور بھائی چارے کے تعلقات پیدا کرنا۔ ۳۔بین الاقوامی، معاشرتی، معاشی، تمدنی اور انسانی مسائل کو حل کرنے میں انسانی حقوق اور آزادی حاصل کرنے میں مدد دینا۔ ۴۔مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کے لیئے مختلف اقوام اور اداروں کی سرگرمیوں میں ہم آہنگی اور رابطہ پیدا کرنا۔ لیکن بدقسمتی سے اس ادارے کے ذریعے کبھی دنیا کے بڑے بڑے اور دیرینہ مسائل حل نہ ہو سکے، اور اب گذشتہ چند سالوں سے تو یہ ادارہ مکمل طور پر امریکی حکومت کے طفیلی اداروں کی طرح صرف امریکی حکومت کے مفادات کی نگہبانی کے لیئے استعمال ہو رہا ہے۔

سوال: اقوام متحدہ کے اہم اداروں کے فرائض بیان کریں؟

جواب: (۱)- **جنرل اسمبلی**: جنرل اسمبلی اقوام متحدہ کا سب سے بڑا ادارہ ہے اقوام متحدہ کے تمام ممبر اس کے رکن ہوتے ہیں ہر اجلاس میں، یہ اپنا صدر منتخب کرتی ہے۔ اس کے فرائض یہ ہیں۔

۱۔ عالمی امن کے مسائل پر بحث کرنا ۲۔ تمام قوانین اور طریقہ کار بنانا ۳۔ اقوام متحدہ کا مالی نظام کنٹرول کرنا ۴۔ اقوام متحدہ کے اداروں کے کام کا جائزہ لینا۔

(۲)- **سلامتی کونسل**: اس کے ممبران کی تعداد پندرہ ہے جن میں سے پانچ مستقل رکن ہیں جنہیں ویٹو کا حق حاصل ہے اور یہ حق انصاف کی راہ میں رکاوٹ ہے اس کے فرائض یہ ہیں۔

۱۔ دنیا میں امن کا قیام ۲۔ امن عالم کے لئے خطرے کی صورت میں مناسب اقدام کرنا ۳۔ حملہ آور کے خلاف فوجی کاروائی کرنا ۴۔ جنرل اسمبلی کو اپنے کام کی رپورٹ پیش کرنا۔

(۳)- **اقتصادی کونسل**: اس کے ممبران کی تعداد ۵۴ ہے اس کے فرائض یہ ہیں۔

۱۔ بین الاقوامی، معاشی، سماجی، ثقافتی اور تعلیمی مسائل کا جائزہ لینا ۲۔ کمیشن مقرر کرنا اور کانفرنس طلب کرنا ۳۔ اقوام متحدہ کے اداروں میں رابطہ پیدا کرنا ۴۔ انسانی حقوق اور آزادی کے تحفظ کی کوشش کرنا۔

(۴)- **بین الاقوامی عدالت انصاف**: اس کے ججوں کی تعداد پندرہ ہے اور صدر مقام ہالینڈ میں ہے اس کے فرائض یہ ہیں۔ ۱۔ بین الاقوامی قانون کی تشریح کرنا ۲۔ معاہدوں کی تشریح کرنا ۳۔ جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل کو مشورہ دینا۔

(۵) **سیکریٹریٹ**: اقوام متحدہ کا صدر دفتر نیویارک میں ہے جسے سیکریٹریٹ کہتے ہیں اس کا سربراہ سیکریٹری جنرل ہوتا ہے اس کے فرائض یہ ہیں۔ ۱۔ دفتری کام کرنا اور کاروائی کا ریکارڈ رکھنا ۲۔ کاروائی کا ایجنڈا تیار کرنا ۳۔ حقائق جمع کرنا اور ان کو شائع کرنا ۴۔ جنرل اسمبلی کے سامنے رپورٹ پیش کرنا ۵۔ معاہدوں کو رجسٹرڈ کرنا۔

(۶) **تولیتی کونسل**: اس کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اقوام متحدہ کے زیر نگرانی علاقوں کی دیکھ بھال کرنا ۲۔ تولیتی علاقوں کی ترقی کی رپورٹ جنرل اسمبلی کو پیش کرنا ۳۔ تولیتی علاقوں کی ترقی کا جائزہ لینا ۴۔ تولیتی علاقوں کے انتظام کے متعلق شکایت پر غور کرنا۔

سوال: عالم اسلام کے بڑے بڑے مسائل پر مختصر نوٹ لکھیں؟

جواب: (۱) **مسئلہ کشمیر**:

شعر: ہر نفس اک سلسلہ ہے قید بے زنجیر کا ایک پہلو یہ بھی ہے کشمیر کی تصویر کا

تقسیم ہند کے وقت کشمیر میں مسلمانوں کی اکثریت ہونے کے باوجود ہندو راجہ نے بھارت میں شامل ہونے کا اعلان کر

دیا، کشمیری عوام اس کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے پندرہ ماہ جنگ رہی، آخرکار ۱۹۴۹ء کو اقوام متحدہ نے جنگ بندی کرادی، اور فیصلہ دیا کہ کشمیری عوام اپنی رائے عامہ کے ذریعے اپنی مرضی کا اظہار کریں کہ وہ پاکستان شامل ہونا چاہتے ہیں یا بھارت میں۔ لیکن بھارت کی ہٹ دھری اور اقوام متحدہ کی منافقت کی وجہ سے یہ مسئلہ ابھی تک حل طلب ہے اور کشمیری عوام اپنی آزادی کے لیئے جہاد کر رہے ہیں۔

(۲) مسئلہ فلسطین :

شعر: اے قبلہ اول ہم تیرے لیئے آخری سجدہ لائیں گے ہیکل کے منارے ٹوٹیں گے آئین جماعت جائیں گے

فلسطین عرب مسلمانوں کی اکثریت کا علاقہ تھا انگریزوں نے سازش کے تحت یہودیوں کو یہاں بسانا شروع کر دیا ۱۹۴۸ء میں ایک یہودی ریاست (اسرائیل) کے قیام کا اعلان کر دیا۔ آج تک عرب اور اسرائیل میں چار جنگیں ہو چکی ہیں، امریکہ اسرائیل کا سرپرست ہے اور اسرائیل عرب ممالک کی سلامتی کے لیئے خطرہ ہے، پہلے تنظیم آزادی فلسطین مسلمانوں کی نمائندہ جماعت تھی لیکن یاسر عرفات کے غلط کردار کی وجہ سے وہ اپنی حیثیت کھو چکی ہے، اب علماء کی قیادت میں حماس نامی جماعت جہاد میں مصروف عمل ہے عرب ممالک کی بے اتفاقی اس کی آزادی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

(۳) مسئلہ افغانستان : یہ پاکستان کا ہمسایہ اسلامی ملک ہے یہ صحابہؓ کے دور میں فتح ہوا آجکل اس کے حالات کافی سنگین ہیں، ۱۹۷۷ء میں روس نے افغانستان میں مداخلت کر دی لیکن افغانستان کے غیور مسلمانوں نے پاکستانی مسلمانوں کی مدد سے روسی فوج کو شکست دی اور روس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اس کامیابی میں ضیاء الحق مرحوم کا بہت بڑا کردار ہے، لیکن افسوس کہ ۱۹۹۰ء میں روسی فوج کے نکلنے کے بعد یہاں کئی عبوری حکومتیں قائم ہو گئیں، امریکی اور سامراجی طاقتوں کی سازش کی وجہ سے افغان گروپ آپس میں برسرپیکار ہو گئے آج کل علماء حق کی قیادت میں طالبان کی جماعت کمیونسٹ اور شیعہ گروپوں کے خلاف برسرپیکار ہے، تقریباً ۹۰ فیصد حصے پر ان کا قبضہ ہے اور مکمل اسلامی نظام نافذ ہے لیکن اس حقیقت کے باوجود اقوام متحدہ اپنی اس منافقانہ اور متعصبانہ چال پر چلتے ہوئے طالبان کی حکومت کو تسلیم نہیں کر رہی بلکہ ملک بدربانی کو ناجائز صدر کا پروٹوکول مہیا کیا جاتا ہے۔

وسط ایشیاء کی مسلم ریاستیں: سابقہ سوویت یونین کی مسلم ریاستیں یعنی قازقستان، ترکمانستان، تاجکستان، ازبکستان، کرغیزیا، آذربائیجان، آرمینیا، سیستان، اور کوہ قاف کے علاقے پہلی اور دوسری صدی ہجری سے تیرہویں صدی تک مسلمان حکمرانوں کے قبضہ میں رہے ان علاقوں میں مسلمانوں کی تہذیب و تمدن کی لازوال یادگاریں پائی جاتی ہیں لیکن ۱۹ صدی عیسوی کے شروع میں کمیونزم کا انقلاب آیا جس نے اسلامی اقدار و افکار کو تہس نہس کر دیا۔ لیکن الحمد للہ جہاد افغانستان کی وجہ سے روس ان علاقوں کو آزاد کرنے پر مجبور ہو گیا اب ان علاقوں میں اسلامی سیاسی اور اخلاقی اقدار کی بحالی کے

لیے مسلمانوں کے تعاون کی از حد ضرورت ہے، آپ بھی ان کے ساتھ تعاون کریں۔

مسئلہ بوسنیا: یہ یوگوسلاویہ کی ایک نوزائیدہ مسلم ریاست ہے، دوسری جنگ عظیم تک اس پر ترکوں کا قبضہ رہا۔ ۱۹۴۵ء میں ترکوں کا قبضہ ختم ہوگیا اور یوگوسلاویہ کا اتحاد وجود میں آیا۔ لیکن ۱۹۹۰ء میں یہ اتحاد ٹوٹ گیا اور یوگوسلاویہ کی بعض ریاستوں نے آزادی کا اعلان کر دیا لیکن جونہی بوسنیا نے آزادی کا اعلان کیا تو فوراً کروشیا اور سربیا نے ان کے حق آزادی کی تنسیخ کا اعلان کر دیا لیکن وہاں کے غیور مسلمانوں نے جہاد کا اعلان کر دیا لیکن اقوام متحدہ نے اپنی روایتی منافقت کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے اور مسلمان ملکوں نے بھی اس ظلم کے خلاف صرف آواز اٹھائی ہے لیکن کوئی عملی تعاون نہیں کیا۔

مسئلہ اریٹیریا: اریٹیریا افریقہ کے شمال مشرقی ساحل پر واقع ہے دوسری جنگ عظیم کے بعد اٹلی نے اس پر قبضہ کر لیا لیکن اٹلی کے چلے جانے کے بعد حبشہ نے اس پر قبضہ کر لیا حالانکہ یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے، لیکن وہ آزادی کو ترس رہے ہیں وہاں بھی اقوام متحدہ اپنی منافقانہ پالیسی پر کاربند ہے۔

مسئلہ قبرص: قبرص ترکی کے جنوب میں جنگی اہمیت کا حامل جزیرہ ہے دوسری جنگ عظیم کے بعد برطانیہ کے قبضے سے آزاد ہو گیا لیکن یونانی عیسائیوں اور مسلمانوں میں جھگڑے شروع ہو گئے آخرکار جزیرے کے شمالی حصے پر مسلمانوں نے اپنی آزاد حکومت قائم کر لی۔ اور جن علاقوں میں عیسائی زیادہ ہیں وہاں عیسائیوں کی حکومت ہے۔

خالی جگہ پر کریں

۱- ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو انجمن اقوام متحدہ کے نام سے ایک ادارہ قائم ہوا۔

۲- اقوام متحدہ کے سب سے اہم شعبے کا نام جنرل اسمبلی ہے۔

۳- جنگ کو روکنے اور عالمی امن قائم رکھنے میں سلامتی کونسل کا کردار بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

۴- کسی ملک کی ترقی کا دارومدار وہاں کے محنت کشوں کی حالت پر ہوتا ہے۔

۵- حق تنسیخ قوموں کو انصاف دلانے میں بڑی رکاوٹ ہے۔

﴿باب ۱۰﴾

مستقبل کی دنیا

سوال: بین الاقوامیت کے جذبے سے کیا مراد ہے؟

جواب: بین الاقوامیت: بین الاقوامیت ایک ایسا جذبہ ہے جس کے تحت دنیا کے تمام ممالک مشترکہ مسائل میں تعاون کا راستہ اختیار کرتے ہیں، جدید دور کی سائنسی ایجادات اور تکنیکی تبدیلیوں نے فاصلے کو انتہائی کم کر دیا ہے تیز رفتار

طیارے آواز کی رفتار سے پرواز کرتے ہیں ٹیلی فون، ٹیلی ویژن اور وائرلیس نے سٹلائٹ کے ذریعے پیغام رسانی، اور نشر و اشاعت کو حیران کن حد تک بہتر بنا دیا ہے غرض کہ دنیا کے تمام ممالک کے عوام عملی طور پر ایک دوسرے کے قریب آگئے ہیں، دور حاضر میں کوئی ملک باقی ممالک سے الگ تھلگ نہیں رہ سکتا، جنگ ہو یا امن، بین الاقوامی حالات سے دنیا کا ہر ملک متاثر ہوتا ہے اس لئے مستقبل کی دنیا کے لئے خصوصاً بین الاقوامیت کے جذبے کو فروغ دینا ناگزیر ہو چکا ہے۔

سوال: سن دو ہزار (۲۰۰۰ء) میں ہمارے ملک میں آبادی کے کیا مسائل ہوں گے؟

جواب: اندازہ ہے کہ سن ۲۰۰۰ء میں ہمارے ملک کی آبادی چوبیس کروڑ ہو جائے گی آبادی میں اس قدر اضافے کی وجہ سے رہائش، خوراک، لباس، صحت، آمد و رفت، مواصلات، تعلیم، توانائی اور دیگر مسائل پیدا ہوں گے۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے ابھی سے سوچ و بچار اور فیملی پلاننگ کی ضرورت ہے، لوگوں میں اضافے کی وجہ سے مضر صحت فضائی آلودگی، اور بنیادی ضروریات کی قلت جیسے مسائل پیدا ہو جائیں گے۔

سوال: مستقبل کی دنیا میں ایجادات کے ذریعے ہونے والی تبدیلیوں کا مختصر سا تذکرہ کیجئے؟

جواب: **ایجادات** : اگلا دور خلائی دور ہو گا اس وقت تک آمد و رفت، مواصلات، روزمرہ استعمال ہونے والی بہت سی اشیاء کے متبادل سامنے آچکے ہوں گے بہت سی موجودہ اشیاء متروک ہو چکی ہوں گی، چاند، مریخ اور دوسرے سیاروں اور ستاروں میں سے بعض سیاروں اور ستاروں کے نو آبادیاں بن جانے کے امکانات بھی ہیں، اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق کائنات کے اسرار و رموز بڑی حد تک انسان کے قابو میں آچکے ہوں گے، مشکل سے مشکل کام انتہائی جدید اور با اعتماد الیکٹرانک آلات کے ذریعے پلک جھپکنے میں ہوا کرے گا کمپیوٹر اور مشینی انسان کا استعمال کثرت سے ہو گا دنیا اتنی سمٹ چکی ہو گی کہ دور دراز علاقے میں بیٹھے ہوئے شخص کے ساتھ سیکنڈوں میں تصویری ٹیلی فون پر بات چیت ہو سکے گی اس بات کا بھی قوی امکان ہے کہ زمین پر بسنے والی ساری قوموں کی زبان بھی قریب قریب ایک ہو جائے گی کیونکہ ہر جگہ بات چیت میں زیادہ تر سائنسی اور تکنیکی اصطلاحات اور مشینی زبان استعمال ہوا کرے گی۔

خالی جگہ پر کریں

(۱) سن ۲۰۰۰ء میں ہمارے ملک کی آبادی اندازاً دوگنی ہوگی۔

(۲) سن ۲۰۰۰ء کی دنیا سائنس کی دنیا ہوگی۔

(۳) دور حاضر میں کوئی ملک بھی دوسرے ممالک سے الگ تھلگ نہیں رہ سکتا۔

--: ختم شد :--

مشق نمبر 1.1

درج ذیل اعشاری اعداد کو دس کی قوت میں ظاہر کریں۔

سوال نمبر 1 1000

جواب $1000 = 1 \times 10^4$

سوال نمبر 2 2479

جواب

$2479 = 2 \times 10^3 + 4 \times 10^2 + 7 \times 10^1 + 9 \times 10^0$

سوال نمبر 3 635

جواب

$635 = 6 \times 10^2 + 3 \times 10^1 + 5 \times 10^0$

سوال نمبر 4 56721

جواب

$56721 = 5 \times 10^4 + 6 \times 10^3 + 7 \times 10^2 + 2 \times 10^1 + 1 \times 10^0$

سوال نمبر 5 8567

جواب $8576 = 8 \times 10^3 + 5 \times 10^2 + 6 \times 10^1 + 7 \times 10^0$

سوال نمبر 6 2319

جواب $2319 = 2 \times 10^3 + 3 \times 10^2 + 1 \times 10^1 + 9 \times 10^0$

سوال نمبر 7 72165

جواب

$72165 = 7 \times 10^4 + 2 \times 10^3 + 1 \times 10^2 + 6 \times 10^1 + 5 \times 10^0$

سوال نمبر 8 25729

جواب

$25729 = 2\times10^4+5\times10^3+7\times10^2+2\times10^1+9\times10^0$

سوال نمبر 9 45

جواب $45 = 4\times10^1+5\times10^0$

مشق نمبر 1.2

درج ذیل اعشاری اعداد کو ثنائی نظام میں تبدیل کریں۔

سوال نمبر 1 1000

2	1000	
2	500	0
2	250	0
2	125	0
2	62	1
2	31	0
2	15	1
2	7	1
2	3	1
	1	1

جواب $1000 = (1111101000)_2$

سوال نمبر2 1019

2	1019	
2	509	1
2	254	1
2	127	0
2	63	1
2	31	1
2	15	1
2	7	1
2	3	1
	1	1

جواب

$1019 = (1111111011)_2$

سوال نمبر3 97

2	97	
2	48	1
2	24	0
2	12	0
2	6	0
2	3	0
2	1	1

جواب

$97 = (1100001)_2$

سوال نمبر4 127

2	127	
2	63	1
2	31	1
2	15	1
2	7	1
2	3	1
2	1	1

جواب

$127 = (1111111)_2$

سوال نمبر5 180

2	180	
2	90	0
2	45	0
2	22	1
2	11	0
2	5	1
2	2	1
	1	0

جواب

$180 = (10110100)_2$

سوال نمبر6 200

2	200	
2	100	0
2	50	0
2	25	0
2	12	1
2	6	0
2	3	0
	1	1

جواب

$200 = (11001000)_2$

سوال نمبر7 89

2	89	
2	44	1
2	22	0
2	11	0
2	5	1
2	2	1
2	1	0

جواب

$89 = (1011001)_2$

سوال نمبر8 158

2	158	
2	79	0
2	39	1
2	19	1
2	9	1
2	4	1
2	2	0
	1	0

جواب

$158 = (10011110)_2$

سوال نمبر9 155

2	155	
2	77	1
2	38	1
2	19	0
2	9	1
2	4	1

2	2	0
	1	0

جواب $155 = (10011011)_2$

سوال نمبر10 $\quad 555$

2	555	
2	277	1
2	138	1
2	69	0
2	34	1
2	17	0
2	8	1
2	4	0
2	2	0
	1	0

جواب $555 = (1000101011)_2$

مشق نمبر 1.3

ثنائی اعداد کو اعشاری نظام میں تبدیل کریں۔

سوال نمبر1 $\quad (110)_2$

$$110 = 1 \times 2^2 + 1 \times 2^1 + 0$$
$$= 1 \times 4 + 1 \times 2 + 0$$
$$= 4 + 2 + 0 = 6$$ جواب

سوال نمبر2 $\quad (111011)_2$

$$111011 = 1 \times 2^5 + 1 \times 2^4 + 1 \times 2^3 + 0 \times 2^2 + 1 \times 2^1 + 1$$
$$= 1 \times 32 + 1 \times 16 + 1 \times 8 + 0 \times 4 + 1 \times 2 + 1$$

$$= 32 + 16 + 8 + 0 + 2 + 1$$
$$= 59$$ جواب

سوال نمبر3 $\quad (1111)_2$

$$1111 = 1 \times 2^3 + 1 \times 2^2 + 1 \times 2^1 + 1$$
$$= 1 \times 8 + 1 \times 4 + 1 \times 2 + 1$$
$$= 8 + 4 + 2 + 1$$
$$= 15$$ جواب

سوال نمبر4 $\quad (111111)2$

$$111111_2 = 1 \times 2^5 + 1 \times 2^4 + 1 \times 2^3 + 1 \times 2^2 + 1 \times 2^1 + 1$$
$$= 1 \times 32 + 1 \times 16 + 1 \times 8 + 1 \times 4 + 1 \times 2 + 1$$
$$= 32 + 16 + 8 + 4 + 2 + 1$$
$$= 63$$ جواب

سوال نمبر5 $\quad (1101101)_2$

$$1101101_2 = 1 \times 2^6 + 1 \times 2^5 + 0 \times 2^4 + 1 \times 2^3 + 1 \times 2^2 + 0 \times 2^1 + 1$$
$$= 1 \times 64 + 1 \times 32 + 0 \times 16 + 1 \times 8 + 1 \times 4 + 0 \times 2 + 1$$
$$= 64 + 32 + 0 + 8 + 4 + 0 + 1$$
$$= 109$$ جواب

سوال نمبر 6 $(10111)_2$

$10111_2 = 1 \times 2^4 + 0 \times 2^2 + 1 \times 2^2 + 1 \times 2^1 + 1$

$= 1 \times 16 + 0 \times 8 + 1 \times 4 + 1 \times 2 + 1$

$= 16 + 0 + 4 + 2 + 1$

$= 23$ جواب

سوال نمبر 7 $(101011)_2$

$101011 = 1 \times 2^5 + 0 \times 2^4 + 1 \times 2^3 + 0 \times 2^2 + 1 \times 2^1 + 1$

$= 1 \times 32 + 0 \times 16 + 1 \times 8 + 0 \times 4 + 1 \times 2 + 1$

$= 32 + 0 + 8 + 0 + 2 + 1$

$= 43$ جواب

سوال نمبر 8 $(11101)_2$

$11101 = 1 \times 2^4 + 1 \times 2^3 + 1 \times 2^2 + 0 \times 2^1 + 1$

$= 1 \times 16 + 1 \times 8 + 1 \times 4 + 0 \times 2 + 1$

$= 16 + 8 + 4 + 0 + 1$

$= 29$ جواب

سوال نمبر 9 $(1111111)_2$

$1111111_2 = 1 \times 2^6 + 1 \times 2^5 + 1 \times 2^4 + 1 \times 2^3 + 1 \times 2^2 + 1 \times 2^1 + 1$

$= 1 \times 64 + 1 \times 32 + 1 \times 16 + 1 \times 8 + 1 \times 4 + 1 \times 2 + 1$

$= 64 + 32 + 16 + 8 + 4 + 2 + 1$

$= 127$ جواب

مشق نمبر 1.4

مندرجہ ذیل ثنائی اعداد کو جمع کریں۔

سوال نمبر 1 $1010_2 + 1111_2 + 1011_2$

$$\begin{array}{r} 1010_2 \\ 1111_2 \\ 1011_2 \\ \hline 100100_2 \end{array}$$

جواب

سوال نمبر 2

$11111_2 + 11101_2 + 11111_2$

$$\begin{array}{r} 11111_2 \\ 11101_2 \\ 11111_2 \\ \hline 1011011_2 \end{array}$$

جواب

سوال نمبر 3 $1110_2 + 111_2$

$$\begin{array}{r} 1110_2 \\ 111_2 \\ \hline 10101_2 \end{array}$$

جواب

سوال نمبر 4

$11011_2 + 11001_2$

$$\begin{array}{r} 11011_2 \\ 11001_2 \\ \hline 110100_2 \end{array}$$

جواب

سوال نمبر 5

$10101_2 + 110_2$

$$\begin{array}{r} 10101_2 \\ 110_2 \\ \hline 11011_2 \end{array}$$

جواب

سوال نمبر 6 $1111_2 + 111_2$

1111_2
111_2
جواب 10110_2

سوال نمبر 7 $1101_2 + 110_2 + 1001_2$

1101_2
110_2
1001_2
جواب 11100_2

سوال نمبر 8 $1101_2 + 1001_2 + 11_2$

1101_2
1001_2
11_2
جواب 11001_2

سوال نمبر 9 $11011_2 + 11010_2$

11011_2
11010_2
جواب 110101_2

سوال نمبر 10 $1111_2 + 1010_2 + 1010_2 + 111_2$

11111_2
1010_2
1010_2
111_2
جواب 111010_2

جز نمبر 2

مندرجہ ذیل ثنائی اعداد کو تفریق کریں

سوال نمبر 1 $1111_2 - 101_2$

1111_2
101_2
جواب 1010_2

سوال نمبر 2 $1110_2 - 110_2$

1110_2
110_2
جواب 1000_2

سوال نمبر 3 $11111_2 - 1010_2$

11111_2
1010_2
جواب 10101_2

سوال نمبر 4 $110111_2 - 1101_2$

110111_2
1101_2
جواب 101010_2

سوال نمبر 5 $10001_2 - 11_2$

10001_2
11_2
جواب 1110_2

سوال نمبر 6 $10011_2 - 101_2$

10011_2
101_2
جواب 1110_2

سوال نمبر 7 $1110_2 - 101_2$

1110_2
101_2
جواب 1001_2

سوال نمبر 8 $1001_2 - 10_2$

1001_2
10_2
جواب 111_2

سوال نمبر 9 $1111_2 - 1000_2$

1111_2
1000_2
جواب 111_2

سوال نمبر 10 $11011_2 - 1010_2$

11011_2
1010_2
جواب 10001_2

مشق نمبر 1.5

سوال نمبر 1 $110_2 \times 101_2$

$$\begin{array}{r} 110_2 \\ 101_2 \\ \hline 110 \\ 000\times \\ 110\times\times \\ \hline 11110_2 \end{array}$$

جواب 11110_2

سوال نمبر 2 $101_2 \times 11_2$

$$\begin{array}{r} 101_2 \\ 11_2 \\ \hline 101 \\ 101\times \\ \hline 1111_2 \end{array}$$

جواب

سوال نمبر 3 $1111_2 \times 100_2$

$$\begin{array}{r} 1111_2 \\ 100_2 \\ \hline 0000 \\ 0000\times \\ 1111\times\times \\ \hline 111100_2 \end{array}$$

جواب

سوال نمبر 4 $110_2 \times 1101_2$

$$\begin{array}{r} 110_2 \\ 1101_2 \\ \hline 110 \\ 000\times \\ 110\times\times \\ 110\times\times\times \\ \hline 1001110_2 \end{array}$$

جواب

سوال نمبر 5 $10101_2 \times 1010_2$

$$\begin{array}{r} 10101_2 \\ 1010_2 \\ \hline 00000 \\ 10101\times \\ 00000\times\times \\ 10101\times\times\times \\ \hline 11010010_2 \end{array}$$

جواب

سوال نمبر 6 $1001_2 \times 101_2$

$$\begin{array}{r} 1001_2 \\ 101_2 \\ \hline 1001 \\ 0000\times \\ 1001\times\times \\ \hline 101101_2 \end{array}$$

جواب

سوال نمبر 7 $10100_2 \times 11_2$

$$\begin{array}{r} 10100_2 \\ 11_2 \\ \hline 10100 \\ 10100\times \\ \hline 111100_2 \end{array}$$

جواب

سوال نمبر 8 $110111_2 \times 111_2$

$$\begin{array}{r} 110111_2 \\ 111_2 \\ \hline 110111 \\ 110111\times \\ 110111\times\times \\ \hline 110000001_2 \end{array}$$

جواب

مشق نمبر 1.6

مندرجہ ذیل اعشاری اعداد کو خمسی نظام میں تحویل کریں۔

سوال نمبر 1 97

$$\begin{array}{r|l} 5 & 97 \\ 5 & 19 \quad 2 \\ 5 & 3 \quad 4 \end{array}$$

جواب $97 = 342_5$

سوال نمبر 2 256

$$\begin{array}{r|l} 5 & 256 \\ 5 & 51 \quad 1 \\ 5 & 10 \quad 1 \\ & 2 \quad 0 \end{array}$$

جواب $256 = 2011_5$

سوال نمبر 3 — 190

5	190	
5	38	0
5	7	3

جواب $190 = 730_5$

سوال نمبر 4 — 570

5	570	
5	114	0
5	22	4
	4	2

جواب $570 = 4240_5$

سوال نمبر 5 — 153

5	153	
5	30	3
5	6	0
	1	1

جواب $153 = 1103_5$

سوال نمبر 6 — 1234

5	1234	
5	246	4
5	49	1
5	9	4
	1	4

جواب $1234 = 14414_5$

سوال نمبر 7 — 3344

5	3344	
5	668	4
5	133	3
5	26	3
5	5	1
	1	

جواب $3344 = 101334_5$

سوال نمبر 8 — 7543

5	7543	
5	1508	3
5	301	3
5	60	1
5	12	0
	2	2

جواب $7543 = 220133_5$

جز نمبر 2

مندرجہ ذیل خمسی اعداد کو اعشاری نظام میں تبدیل کریں

سوال نمبر 1 — 42_5

$42_5 = 4 \times 5^1 + 2$
$= 20 + 2$
$= 22$ جواب

سوال نمبر 2 — 123_5

$123_5 = 1 \times 5^2 + 2 \times 5^1 + 3$
$= 2 \times 125 + 2 \times 5 + 3$
$= 25 + 10 + 3$
$= 264$ جواب

سوال نمبر 3 — 234_5

$234_5 = 2 \times 5^2 + 3 \times 5^1 + 4$
$= 2 \times 25 + 3 \times 5 + 4$
$= 50 + 15 + 4$
$= 69$ جواب

سوال نمبر 4 — 444_5

$444_5 = 4 \times 5^2 + 4 \times 5^1 + 4$
$= 4 \times 25 + 4 \times 5 + 4$
$= 100 + 20 + 4$
$= 124$ جواب

سوال نمبر 5 — 1000

$100 = 1 \times 5^3 + 0 \times 5^2 + 0 \times 5^1$
$= 1 \times 125 + 0 \times 25 + 0 \times 5 + 0$
$= 125$ جواب

سوال نمبر 6 2024_5

$2024 = 2 \times 5^3 + 0 \times 5^2 + 2 \times 5^1 + 4$
$= 2 \times 125 + 0 \times 25 + 2 \times 5 + 4$
$= 250 + 0 + 10 + 4$
جواب $= 264$

سوال نمبر 7 4320

$4320 = 4 \times 5^3 + 3 \times 5^2 + 2 \times 5^1 + 0$
$= 4 \times 125 + 3 \times 25 + 2 \times 5 + 0$
$= 500 + 75 + 10 + 0$
جواب $= 585$

سوال نمبر 8 32113

$32113 = 3 \times 5^4 + 2 \times 5^3 + 1 \times 5^2 + 1 \times 5^1 + 3$
$= 3 \times 625 + 2 \times 125 + 1 \times 25 + 1 \times 5 + 3$
$= 1875 + 250 + 25 + 5 + 3$
جواب $= 2158$

سوال نمبر 9 32140

$32140 = 3 \times 5^4 + 2 \times 5^3 + 1 \times 5^2 + 4 \times 5^1 + 0$
$= 3 \times 625 + 2 \times 125 + 1 \times 25 + 4 \times 5 + 0$
$= 1875 + 250 + 25 + 20 + 0$
جواب $= 2170$

سوال نمبر 10 4433

$4433 = 4 \times 5^3 + 4 \times 5^2 + 3 \times 5^1 + 3$
$= 4 \times 125 + 4 \times 25 + 3 \times 5 + 3$
$= 500 + 100 + 15 + 3$
جواب $= 618$

مشق نمبر 1.7

جز نمبر 1 مندرجہ ذیل خمسی اعداد کو جمع کریں۔

سوال نمبر 1 $3344_5 + 1304_5$

$$\begin{array}{r} 3344_5 \\ 1304_5 \\ \hline 10203_5 \end{array}$$
جواب

سوال نمبر 2 $4333_5 + 343_5$

$$\begin{array}{r} 4333_5 \\ 343_5 \\ \hline 10231_5 \end{array}$$
جواب

سوال نمبر 3 $43_5 + 14_5$

$$\begin{array}{r} 43_5 \\ 14_5 \\ \hline 112_5 \end{array}$$
جواب

سوال نمبر 4 $34321_5 + 24413_5$

$$\begin{array}{r} 34321_5 \\ 24413_5 \\ \hline 114234_5 \end{array}$$
جواب

سوال نمبر 5 $133_5 + 43_5 + 143_5$

$$\begin{array}{r} 133_5 \\ 43_5 \\ 143_5 \\ \hline 424_5 \end{array}$$
جواب

سوال نمبر6 $1432_5 + 2341_5 + 123_5$

$$\begin{array}{r} 1432_5 \\ 2341_5 \\ 123_5 \\ \hline 10001_5 \end{array}$$ جواب

سوال نمبر7 $222_5 + 3433_5 + 142_5$

$$\begin{array}{r} 222_5 \\ 3433_5 \\ 142_5 \\ \hline 4402_5 \end{array}$$ جواب

سوال نمبر8 $1234_5 + 3444_5 + 444_5$

$$\begin{array}{r} 1234_5 \\ 3444_5 \\ 444_5 \\ \hline 11232_5 \end{array}$$ جواب

سوال نمبر9 $12340_5 + 12340_5$

$$\begin{array}{r} 12340_5 \\ 12340_5 \\ \hline 30230_5 \end{array}$$ جواب

جز نمبر2

مندرجہ ذیل تفریق کریں۔

سوال نمبر 1 $202_5 - 14_5$

$$\begin{array}{r} 202_5 \\ 14_5 \\ \hline 133_5 \end{array}$$ جواب

سوال نمبر2 $3214_5 - 1403_5$

$$\begin{array}{r} 3214_5 \\ 1403_5 \\ \hline 1311_5 \end{array}$$ جواب

سوال نمبر3 $4321_5 - 1234_5$

$$\begin{array}{r} 4321_5 \\ 1234_5 \\ \hline 3032_5 \end{array}$$ جواب

سوال نمبر4 $4231_5 - 2304_5$

$$\begin{array}{r} 4231_5 \\ 2304_5 \\ \hline 1422_5 \end{array}$$ جواب

جز نمبر3

مندرجہ ذیل اعداد کو حل کریں۔

سوال نمبر1 $143_5 + 444_5 - 341_5$

$$\begin{array}{r} 143_5 \\ 444_5 + \\ \hline 1142_5 \\ 341_5 - \\ \hline 301_5 \end{array}$$ جواب

سوال نمبر2 $1234_5 + 4321_5 - 444_5$

$$\begin{array}{r} 1234_5 \\ 4321_5 + \\ \hline 11110_5 \\ 444_5 - \\ \hline 10111_5 \end{array}$$ جواب

سوال نمبر3 $4444_5 + 444_5 - 321_5$

$$\begin{array}{r} 4444_5 \\ 444_5 + \\ \hline 10443_5 \\ 321_5 - \\ \hline 10122_5 \end{array}$$ جواب

سوال نمبر4 $23222_5 - 2111_5 - 232_5$

$$\begin{array}{r} 23222_5 \\ 2111_5 - \\ \hline 21111_5 \\ 232_5 - \\ \hline 20324_5 \end{array}$$ جواب

مشق نمبر 1.8

مندرجہ ذیل خمسی اعداد کا حاصل ضرب معلوم کیجئے۔

سوال نمبر1 $14_5 \times 13_2$

$$\begin{array}{r} 14_5 \\ 13_5 \cdot \\ \hline 102 \\ 14\times \\ \hline 242_5 \end{array}$$ جواب

سوال نمبر2 $1134_5 \times 223_5$

$$\begin{array}{r} 1134_5 \\ 223_5 \\ \hline 4012 \end{array}$$

$2323\times$

$2323\times\times$

جواب 320042_5

سوال نمبر3 $3221_5 \times 443_5$

3221_5

443_5

20213

$23434\times$

$23434\times\times$

جواب 3204003_5

سوال نمبر4 $233_5 \times 343_5$

233_5

343_5

1304

$2042\times$

$1304\times\times$

جواب 203124_5

سوال نمبر5 $403_5 \times 243_5$

403_5

243_5

2214

$3122\times$

$1311\times\times$

جواب 220034_5

سوال نمبر6 $1004_5 \times 113_5$

1004_5

113_5

3022

$1004\times$

$1004\times\times$

جواب 114012_5

سوال نمبر7 $4004_5 \times 303_5$

4004_5

303_5

22022

$0000\times$

$22022\times\times$

جواب 2224222_5

سوال نمبر8 $3210_5 \times 114_5$

3210_5

114_5

23340

$3210\times$

$3210\times\times$

جواب 431440_5

مشق نمبر2.1

مندرجہ ذیل اعداد کا جذر بذریعہ تقسیم معلوم کریں:

مثال نمبر1

$\sqrt{144}=$

```
      12
 1 | 144
     1
 22| 44
     44
     ×
```

جواب: 12

مثال نمبر2

$\sqrt{996004}=$

```
        998
  9 | 996004
      81
189 | 1860
      1701
1988| 15904
      15904
      ×
```

جواب: 998

سوال نمبر1

$\sqrt{121}=$

```
     11
 1 | 121
     1
 21| 21
     21
     ×
```

جواب: 11

سوال نمبر2

$\sqrt{196}=$

```
     14
 1 | 196
     1
 24| 96
     96
     ×
```

جواب: 14

سوال نمبر 3

324 =

```
     18
1 | 324
    1
28 / 224
     224
      ×
```

جواب: 18

سوال نمبر 4

625 =

```
     25
2 | 625
    4
45 / 225
     225
      ×
```

جواب: 25

سوال نمبر 5

6400 =

```
     80
8 | 6400
    64
160 / 00
      00
      ×
```

جواب: 80

سوال نمبر 6

1024 =

```
     32
3 | 1024
    9
62 / 124
     124
      ×
```

جواب: 32

سوال نمبر 7

36864 =

```
      192
1 | 36864
    1
29 / 268
     261
382 / 764
      764
       ×
```

جواب: 192

سوال نمبر 8

817216 =

```
      904
9 | 817216
    81
1804 / 7216
       7216
        ×
```

جواب: 904

سوال نمبر 9

14161 =

```
      119
1 | 14161
    1
21 / 41
     21
229 / 2061
      2061
       ×
```

جواب: 119

سوال نمبر 10

9409 =

```
     97
9 | 9409
    81
187 / 1309
      1309
       ×
```

جواب: 97

سوال نمبر 11

12243001 =

```
      3499
3 | 12243001
    9
64 / 324
     256
```

689 / 6830
6201
6989 / 62901
62901
×
جواب: 3499

سوال نمبر 12
400 =
20
2 | 400
4
40 / 00
00
×
جواب: 20

سوال نمبر 13
225 =
15
1 | 225
1
25 / 125
125
×
جواب: 15

سوال نمبر 14
1024 =
32
3 | 1024
9

62 / 124
124
×
جواب: 32

سوال نمبر 15
1600 =
40
4 | 1600
16
80 / 00
00
×
جواب: 40

مشق نمبر 2.2

مثالیں

مثال نمبر 1
1224.3001
34.99
3 | 1224.3001
9
64 / 324
256
689 / 6830
6201
6989 / 62901
62901
×
جواب: 34.99

مثال نمبر 2
0.0000484
0.006957
0 | 0.00004840
0
6 / 48
36
129 / 1240
1161
1385 / 7900
6925
13907 / 97500
97349
151
جواب: تقریباً 0.006957

مثال نمبر 3
$39\frac{1}{16}$
$39\frac{1}{16} = \frac{625}{16} = 39.0625$
6.25
6 | 39.0625
36
122 / 306
244
1245 / 6225
6225
×
جواب: 6.25

سوال نمبر1

1.21

```
      1.1
  1 | 1.21
      1
 21 / 21
      21
      ×
```

جواب: 1.1

سوال نمبر2

4.41

```
      2.1
  2 | 4.41
      4
 41 / 41
      41
      ×
```

جواب: 2.1

سوال نمبر3

10.24

```
      3.2
  3 | 10.24
      9
 62 / 124
      124
      ×
```

جواب: 3.2

سوال نمبر4

136.89

```
       11.7
   1 | 136.89
       1
  21 / 36
       21
 227 / 1589
       1589
       ×
```

جواب: 11.7

سوال نمبر5

0.00000625

```
      0.0025
  0 | 0.00000625
      0
  2 / 06
      4
 45 / 225
      225
      ×
```

جواب: 0.0025

سوال نمبر6

0.000576

```
      0.024
  2 | 0.000576
      4
 44 / 176
      176
      ×
```

جواب: 0.024

سوال 7

0.000529

```
      0.023
  2 | 0.000529
      4
 43 / 129
      129
      ×
```

جواب: 0.023

سوال نمبر8

131.1025

```
         11.45
     1 | 131.1025
         1
    21 / 31
         21
   224 / 1010
         896
  2285 / 11425
         11425
         ×
```

جواب: 11.45

سوال نمبر 9

0.4096

$$\begin{array}{r|l} & 0.64 \\ 6 & 0.4096 \\ & 36 \\ 124 & 496 \\ & 496 \\ & \times \end{array}$$

جواب: 0.64

سوال نمبر 10

249.64

$$\begin{array}{r|l} & 15.8 \\ 1 & 249.64 \\ & 1 \\ 25 & 149 \\ & 125 \\ 308 & 2464 \\ & 2464 \\ & \times \end{array}$$

جواب: 15.8

جز نمبر 2

مندرجہ ذیل کسور عام کو کسور اعشاریہ میں تبدیل کر کے جذر معلوم کریں۔

سوال نمبر 1

$2\frac{1}{4} = \frac{9}{4} = 2.25$

$$\begin{array}{r|l} & 1.5 \\ 1 & 2.25 \\ & 1 \\ 25 & 125 \\ & 125 \\ & \times \end{array}$$

جواب: 1.5

سوال نمبر 2

$1\frac{24}{25} = \frac{49}{25} = 1.96$

$$\begin{array}{r|l} & 1.4 \\ 1 & 1.96 \\ & 1 \\ 24 & 96 \\ & 96 \\ & \times \end{array}$$

جواب: 1.4

سوال نمبر 3

$5\frac{41}{64} = \frac{361}{64} = 5.640625$

$$\begin{array}{r|l} & 2.375 \\ 2 & 5.640625 \\ & 4 \\ 43 & 164 \\ & 129 \\ 467 & 3506 \\ & 3269 \\ 4745 & 23725 \\ & 23725 \\ & \times \end{array}$$

جواب: 2.375

سوال نمبر 4

$7\frac{189}{225} = \frac{1764}{225} = 7.84$

$$\begin{array}{r|l} & 2.8 \\ 2 & 7.84 \\ & 4 \\ 48 & 384 \\ & 384 \\ & \times \end{array}$$

جواب: 2.8

سوال نمبر 5

$\frac{25}{144} = .17361111$

$$\begin{array}{r|l} & .4166 \\ 4 & .17361111 \\ & 16 \\ 81 & 136 \\ & 81 \\ 826 & 5511 \\ & 4956 \end{array}$$

8326 / 55511
49956
5555
جواب: .4166

سوال نمبر 6

$1\frac{69}{100} = \frac{169}{100} = 1.69$

1.3
1 | 1.69
1
23 / 69
69
×
جواب: 1.3

سوال نمبر 7

$5\frac{19}{25} = \frac{144}{25} = 5.76$

2.4
2 | 5.76
4
44 / 176
176
×
جواب: 2.4

سوال نمبر 8

$\frac{196}{1225} = .16$

.4
4 | .16
16
×
جواب: .4

سوال نمبر 9

$1\frac{1089}{1936} = \frac{3025}{1936} = 15625$

1.25
1 | 1.5625
1
22 / 56
44
245 / 1225
1225
×
جواب: 1.25

سوال نمبر 10

$\frac{9}{256} = .03515625$

.1875
1 | .03515625
1
28 / 251
224
367 / 2756
2569

3745 / 18725
18725
×
جواب: .1875

مشق نمبر 2.3

مثالیں

مثال نمبر 1

125.00000000

11.1803
1 | 125.00000000
1
21 / 25
21
221 / 400
221
2228 / 17900
17824
223603 / 760000
670809
89191

جواب: 11.1803

مثال نمبر 2

1176.532

```
          34.3
3  |1176.5320
     9
64 / 276
     256
683 / 2053
      2049
686 / 420
```

جواب: تقریباً 34.3

سوال نمبر 2

```
      1.414
1  | 2.000000
     1
24 / 100
     96
281 / 400
      281
2824 / 11900
       11296
         604
```

جواب: 1.414

سوال نمبر 4

```
      2.828
2  | 8.000000
     4
48 / 400
     384
562 / 1600
      1124
5648 / 47600
       45184
        2416
```

جواب: 2.828

تین درجہ تک جذر معلوم کریں:

سوال نمبر 1

```
      2.645
4  | 7.000000
     4
46 / 300
     276
524 / 2400
      2096
5285 / 30400
       26425
        3975
```

جواب: 2.645

سوال نمبر 3

```
      0.894
8  | 0.800000
     64
169 / 1600
      1521
1784 / 7900
       7136
        764
```

جواب: 0.894

سوال نمبر 5

```
       203.546
2  | 41431.000000
     4
403 / 1431
      1209
4065 / 22200
       20325
40704 / 187500
        162816
```

407086 / 2468400
2442516
25884
جواب:

سوال نمبر 6

0.422
4 | 0.178230
16
82 / 182
164
842 / 1830
1684
146

جواب: 0.422

سوال نمبر 7

1.140
1 | 1.300000
1
21 / 30
21
224 / 900
896
228 / 400

جواب: 1.140

سوال نمبر 8

35.24

5.936
5 | 35.240000
25
109 / 1024
981
1183 / 4300
3549
11866 / 75100
71196
3904

جواب: 5.936

سوال نمبر 9

222

14.899
1 | 222.000000
1
24 / 122
96
288 / 2600
2304
2969 / 29600
26721
29789 / 287900
268101
19799

جواب: 14.899

سوال 10

8.4

2.898
2 | 8.400000
4
48 / 440
384
569 / 5600
5121
5788 / 47900
46304
1596

جواب: تقریباً 2.898

چار درجے تک جذر معلوم کریں:

سوال نمبر 1

5

	2.2360
2	500000000
	4
42	100
	84
443	1600
	1329
4466	27100
	26796
4472	30400

جواب: 2.2360

سوال نمبر 2

3

	1.7320
1	3.00000000
	1
27	200
	189
343	1100
	1029
3462	7100
	6924
34640	17600

جواب: 1.7320

سوال نمبر 3

371.657

	19.2784
1	371.65700000
	1
29	271
	261
382	1065
	764
3847	30170
	26929
38548	324100
	308384
385564	1571600
	1542256
	29344

جواب: 19.2784

سوال نمبر 4

17653.00015

	132.8645
1	17653.00015000
	1
23	76
	69
262	753
	524
2648	22900
	21184
26566	171601
	159396
265724	1220550
	1062896
2657285	15765400
	13286425
	2478975

جواب: 132.8645

سوال نمبر 5

531.632

	23.0571
2	531.63200000
	4
43	131
	129
4605	26320
	23025
46107	329500
	322749
461141	675100
	461141
	213959

جواب: 23.0571

سوال نمبر 6

234.12

15.3009

1 | 234.12000000

1

25 / 134

125

303 / 912

909

306009 / 3000000

2754081

245919

جواب: 15.3009

سوال نمبر 7

7.3

2.7018

2 | 7.30000000

4

47 / 330

329

5401 / 10000

5401

54028 / 459900

432224

27676

جواب: 2.7018

سوال نمبر 8

44.5

6.6708

6 | 44.50000000

36

126 / 850

756

1327 / 9400

9289

133408 / 1110000

1067264

42736

جواب: 6.6708

سوال نمبر 9

453.1234

21.2866

2 | 453.12340000

4

41 / 53

41

422 / 1212

844

4248 / 36834

33984

42566 / 285000

255396

425726 / 2960400

2554356

406044

جواب: 21.2866

سوال نمبر 10

3457.0054

58.7963

5 | 3457.00540000

25

108 / 957

864

1167 / 9300

8169

11749 / 113154
105741
117586 / 741300
705516
1175923 / 3578400
3527769
50631

جواب: 58.7963

مشق نمبر 2.5

مثالیں

مثال نمبر 1

کل رقم: 90

کل سکے: $90 \times 10 = 900$

کل طلبہ:

3 | 900 (30)
3
60 / 00
00
×

پس کل طلبہ: 30

مثال نمبر 2

242

2 | 242
11 | 121
11 | 11
| 1

$242 = 2 \times 11 \times 11$

پس 2 ہی وہ چھوٹا عدد ہے جس کے ساتھ ضرب یا جس پر تقسیم کیا جائے تو مکمل مربع حاصل ہوگا۔

مثال نمبر 3

9999

9 | 9999 (99)
81
189 / 1899
1701
198

پس 198 کو 9999 میں سے گھٹایا جائے تو مکمل مربع حاصل ہوگا

مثال نمبر 4

9999

9 | 9999 (99)
81
/ 1899
1701
198

$9801 = 198 - 9999$

پس 9801 چار ہندسوں کا وہ بڑے سے بڑا عدد ہے جو مکمل مربع ہے۔

مثال نمبر 5

1000

3 | 1000 (32)
9
62 / 100
124
24

پس اگر 24 جمع کریں تو مکمل مربع بن جائے گا۔

مثال نمبر 6

1000

3 | 1000 (32)

9

62 / 100

124

24

1024 = 24 + 1000

پس 1024 چار ہندسوں کا چھوٹے سے چھوٹا عدد ہے جو مکمل مربع ہے

سوال نمبر 1

کل رقم: 1024 روپے

ممبروں کی تعداد:

32

3 | 1024

9

62 / 124

124

×

پس ممبروں کی تعداد: 32

فی کس چندہ: 32 روپے

سوال نمبر 2

کل رقم: 1681

طلباء کی تعداد:

41

4 | 1681

16

81 / 81

81

×

پس کل طلبہ: 41

سوال نمبر 3

عدد مطلوب

61.6

6 | 3794.56

36

121 / 194

121

1226 / 7356

7356

×

پس عدد مطلوب: 61.6

سوال نمبر 4

کل درخت: 5776

کل قطاریں:

76

7 | 5776

49

146 / 876

876

×

پس کل قطاریں: 76

سوال نمبر 5

کل رقم: 20 روپے

کل سکے: $20 \times 20 = 400$

طلباء کی تعداد:

20

2 | 400

4

4 / 00

00

×

پس طلباء کی تعداد: 20

فی کس چندہ: 20 سکے یعنی ایک روپیہ

سوال نمبر 6

2	1176
2	588
2	294
3	147
7	49
	7

$1176 = 2 \times 2 \times 2 \times 3 \times 7 \times 7$

جواب: 6

سوال نمبر 7

5	1805
19	361
19	19
	1

1805 = 5 × 19 × 19

جواب: 5

سوال نمبر 8

2	12288
2	6144
2	3072
2	1536
2	768
2	384
2	192
2	96
2	48
2	24
2	12
2	6
	3

12288=2×2×2×2×2×2×2×2×2×2×2×2×3

جواب: 3

سوال نمبر 9

2	2028
2	1014
3	507
13	169
13	13
	1

2028 = 2 × 2 × 3 × 13 × 13

جواب: 3

سوال نمبر 10

عدد مطلوب =

250
2 | 62612
4
45 / 226
225
500 / 112

پس 112 نفی کریں تو مکمل مربع بن جائے گا۔

سوال نمبر 11

عدد مطلوب

251
2 | 62612
4
45 / 226
225
501 / 112
501
389

پس 389 جمع کریں تو مکمل مربع بن جائے گا۔

سوال نمبر 12

عدد مطلوب

316
3 | 99999
9
61 / 99
61
626 / 3899
3756
143

99856 = 143 - 99999

پس 99856 پانچ ہندسوں کا بڑے سے بڑا عدد ہے جو مکمل مربع ہے۔

سوال نمبر 13

عدد مطلوب

100
1 | 10000
1
200 / 0000
0000

پس 10000 پانچ ہندسوں کا وہ چھوٹے سے چھوٹا عدد ہے۔ جو مکمل مربع ہے۔

سوال نمبر 14

عدد مطلوب

32
1 | 1000
9
62 / 100
124
24

$1024 = 24 + 1000$

پس 1024 چار ہندسوں کا وہ چھوٹے سے چھوٹا عدد ہے۔ جو مکمل مربع ہے۔

سوال نمبر 15

عدد مطلوب

99
9 | 9999
81

189 / 1899
1701
198

$9801 = 198 - 9999$

پس 9801 چار ہندسوں کا وہ بڑے سے بڑا عدد ہے۔ جو مکمل مربع ہے۔

سوال نمبر 16

کل لڑکے: 3605

ہر قطار میں لڑکے:

60
6 | 3605
36
120 / 05

باقی بچ گئے:

پس ہر قطار میں لڑکے: 60

سوال نمبر 17

فرض کیا چوڑائی: x

لمبائی $3x$

رقبہ: $3x^2 = x \times 3x$

$3x^2 = 363$

$x^2 = \frac{363}{3}$

$x^2 = 121$

11
$x =$ 1 | 121
1

21 / 21
21
×

11 میٹر : x

پس چوڑائی: 11 میٹر

لمبائی: $11 \times 3 = 33$ میٹر

سوال نمبر 18

کل چندہ: 20.25 روپے

کل چندہ: 2025 پیسے

کل طلبہ:

45
4 | 2025
16
85 / 425
425
×

پس کل طلباء: 45

فی کس چندہ: 45 پیسے

سوال نمبر 19

کل کنستر: 9800

کل قطاریں:

99
9 | 9800
81

189 / 1700
1701
1
پس قطاریں: 99

سوال نمبر 20

کل شاگرد: 225
کل قطاریں :

15
1 | 225
1
25 / 125
125
×

پس کل قطاریں: 15

مشق نمبر 3.1

سوال نمبر 1
مندرجہ ذیل مقداروں میں نسبت معلوم کریں

(i)
1روپیہ 3روپیہ
جواب 1 : 3

(ii)
3 میٹر 6 میٹر
3 6
جواب 1 : 2

(iii)
12 میٹر 20 میٹر
12 20
جواب 3 : 5

(iv)
2روپے 5روپے
جواب 2 : 5

(v)
50 میٹر 125 میٹر
50 : 125
جواب 2 : 5

(vi)
75 گرام : 125 گرام
75 125
جواب 3 5

(vii)
175 لیٹر : 225 لیٹر
175 : 225
جواب 7 9

(viii)
90 گرام : 120 گرام
90 : 120
9 : 12
جواب 3 : 4

سوال نمبر 2
درج ذیل مقداروں میں نسبت کو معیاری صورت میں لکھیں

(i)
25 پیسے : ایک روپیہ
25 : 100
1 : 4

(ii)
70 پیسے 3روپے
70 300
7 : 30

(iii)

55 ملی لیٹر ، 5 لیٹر

55 ملی لیٹر : 5000 ملی لیٹر

11 : 1000

(iv)

75 ملی لیٹر : 10 لیٹر

75 ملی لیٹر : 10000 ملی لیٹر

15 : 2000

3 : 400

(v)

65 میٹر ، 4 کلومیٹر

65 میٹر : 4000 میٹر

13 : 800

(vi)

80 میٹر، 2 کلومیٹر اور 10 میٹر

80 میٹر : 2010 میٹر

8 : 201

(vii)

35 منٹ ، 2 گھنٹے

35 منٹ : 120 منٹ

7 : 24

(viii)

5 میٹر فی سیکنڈ ، 50 کلومیٹر فی گھنٹہ

18 کلومیٹر فی گھنٹہ : 50 کلومیٹر فی گھنٹہ

9 : 25

(ix)

$\frac{7}{9}, \frac{2}{5}, \frac{1}{2}$

ان کو ذواضعاف اقل 90 سے ضرب دیں تو

$\frac{7}{9}\times 90 : \frac{2}{5}\times 90 : \frac{1}{2}\times 90$

70 : 36 : 45

سوال نمبر 3

(i)

A : B : C

6 : 7

7 : 9

42 : 49 : 63

مختصر کرنے سے

6 : 7 : 9

(ii)

A : B : C

4 : 7

5 : 9

20 : 35 : 63

(iii)

A : B : C

5 : 6

5 : 9

25 : 30 : 54

(iv)

B : A : C

5 : 3

2 : 3

10 : 6 : 9

(v)

A : B : C

11 : 16

24 : 35

264 : 384 : 560

مختصر کرنے سے

132 : 192 : 280

66 : 96 : 140

33 : 48 : 70

(vi)

A : B : C

12 : 13

18 : 23

216 : 234 : 299

سوال نمبر 4

(i)

A : B : C

5 : 6

8 : 15

40 : 48 : 90

A : B : C : D

40 : 48 : 90

20 : 27

800 : 960 : 1800 : 2430

مختصر کیا

80 : 96 : 180 : 243

(ii)

A : B : C

6 : 11

5 : 8

---

30 : 55 : 88

A : B : C : D

30 : 55 : 88

4 : 7

120 : 220 : 352 : 616

مختصر کیا

30 : 55 : 88 : 154

(iii)

A : B : C

5 : 6

6 : 13

30 : 36 : 78

A : B : C : D

30 : 36 : 78

13 : 8

390 : 468 : 1014 : 624

مختصر کیا

130 : 156 : 338 : 208

مختصر کیا

10 : 12 : 26 : 16

مختصر کیا

5 : 6 : 13 : 8

مشق نمبر 3.2

مثالیں

مثال نمبر 1

کتابیں	قیمت
4	125
16 راست	x

x : 125 : : 16 : 4

$125 \times 16 = 4 \times x$

$500 = \frac{125 \times \cancel{16}^{4}}{\cancel{4}} = x$

جواب = 500 روپے

مثال نمبر 2

گھنٹے	رفتار
4	60
3 معکوس	x

x : 60 : : 4 : 3

$60 \times 4 = x \times 3$

$\frac{240}{3} = \frac{60 \times 4}{3} = x$

جواب فی گھنٹہ رفتار 80 کلو میٹر

مثال نمبر 3

دن		گھنٹے
6		18
9	معکوس	x

$x : 18 :: 6 : 9$

$6 \times 18 = 9 \times x$

$12 = \frac{18 \times 6}{9} = x$

پس روزانہ 12 گھنٹے کام کیا جائے

$6 = 12 - 18$

پس 6 گھنٹے روزانہ کام کم کیا جائے

مثال نمبر 4

مزدور		گھنٹے
12		8
16	معکوس	x

$x : 8 :: 12 : 16$

$8 \times 12 = 16 \times x$

$6 = \frac{8 \times 12}{16} = x$

پس 6 گھنٹے روزانہ کام کیا جائے

مثال نمبر 5

مزدور		دن
21		32
16	معکوس	x

$x : 32 :: 21 : 16$

$32 \times 21 = 16 \times x$

$42 = \frac{32 \times 21}{16} = x$

$4 = 38 - 42$

پس 4 دن زیادہ لگیں گے

سوال نمبر 1

دن		صفحے
7		119
30	راست	x

$x : 119 :: 30 : 7$

$119 \times 30 = 7 \times x$

$510 = \frac{119 \times 30}{7} = x$

جواب 510

سوال نمبر 2

جائیداد		قیمت
$\frac{4}{5}$		50560
$\frac{1}{2}$	راست	x

$x : 50560 :: \frac{1}{2} : \frac{4}{5}$

$50560 \times \frac{1}{2} = \frac{4}{5} \times x$

$50560 \times \frac{5}{4} \times \frac{1}{2} = x$

$\frac{352800}{8}$

جواب 31600

سوال نمبر 3

عرفان اور فیصل کا خرچ اور آمدنی میں نسبت

عرفان	فیصل
$\frac{650}{900}$	$\frac{700}{850}$
$\frac{13}{18}$	$\frac{14}{17}$

دونوں رقموں کو 306 سے ضرب دینے سے

$\frac{14}{17} \times 306 = \frac{13}{18} \times 306$

252 221

جواب: پس فیصل کا خرچ زیادہ ہے

سوال نمبر 4

طلبہ	دن
150	26
x	20 معکوس

$x : 150 :: 26 : 20$

$150 \times 26 = x \times 20$

$\frac{150 \times 26}{20} = x$

$195 = 15 \times 13 = x$

مزید طلبہ جو درکار ہیں۔

$45 = 150 - 195$

جواب 45

سوال نمبر 5

دن	مزدور
18	12
x	18 معکوس

$x : 18 :: 12 : 18$

$18 \times 12 = 18 \times x$

$12 = \frac{18 \times 12}{18} = x$

جواب 12 دن

سوال نمبر 6

مزدور	دن
15	8
x	5 معکوس

$x : 15 :: 8 : 5$

$15 \times 8 = 5 \times x$

$24 = \frac{15 \times 8}{5} = x$

مزید مزدور جو درکار ہیں:

$9 = 15 - 24$

جواب 9 مزدور

سوال نمبر 7

دن	کسان
15	30
x	25 معکوس

$x : 15 :: 30 : 25$

$15 \times 30 = 25 \times x$

$18 = \frac{15 \times 30}{25} = x$

جتنے دن مزید کام کریں گے:

$3 = 15 - 18$

جواب 3 دن

سوال نمبر 8

دن	آدمی
17	144
x	136 معکوس

$x : 17 :: 144 : 136$

$17 \times 144 = 136 \times x$

$18 = \frac{17 \times 144}{136} = x$

جتنے دن مزید کام کریں گے

$1 = 17 - 18$

جواب 1 دن

سوال نمبر 9

گھنٹے	دن
16	30
20 معکوس	x

$x : 30 :: 16 : 20$

$30 \times 16 = 20 \times x$

$24 = \frac{30 \times 16}{20} = x$

جواب 24 دن

سوال نمبر 10

دن	ڈیک
8	3
96 راست	x

$x : 3 :: 96 : 8$

$3 \times 96 = 8 \times x$

$36 = \frac{3 \times 96}{8} = x$

جواب = 36 ڈیک

مشق نمبر 3.3

مثالیں

مثال نمبر 1

گھنٹے میں طے کردہ فاصلہ 50 کلومیٹر

رفتار	فاصلہ (کلومیٹر)	وقت
50 کلومیٹر	125	$\frac{5}{2}$
65 معکوس	125 راست	x

$x : \frac{5}{2} :: \begin{matrix} 50 : 65 \\ 125 : 125 \end{matrix}$

$\frac{5}{2} \times 50 \times 125 = 125 \times 65 \times x$

$\frac{5 \times \cancel{125} \times 50}{2 \times 65 \times \cancel{125}} = x$

$1\frac{12}{13} = \frac{25}{13} = x$

جواب: $1\frac{12}{13}$ گھنٹے

مثال نمبر 2

دن	کام	مزدور
5	$\frac{1}{4}$	10
10 معکوس	$\frac{3}{4}$ راست	x

$5 : 10$

$x : 10 :: \frac{3}{4} : \frac{1}{4}$

$10 \times \frac{3}{4} \times 5 = \frac{1}{4} \times 10 \times x$

$15 = \frac{3}{\cancel{4}} \times \frac{\cancel{4}}{1} \times \frac{5}{\cancel{10}} \times \cancel{10} = x$

جتنے مزدور اور چاہئیں

$5 = 10 - 15$

مثال نمبر 3

آدمی	دن	خرچ
40	30	6000
50 راست	25 راست	x

$x : 6000 :: \begin{matrix} 50 : 40 \\ 25 : 30 \end{matrix}$

$6000 \times 25 \times 50 = 40 \times 30 \times x$

$6250 = \frac{6000 \times 25 \times 50}{40 \times 30} = x$

جواب: 6250 روپے

مثال نمبر 4

دن	قمقمے	گھنٹے	خرچ
30	25	5	150
30 راست	20 راست	8 راست	x

$$x:150::\begin{matrix}30:30\\20:25\\8:5\end{matrix}$$

$$150\times8\times20\times30=5\times25\times30\times x$$

$$192=\frac{150\times8\times20\times30}{5\times25\times30}=x$$

پس ماہانہ خرچ 192 روپے ہوگا۔

سوال نمبر 1

آدمی	ماہ	آمدنی
20	4	150000
25 راست	8 راست	x

$$x:150000::\begin{matrix}25:20\\8:4\end{matrix}$$

$$150000\times8\times25=4\times20\times x$$

$$375000=\frac{150000\times8\times25}{20\times4}=x$$

جواب: 375000 روپے

سوال نمبر 2

دن	کام	مزدور
8	$\frac{1}{3}$	30
12 معکوس	$\frac{2}{3}$ راست	x

$$x:30::\begin{matrix}8:12\\\frac{2}{3}:\frac{1}{3}\end{matrix}$$

$$30\times\frac{2}{3}\times8=\frac{1}{3}\times12\times x$$

$$40=\frac{2}{3}\times\frac{3}{1}\times\frac{30}{12}\times8=x$$

جتنے مزدور اور چاہئیں: 10=30-40

جواب: 10 مزدور

سوال نمبر 3

دن	کام	آدمی
24	$\frac{4}{7}$	160
6 معکوس	$\frac{3}{7}$ راست	x

$$x:160::\begin{matrix}24:6\\\frac{3}{7}:\frac{4}{7}\end{matrix}$$

$$160\times\frac{3}{7}\times24=\frac{4}{7}\times6\times x$$

$$480 = \frac{160\times 3\times \cancel{7}\times 24}{\cancel{7}\times 4\times 6} = x$$

جتنے مزدور اور کام پر لگائیں: $480-160=320$

جواب: 320 مزدور

سوال نمبر 4

دن	کام	آدمی
3	$\frac{1}{3}$	30
5 معکوس	$\frac{2}{3}$ راست	x

$$x:30::\begin{matrix}3:5\\ \frac{2}{3}:\frac{1}{3}\end{matrix}$$

$$30\times\frac{2}{3}\times 3=\frac{1}{3}\times 5\times x$$

$$36=\frac{\cancel{3}}{1}\times\frac{\overset{6}{\cancel{30}}}{\cancel{5}}\times\frac{2}{\cancel{3}}\times 3=x$$

جتنے مزدور اور کام پر لگائیں: $36-30=6$

جواب: 6 مزدور

سوال نمبر 5

مستری	لمبائی	چوڑائی	دن
6	200	40	16
4 معکوس	80 راست	50 راست	x

$$x:16::\begin{matrix}6:4\\ 80:200\\ 50:40\end{matrix}$$

$$16\times 50\times 80\times 6=4\times 200\times 40\times x$$

$$12=\frac{16\times\cancel{50}\times\overset{2}{\cancel{80}}\times 6}{\cancel{40}\times\underset{4}{\cancel{200}}\times 4}=x$$

جواب: 12 دن

سوال نمبر 6

طلباء	دن	خرچ
4	5	5
5 راست	8 راست	x

$$x:5::\begin{matrix}5:4\\ 8:5\end{matrix}$$

$$5\times 8\times 5=5\times 4\times x$$

$$10=\frac{\cancel{5}\times\overset{2}{\cancel{8}}\times 5}{\cancel{5}\times\cancel{4}}=x$$

جواب: 10 روپے

سوال نمبر 7

آدمی	گھنٹے	دن
6	8	36
12 معکوس	9 معکوس	x

$$x:36::\begin{matrix}6:12\\ 8:9\end{matrix}$$

$$36\times 8\times 6=9\times 12\times x$$

$$16 = \frac{36 \times 8 \times 6}{9 \times 12} = x$$

جواب: 16دن

سوال نمبر8

تھیلے	گھنٹے	خرچ
15	6	135
24راست	8راست	x

$$x : 135 :: \begin{matrix} 24 : 15 \\ 8 : 6 \end{matrix}$$

$$135 \times 8 \times 24 = 6 \times 15 \times x$$

$$288 = \frac{135 \times 8 \times 24}{15 \times 6} = x$$

جواب: 288 روپے

سوال نمبر9

مشینیں	گھنٹے	خرچ
18	18	2700
27راست	20راست	x

$$x : 2700 :: \begin{matrix} 27 : 18 \\ 20 : 18 \end{matrix}$$

$$2700 \times 20 \times 27 = 18 \times 18 \times x$$

$$4500 = \frac{2700 \times 20 \times 27}{18 \times 18} = x$$

جواب: 4500

سوال نمبر10

صفحات	آدمی	گھنٹے	دن
150	12	6	25
200راست	15معکوس	8 معکوس	x

$$x : 25 :: \begin{matrix} 200 : 150 \\ 12 : 15 \\ 6 : 8 \end{matrix}$$

$$25 \times 200 \times 12 \times 6 = 8 \times 15 \times 150 \times x$$

$$20 = \frac{25 \times 200 \times 12 \times 6}{8 \times 15 \times 150} = x$$

جواب: 20دن

مشق نمبر 4.1

مثالیں

مثال نمبر1

مقداریں= 3,5,7,9,11

مقداروں کا مجموعہ= 35=3+5+7+9+11

اوسط = $7 = \frac{35}{5}$

جواب = 7

مثال نمبر 2

5اعداد کا اوسط = 8

5اعداد کا مجموعہ = $40 = 5 \times 8$

جواب = 40

مثال نمبر 3

اعداد - 45,36,32,39,54, 50,66,44,47

اعداد کو ترتیب دیا = 32,36,39,44,45,47,50,54,66

وسطانیہ = 45

جواب: = 45

مثال نمبر 4

چار طلبہ کے نمبر = 32,64,72,80

وسطانیہ = $68 = \frac{136}{2} = \frac{64+72}{2}$

جواب: 68

مثال نمبر 5

اعداد: 11,13,14,13,14,25,16, 13,12,13,14

عادہ = 13

جواب: 13

سوال نمبر 1

(i)

اعداد = 1,8,2,9,3,4

مجموعہ = $27=1+8+2+9+3+4$

اوسط = $4.5 = \frac{27}{6}$

(ii)

اعداد = $1\frac{2}{5}, 3\frac{1}{5}, \frac{7}{70}$

مجموعہ = $\frac{329}{70} = \frac{7}{5} + \frac{16}{5} + \frac{7}{70}$

اوسط = $\frac{329}{210} = \frac{1}{3} \times \frac{329}{70}$

= $1\frac{17}{30} = 1\frac{119}{210}$

(iii)

اعداد = $\frac{3}{2}, 1\frac{1}{4}, \frac{5}{8}$

مجموعہ = $\frac{27}{8} = \frac{3}{2} + \frac{5}{4} + \frac{5}{8}$

اوسط = $1\frac{1}{8} = \frac{1}{3} \times \frac{27}{8}$

(vi)

اعداد = 14,50,39,80

مجموعہ = $210=14+50+39+80$

اوسط = $52.50 = \frac{210}{4}$

سوال نمبر 2

2 بکریوں کی قیمت فروخت = $800=2 \times 400$ روپے

8 بکریوں کی قیمت فروخت = $4000=500 \times 8$ روپے

کل قیمت فروخت = $4800=4000 \times 800$

کل بکریاں = $10 = 8+2$

فی بکری قیمت فروخت = $480 = \frac{4800}{10}$ روپے

جواب: 480 روپے

سوال نمبر 3

پہلے دن فاصلہ = 270 کلومیٹر

دوسرے دن = 936 کلومیٹر

تیسرے دن = 378 کلومیٹر

کل فاصلہ = $1584=378+936+270$

کل دن = 3

اوسطاً فی دن = $528 = \frac{1584}{3}$

جواب = 528 کلومیٹر

سوال نمبر 4

پہلے دن پارے = 6

دوسرے دن = 2

تیسرے دن = 3

چوتھے دن = 5

پانچویں دن = 4

کل پارے = 20=4+5+3+2+6

کل دن = 5

اوسط فی دن = $\frac{20}{5}$ = 4

جواب: 4 پارے

سوال نمبر 5

29 طلباء کی فی طالب اوسط عمر = 10.5 سال

29 طلباء کی کل عمر = 304.5=29×10.5

30 طلباء کی اوسط فی طالب عمر = 10.6 سال

30 طلباء کی کل عمر = 318 =30×10.6

30 ویں طالب کی عمر= 13.5=304.5-318.0

جواب = 13.5 سال

سوال نمبر 6

پہلے 4 ماہ کی اوسط ماہانہ آمدنی = 3600

پہلے 4 ماہ کی کل آمدنی = 14400 = 4×3600

آخری 8 ماہ کی اوسط ماہانہ آمدنی = 3000

8 ماہ کی کل آمدنی = 24000 = 8×3000

سال کی کل آمدنی = 24000 + 14400 = 38400

سال میں ماہانہ اوسط آمدنی = $\frac{38400}{12}$ = 3200

جواب: 3200

سوال نمبر 7

پہلے تین دن روزانہ حاضری = 30

پہلے تین دنوں میں کل حاضری= 90 = 3×30

آخری تین دنوں میں اوسط حاضری = 28

آخری تین دنوں میں کل حاضری=84=3×28

چھ دنوں کی کل حاضری = 174 = 84 + 90

چھ دنوں کی روزانہ اوسط حاضری = $\frac{174}{6}$

جواب = 29

سوال نمبر 8

6 عددوں کا اوسط = 12

6 عددوں کا مجموعہ = 72 = 6×12

پہلے پانچ عددوں کا اوسط = 13

پہلے پانچ عددوں کا مجموعہ = 65 = 5 × 13

چھٹا عدد = 65-72 = 7

جواب = 7

سوال نمبر9

(i)

اعداد = 3,4,1,5,2

اعداد کو ترتیب دیا = 1,2,3,4,5

وسطانیہ = 3

جواب = 3

(ii)

اعداد = 0,4,3,5,6,12

اعداد کو ترتیب دیا = 0,3,4,5,6,12

وسطانیہ = $\frac{9}{2}=\frac{4+5}{2}$

جواب = 4.5

(iii)

اعداد = 4,3,2,1,5,6

اعداد کو ترتیب دیا = 1,2,3,4,5,6

وسطانیہ = $\frac{7}{2}=\frac{3+4}{2}$

جواب = 3.5

(iv)

اعداد = 10,23,43,47,49,32,21

اعداد کو ترتیب دیا = 10,21,23,32,43,47,49,

وسطانیہ = 32

جواب: = 32

سوال نمبر10

اعداد = 37,27,31,34,30,31,34,28,34

عادہ = 34

جواب = 34

مشق نمبر 5.1

مثالیں

مثال نمبر1

قیمت خرید = 800

قیمت فروخت = 650

نقصان = 150 = 650-800

جواب = 150

مثال نمبر2

ایک چیز کی قیمت خرید = 11.50

72 چیزوں کی کل قیمت خرید = 828.00=72×11.50

کل قیمت فروخت = 910.80

نفع = 82.80=828.00-910.80

نفع فیصد = $10=100\times\frac{82.80}{828}$

جواب = 10%

مثال نمبر3

ایک مشین کی قیمت خرید: 2500

نفع فیصد = $\frac{25}{2}$

نفع = $\frac{625}{2}=\frac{25}{2}\times\frac{2500}{100}$

جواب = 312.50

مثال نمبر4

فرض کیا قیمت خرید = x

نفع = $\frac{x}{10}=\frac{10}{100}\times x$

قیمت فروخت =

$\frac{11x}{10} = \frac{x}{10} + x$

$\frac{11x}{10} = 2200\ 0$

$x = \frac{10}{11} \times 22000$

$x = 20000$

پس قیمت خرید = 20000

جواب 20000

مثال نمبر 5

فرض کیا قیمت خرید = x

نقصان = $\frac{x}{20} = \frac{5}{100} \times x$

قیمت فروخت $\frac{19x}{20} = x - \frac{x}{20}$

$\frac{x19}{20} = 570000$

$x = \frac{20}{19} \times \overset{30000}{570000}$

$x = 600000$

اگر نفع 5 فیصد ہو تو منافع =

$30000 = \frac{5}{100} \times 600000$

پس اب قیمت فروخت =

630000=30000+600000

جواب: پس اگر گاڑی کی قیمت فروخت 630000 روپے ہو تو 5 فیصد نفع ہوتا ہے۔

سوال نمبر 1

کل گھڑیاں = 25

فی گھڑی قیمت خرید = 350

کل قیمت خرید = 8750 =25×350

نفع = 700

نفع فیصد = $8 = 100 \times \frac{700}{8750}$

جواب = 8%

سوال نمبر 2

کل موٹر سائیکل 10

فی موٹر سائیکل قیمت خرید= 17500

کل قیمت خرید = 175000=10×17500

نفع فیصد = $\frac{15}{100}$

کل نفع = $26250 = 175000 \times \frac{15}{100}$

فی موٹر سائیکل نفع = $2625 = \frac{26250}{10}$

جواب = 2625

سوال نمبر 3

کل واسکٹ =180=12×15

فی واسکٹ قیمت خرید= 125

کل قیمت خرید= 22500 = 180×125

کل قیمت فروخت = 1200

نقصان = 21300=1200-22500

نقصان فیصد:

$94.66 = \frac{852}{9} = 100 \times \frac{21300}{22500}$

نقصان = 94.66%

فی واسکٹ نقصان = $118.33 = \frac{21300}{180}$

سوال نمبر 4

سائیکل کی قیمت خرید = 500

خرچ مرمت = 150

کل قیمت خرید= 650 = 150 + 500

کل قیمت فروخت = 725

نفع = 75 = 650-725

نفع فیصد =

$11.54 = \frac{150}{13} = 100 \times \frac{75}{650}$

جواب = 11.54%

سوال نمبر 5

ایک قسم کی چائے = 20 کلوگرام

فی کلوگرام قیمت خرید = 22 روپے

20 کلو کی قیمت خرید =

440 روپے = 20×22

دوسری قسم کی چائے = 20 کلوگرام

فی کلوگرام قیمت خرید = 23 روپے

20 کلو کی قیمت خرید =

460 روپے = 20×23

چائے کی کل قیمت خرید =

900 = 460 + 440

فی کلو قیمت فروخت = 25 روپے

کل قیمت فروخت =

1000 روپے = 40×25

نفع = 100 = 900−1000

نفع فیصد = $\frac{100}{9} = 100 \times \frac{100}{900}$

جواب = 11.11%

سوال نمبر 6

ایک استری کی قیمت خرید = 210

5 استریوں کی قیمت خرید =

1050 = 5×210

قیمت فروخت = 1200

نفع = 150 = 1050−1200

نفع فیصد =

$14.28 = \frac{100}{7} = 100 \times \frac{150}{1050}$

جواب = 14.28%

سوال نمبر 7

فرض کیا قیمت خرید = x

نفع = $\frac{x}{10} = \frac{10}{100} \times x$

قیمت فروخت = $\frac{11x}{10} = \frac{x}{10} + x$

$\frac{11x}{10} = 110$

$x = \frac{110 \times 10}{11}$

$x = 100$

بدلوانے پر گاہک نے جو کل رقم ادا کی:

120=10+110

اب نفع = 20 = 100−120

نفع فیصد = $20 = 100 \times \frac{20}{100}$

جواب = 20%

مشق نمبر 5.2

مثالیں

مثال نمبر 1

کل مالیت = 15000

زکوٰۃ = $375 = \frac{5}{200} \times 15000$

جواب = 375

مثال نمبر 2

زکوٰۃ: 150

مالیت: $6000 = \frac{200}{5} \times 150$

جواب: 6000

مثال نمبر 3

سال کی بچت: 6000

سونا: 60 گرام

10 گرام سونے کی قیمت: 3150

1 گرام سونے کی قیمت: $\frac{3150}{10}$

60 گرام سونے کی قیمت:

$18900 = 60 \times \frac{3150}{10}$

کل مالیت:
24900 = 6000 + 18900
زکواۃ: $6225 = \frac{5}{200} \times 24900$
جواب: 622.5

مثال نمبر 4

زکواۃ: 625
مالیت: $25000 = \frac{200}{5} \times 625$
جواب: 25000

سوال نمبر 1

مالیت: 20000
زکواۃ: $500 = \frac{5}{200} \times 20000$
جواب: 500

سوال نمبر 2

مالیت: 18000
زکواۃ: $450 = \frac{5}{200} \times 18000$
جواب: 450

سوال نمبر 3

کل بوریاں = 400
ایک بوری کی قیمت: = 100

مالیت: 40000=100x400
زکواۃ= $1000 = \frac{5}{200} \times 40000$
جواب= 1000

سوال نمبر 5

زکواۃ= 1500
مالیت= $60000 = \frac{200}{5} \times 1500$
جواب= 60000

سوال نمبر 5

زکواۃ= 1325
مالیت= $\frac{200}{5} \times 1325$
جواب= 53000

سوال نمبر 6

زکواۃ= 1860.50
مالیت= $74420 = \frac{200}{5} \times 1860.50$
جواب= 74420

سوال نمبر 7

ہر تین ماہ کی اوسط آمدنی: 49500
سالانہ آمدنی: $198000 = 4 \times 49500$
اخراجات: 95000

سالانہ بچت:
103000=95000-198000
زکواۃ= $2575 = \frac{5}{200} \times 103000$
جواب= 2575

سوال نمبر 8

زکواۃ= 1062.50
مالیت= $\frac{5}{200} \times 1062.5$
جواب= 42500

سوال نمبر 9

سالانہ آمدنی = 115500
مکان کا کرایہ = 26400
کل آمدنی= 26400+115500
= 141900
گھریلو سالانہ اخراجات=42000
متفرق اخراجات = 12500
کل اخراجات
54500=12500+42000
سالانہ بچت:
87400=54500-141900
زکواۃ
$2185 = \frac{5}{200} \times 87400$
جواب= 2185

سوال نمبر 10

مدِ زکوٰۃ: 1972.50

مالیت: $\frac{200}{5} \times 1972.50$

جواب: 78900

سوال نمبر 11

زکوٰۃ: 2500

مالیت: $100000 = \frac{200}{5} \times 2500$

جواب: 100000

سوال نمبر 12

جتنے روپے بچائے = 9500

زیورات کی مالیت = 28350

کل مالیت =

$37850 = 9500 + 28350$

زکوٰۃ:

$\frac{3785}{4} = \frac{5}{200} \times 37850$

جواب: 946.25

سوال نمبر 13

زکوٰۃ: = 1000

سالانہ بچت =

$40000 = \frac{200}{5} \times 1000$

سالانہ اخراجات = 34000

کل آمدنی =

$74000 = 34000 + 40000$

جواب= 74000

مشق نمبر 5.3

مثالیں

مثال نمبر 1

تنخواہ دار کی سالانہ آمدنی = 75000 روپے

قابل ٹیکس آمدنی:

$35000 = 40000 - 75000$

ٹیکس= $3500 = \frac{10}{100} \times 35000$

جواب= 3500

مثال نمبر 2

محصول = 3550 روپے

قابل محصول آمدنی =

$35500 = \frac{100}{10} \times 3550$

کل مالیت=

$75500 = 40000 + 35500$

جواب = 75500

مثال نمبر 3

مالیت = 185000 روپے

شرح فیصد= $\frac{3}{2}\%$

محصول=

$2775 = \frac{3}{200} \times 185000$

جواب= 2775

مثال نمبر 4

محصول= 4950 روپے

شرح فیصد= $\frac{3}{2}\%$

مالیت =

$\frac{990000}{3} = \frac{200}{3} \times 4950$

جواب= 330000

سوال نمبر 1

سالانہ آمدنی= 81500

قابل ٹیکس آمدنی=

$41500 = 40000 - 81500$

ٹیکس =

$4150 = \frac{10}{100} \times 41500$

جواب = 4150

سوال نمبر 2

سالانہ آمدنی = 92250

قابل ٹیکس آمدنی:

52250 = 40000-92250

ٹیکس =

$5225 = \frac{10}{100} \times 52250$

جواب = 5225

سوال نمبر 3

کاروبار کی آمدنی = 89500

قابل ٹیکس آمدنی:

59500=30000-89500

ٹیکس =

$5950 = \frac{10}{100} \times 59500$

جواب = 5950

سوال نمبر 4

تنخواہ دار کا ٹیکس = 5795

قابل ٹیکس آمدنی =

$57950 = \frac{100}{10} \times 5795$

سالانہ آمدنی =

97950=40000+57950

جواب = 97950

سوال نمبر 5

سالانہ ٹیکس = 9999

قابل ٹیکس آمدنی =

$99990 = \frac{100}{10} \times 9999$

سالانہ کل آمدنی:

129990=30000+99990

جواب = 129990

سوال نمبر 6

(i)

جائیداد کی مالیت = 370000

شرح محصول = $\%1\frac{1}{2} = \frac{3}{200}$

محصول =

$5550 = \frac{3}{200} \times 370000$

جواب = 5550

(ii)

کل جائیداد = 325000

شرح محصول = $\%1\frac{1}{2} = \frac{3}{200}$

محصول =

$4875 = \frac{3}{200} \times 325000$

جواب = 4875

(iii)

کل دکانیں = 3

ایک دکان کی مالیت = 95000

تین دکانوں کی مالیت:

285000 = 3×95000

شرح محصول = $\%1\frac{1}{2} = \frac{3}{200}$

محصول =

$4275 = \frac{3}{200} \times 285000$

جواب = 4275

سوال نمبر 7

(i)

محصول = 6750

شرح محصول = $\%2 = \frac{2}{100}$

مالیت =

$337500 = \frac{100}{2} \times 6750$

جواب = 337500

(ii)

دکانوں پر محصول = 3500

شرح محصول = $\%2 = \frac{2}{100}$

دکانوں کی مالیت: $175000 = \frac{100}{2} \times 3500$

اور مکانوں پر محصول = 9000

شرح محصول = $\frac{3}{200} = \%1\frac{1}{2}$

مکانوں مالیت: $600000 = \frac{200}{3} \times 9000$

جواب = 600000

کل مالیت = $775000 = 600000 + 175000$

(iii)

محصول = 6650

شرح محصول = $\frac{2}{100} = \%2$

مالیت = $332500 = \frac{100}{2} \times 6650$

جواب = 332500

باب نمبر 6

مشق نمبر 6.1

مختصر کریں۔

سوال نمبر 1:

$4a - \{3a - (2a - a)\}$
$= 4a - \{3a - (2a - a)\}$
$= 4a - \{3a - (a)\}$
$= 4a - \{3a - a)\}$
$= 4a - \{2a\}$
$= 4a - 2a$
$= 2a$ جواب

سوال نمبر 2:

$a - [a - \{a - (a-c)\}]$
$= a - [a - \{a - (a-c)\}]$
$= a - [a - \{a - a + c\}]$
$= a - [a - \{c\}]$
$= a - [a - c]$
$= a - a + c$
$= c$ جواب

سوال نمبر 3:

$a - [a - \{a - (a + b)\}]$
$= a - [a - \{a - (a + b)\}]$
$= a - [a - \{a - a - b)\}]$
$= a - [a - \{-b)]$
$= a - [a + b]$
$= a - a - b$
$= -b$ جواب

سوال نمبر 4:

$2x - [3x - \{5x - (5x - 6x) + 2x\}]$
$= 2x - [3x - \{5x - (5x - 6x) + 2x\}]$
$= 2x - [3x - \{5x - (- x) + 2x\}]$
$= 2x - [3x - \{5x + x + 2x\}]$
$= 2x - [3x - \{8x\}]$
$= 2x - [3x - 8x]$
$= 2x - [- 5x]$
$= 2x + 5x$
$= 7x$ جواب

سوال نمبر 5:

$7 + \{6-2 (3x + x) -4 (x - 2)\}$
$= 7 + \{6-2 (3x + x) -4 (x - 2)\}$
$= 7 + \{6-6 - 2x - 4x + 8\}$
$= 7 + \{- 6x + 8\}$
$= 7 + 6x + 8$
$= 15 - 6x$ جواب

سوال نمبر 6:

$2p \{p-q - (p - 2q)\}$
$= 2p \{p-q - (p - 2q)\}$
$= 2p \{p-q - p + 2q)\}$
$= 2p \{q\}$
$= 2pq$ جواب

سوال نمبر 7:

$5y (x-2y) - 2x \{x - (x - y)\}$
$= 5y (x-2y) - 2x \{x - (x - y)\}$
$= 5xy - 10y^2 - 2x \{x - x + y\}$
$= 5xy - 10y^2 - 2x \{y\}$
$= 5xy - 10y^2 - 2xy$
$= 3xy - 10y^2$ جواب

سوال نمبر 8:

$2 \{a (a - b) - b (a + b)\}$
$= 2 \{a (a - b) - b (a + b)\}$
$= 2 \{a^2 - ab - ab - b^2\}$
$= 2 \{a^2 - 2ab - b^2\}$
$= 2a^2 - 4ab - 2b^2$ جواب

سوال نمبر 9:
$2c^2 - \{c(c+2d) - d(c+d)\}$
$= 2c^2 - \{c(c+2d) - d(c+d)\}$
$= 2c^2 - \{c^2 + 2cd - cd - d^2\}$
$= 2c^2 - \{c^2 + cd - d^2\}$
$= 2c^2 - c^2 - cd + d^2$
$= c^2 - cd - d^2$ جواب

سوال نمبر 10:
$3[x - \{2 - 2(x-1)\} + x]$
$= 3[x - \{2 - 2(x-1)\} + x]$
$= 3[x - \{2 - 2x + 2\} + x]$
$= 3[x - \{4 - 2x\} + x]$
$= 3[x - 4 + 2x + x]$
$= 3[4x - 4]$
$= 12x - 12$ جواب

سوال نمبر 11:
$3a - [3a + c - \{4a(db - c)\}]$
$= 3a - [3a + c - \{4a(db - c)\}]$
$= 3a - [3a + c - \{4adb - 4ac\}]$
$= 3a - [3a + c - 4adb + 4ac]$
$= 3a - 3a - c + 4adb - 4ac$
$= 4adb - c - 4ac$ جواب

سوال نمبر 12:
$5a - [2a - 2\{a - a(a-1)\} + 2]$
$= 5a - [2a - 2\{a - a(a-1)\} + 2]$
$= 5a - [2a - 2\{a - a^2 + a\} + 2]$
$= 5a - [2a - 4a + 2a^2 + 2]$
$= 5a - [-2a + 2a^2 + 2]$
$= 5a + 2a - 2a^2 - 2$
$= 7a - 2a^2 - 2$ جواب

سوال نمبر 13:
$6a - [3b - \{2a - (6a - 3b)\}]$
$= 6a - [3b - \{2a - (6a - 3b)\}]$
$= 6a - [3b - \{2a - 6a + 3b\}]$
$= 6a - [3b - \{-4a + 3b\}]$
$= 6a - [3b + 4a - 3b]$
$= 6a - [4a]$
$= 6a - 4a$
$= 2a$ جواب

سوال نمبر 14:
$a - [3b + \{3c - 2a - (a-b)\} + 2a - (b - 3c)]$
$= a - [3b + \{3c - 2a - (a-b)\} + 2a - (b - 3c)]$
$= a - [3b + \{3c - 2a - a + b\} + 2a - b + 3c]$
$= a - [3b + \{3c - 3a + b\} + 2a - b + 3c]$
$= a - [3b + 3c - 3a + b + 2a - b + 3c]$
$= a - [3b + 6c - a]$
$= a - 3b - 6c + a$
$= 2a - 3b - 6c$ جواب

سوال نمبر 15:
$3[a - 2\{b - 4(c-d)\}] - 4[a - 3\{b + 4(c+d)\}]$
$= 3[a - 2\{b - 4(c-d)\}] - 4[a - 3\{b + 4(c+d)\}]$
$= 3[a - 2\{b - 4c + 4d\}] - 4[a - 3\{b + 4c + 4d\}]$
$= 3[a - 2b + 8c - 8d] - 4[a - 3b + 12c - 12d]$
$= 3a - 6b + 24c - 24d - 4a + 12b + 48c + 48d$
$= 3a - 4a - 6b + 12b - 24c + 48c - 24d + 48d$
$= -a + 6b + 72c + 24d$ جواب

سوال نمبر 16:
$a + \{-2b + 3(c - \overline{d - c})\}$
$= a + \{-2b + 3(c - \overline{d - c})\}$
$= a + \{-2b + 3(c - d + c)\}$
$= a + \{-2b + 3(2c - d)\}$
$= a + \{-2b + 6c - 3d\}$
$= a - 2b + 6c - 3d$ جواب

سوال نمبر 17:
$3p - \{5q - (3p + 2p) - (2p - \overline{q + p})\}$
$= 3p - \{5q - (3p + 2p) - (2p - \overline{q + p})\}$
$= 3p - \{5q - 5p - (2p - q - p)\}$
$= 3p - \{5q - 5p - (p - q)\}$
$= 3p - \{5q - 5p - p + q\}$
$= 3p - \{6q - 6p\}$
$= 3p - 6q + 6p$
$= 9p - 6q$ جواب

سوال نمبر 18:
$3(5 - 6x) - 5[x - 5\{1 - 3(x - 3 + x)\}]$
$= 3(5 - 6x) - 5[x - 5\{1 - 3(x - 3 + x)\}]$
$= 15 - 18x) - 5[x - 5\{1 - 3(x - 3 - x)\}]$
$= 15 - 18x - 5[x - 5\{1 - 3(-3)\}]$
$= 15 - 18x - 5[x - 5\{1 + 9\}]$
$= 15 - 18x - 5[x - 5\{10\}]$
$= 15 - 18x - 5[x - 50]$
$= 265 - 23x$ جواب

مشق نمبر 6.2

مربع معلوم کریں۔

سوال نمبر 1:

$3a + 4$

$(3a + 4)^2 = (3a)^2 + 2(3a)(4) + (4)^2$

$= 9a^2 + 24a + 16$ جواب

سوال نمبر 2:

$\frac{1}{2}a + \frac{1}{3}b$

$(\frac{1}{2}a + \frac{1}{3}b)^2 = (\frac{1}{2}a)^2 + 2(\frac{1}{2}a)(\frac{1}{3}b) + (\frac{1}{3}b)^2$

$= \frac{1}{4}a^2 + \frac{1}{3}ab + \frac{1}{9}b^2$ جواب

سوال نمبر 3:

$\frac{3}{2}a + \frac{2}{3}b$

$(\frac{3}{2}a + \frac{2}{3}b)^2 = (\frac{3}{2}a)^2 + 2(\frac{3}{2}a)(\frac{2}{3}b) + (\frac{2}{3}b)^2$

$= \frac{9}{4}a^2 + 2ab + \frac{4}{9}b^2$ جواب

سوال نمبر 4:

$3x + 5y$

$(3x + 5y)^2 = (3x)^2 + 2(3x)(5y) + (5y)^2$

$= 3x + 30xy + 25y^2$ جواب

سوال نمبر 5:

$5 + 2a$

$(5 + 2a)^2 = (5)^2 + 2(5)(2a) + (2a)^2$

$= 25 + 20a + 4a^2$ جواب

سوال نمبر 6:

$4a + 5b$

$(4a + 5b)^2 = (4a)^2 + 2(4a)(5b) + (5b)^2$

$= 16a^2 + 40ab + 25b^2$ جواب

سوال نمبر 7:

$\frac{x}{4} + \frac{y}{3}$

$(\frac{x}{4} + \frac{y}{3})^2 = (\frac{x}{4}) + 2(\frac{x}{4})(\frac{y}{3}) + (\frac{y}{3})^2$

$= \frac{x^2}{16} + \frac{xy}{6} + \frac{y^2}{9}$ جواب

سوال نمبر 8:

$\frac{3x}{2} + \frac{2y}{5}$

$(\frac{3x}{2} + \frac{2y}{5})^2 = (\frac{3x}{2})^2 + 2(\frac{3x}{2})(\frac{2y}{5}) + (\frac{2y}{5})^2$

$= \frac{9x^2}{4} + \frac{6xy}{5} + \frac{4y^2}{25}$ جواب

سوال نمبر 9:

$b + \frac{2c}{3}$

$(b + \frac{2c}{3})^2 = (b) + 2(b)(\frac{2c}{3}) + (\frac{2c}{3})^2$

$= b^2 + \frac{4abc}{3} + \frac{4c}{9}$ جواب

سوال نمبر 10:

$(5a + 3b)^2 - (3a + 2b)^2$

$= [(5a)^2 + 2(5a)(3b) + (3b)^2] - [(3a)^2 + 2(3a)(2b) + (2b)^2]$

$= [25a^2 + 30ab + 9b^2] - [9a^2 + 12ab + 4b^2]$

$= 25a^2 + 30ab + 9b^2 - 9a^2 - 12ab - 4b^2$

$= 25a^2 - 9a^2 + 30ab - 12ab + 9b^2 - 4b^2$

$= 16a^2 + 18ab + 5b^2$ جواب

سوال نمبر 11:

$(\frac{2a}{3} + \frac{b}{2})^2 + (\frac{a}{2} + \frac{b}{2})^2$

$= [(\frac{2a}{3})^2 + 2(\frac{2a}{3})(\frac{b}{2})] + (\frac{a}{2}) + 2(\frac{a}{2})(\frac{b}{2}) + (\frac{b}{2})^2$

$= (\frac{4a^2}{9} + \frac{2ab}{3} + \frac{b^2}{4}] + [\frac{a^2}{4}) + \frac{ab}{2} + \frac{b^2}{4}]$

$= \frac{4a^2}{9} + \frac{2ab}{3} + \frac{b^2}{4} + \frac{a^2}{4} + \frac{ab}{2} + \frac{b^2}{4}$

$= \frac{4a^2}{9} + \frac{b^2}{4} + \frac{2ab}{3} + \frac{ab}{2} + \frac{b^2}{4} + \frac{a^2}{4}$

$= (\frac{4}{9} + \frac{1}{4})a^2 + (\frac{2}{3} + \frac{1}{2})ab + (\frac{1}{4} + \frac{1}{4})b^2$

$= \frac{25}{36}a^2 + \frac{7}{6}ab + \frac{1}{2}b^2$ جواب

سوال نمبر12:

$$(2ab + 3c)^2 + (3ab + 2c)^2$$
$$= [(2ab)^2 + 2(2ab)(3c) + (3c)^2] + [(3ab)^2 + 2(3ab)(2c) + (2c)^2]$$
$$= [4a^2b^2 + 12abc + 9c^2] + [9a^2b^2 + 12abc + 4c^2]$$
$$= 4a^2b^2 + 12abc + 9c^2 + 9a^2b^2 + 12abc + 4c^2$$
$$= 4a^2b^2 + 9a^2b^2 + 12abc + 12abc + 9c^2 + 4c^2$$
$$= 13a^2b^2 + 24abc + 13c^2$$ جواب

سوال نمبر13:

$$(9d + 5c)^2 + (3d + 2c)^2$$
$$= [(9d^2)^2 + 2(2dc)(3c) + (5c)^2]^2 + [(3b)^2 + 2(3dc)(2c) + (2c^2)^2]$$
$$= 81d^4 + 25c^4 + 2(45d^2c^2) + 9d^4 + 4c^4 + 2(6d^2c^2)$$
$$= 81d^4 + 9d^4 + 25c^4 + 4c^4 + 90d^2c^2 + 90d^2c^2$$
$$= 90d^4 + 29c^4 + 102\,d^2c^2$$ جواب

کلیہ کی مدد سے قیمت معلوم کریں۔

سوال نمبر14:

$$(102)^2$$
$$(102)^2 = (100 + 2)^2$$
$$= (100)^2 + 2(100)(2) + (2)^2$$
$$= 10000 + 400 + 4$$
$$(102)^2 = 10404$$ جواب

سوال نمبر15:

$$(104)^2$$
$$(104)^2 = (100 + 4)^2$$
$$= (100)^2 + 2(100)(4) + (4)^2$$
$$= 10000 + 800 + 16$$
$$(104)^2 = 10816$$ جواب

سوال نمبر16:

$$(105)^2$$
$$(105)^2 = (100 + 5)^2$$
$$= (100)^2 + 2(100)(5) + (5)^2$$
$$= 10000 + 1000 + 25$$
$$(105)^2 = 11025$$ جواب

سوال نمبر17:

$$(203)^2$$
$$(203)^2 = (200 + 3)^2$$
$$= (200)^2 + 2(200)(3) + (3)^2$$
$$= 40000 + 1200 + 9$$
$$(203)^2 = 41209$$ جواب

سوال نمبر18:

$$(204)^2$$
$$(204)^2 = (200 + 4)^2$$
$$= (200)^2 + 2(200)(4) + (4)^2$$
$$= 40000 + 1600 + 16$$
$$(204)^2 = 41616$$ جواب

مشق نمبر 6.3

(1) کلیہ کی مدد سے مربع معلوم کریں۔

سوال نمبر 1:

$(2a - 3)$

$(2a - 3)^2 = (2a)^2 - 2(2a)(3) + (3)^2$

$= 4a^2 - 12a + 9$ جواب

سوال نمبر 2:

$(3x - 2)$

$(3x - 2)^2 = (3x)^2 - 2(3x)(2) + (3)^2$

$= 9x^2 - 12x + 4$ جواب

سوال نمبر 3:

$(\frac{3}{2}xy - \frac{1}{2}y)$

$(\frac{3}{2}xy - \frac{1}{2}y)^2 = (\frac{3}{2}xy)^2 - 2(\frac{3}{2}xy)(\frac{1}{2}y) + (\frac{1}{2}y)^2$

$= \frac{9}{4}x^2y^2 - \frac{3}{2}xy^2 + \frac{1}{4}y^2$ جواب

سوال نمبر 4:

$(\frac{x}{3} - \frac{Y}{4})$

$(\frac{x}{3} - \frac{Y}{4})^2 = (\frac{x}{3})^2 - 2(\frac{x}{3})(\frac{y}{4}) + (\frac{y}{4})^2$

$= \frac{x^2}{9} - \frac{xy}{2} + \frac{y^2}{16}$ جواب

سوال نمبر 5:

$(\frac{2a}{3} - 3b)$

$(\frac{2a}{3} - 3b)^2 = (\frac{2a}{3})^2 - 2(\frac{2a}{3})(3b) + (3b)^2$

$= \frac{4a^2}{9} - 4ab + 9b^2$ جواب

(2) مختصر کریں۔

سوال نمبر 6:

$(a + b)^2 + (a - b)^2$

$= [(a)^2 + 2(a)(b) + (b)^2] + [(a)^2 - 2(a)(b) + (b)^2]$

$= [a^2 + 2ab + b^2] + [a^2 - 2ab + b^2]$

$= a^2 + 2ab + b^2 + a^2 - 2ab + b^2$

$= a^2 + a^2 + 2ab - 2ab + b^2 + b^2$

$= 2a^2 + 2b^2$ جواب

سوال نمبر 7:

$$(a + b)^2 - (a - b)^2$$
$$= [(a)^2 + 2\,(a)\,(b) + (b)^2] - [(a)^2 - 2(a)\,(b) + (b)^2]$$
$$= [a^2 + 2ab + b^2] - [a^2 - 2ab + b^2]$$
$$= a^2 + 2ab + b^2 - a^2 + 2ab - b^2$$
$$= a^2 - a^2 + 2ab + 2ab + b^2 - b^2$$
$$= 4ab$$ جواب

سوال نمبر 8:

$$(2a - 3b)^2 - (3a - 2b)^2$$
$$= [(2a)^2 - 2\,(2a)\,(3b) + (3b)^2] + [(3a)^2 - 2(3a)\,(2b) + (2b)^2]$$
$$= [4a^2 - 12ab + 9b^2] - [9a^2 - 12ab + 4b^2]$$
$$= 4a^2 - 12ab + 9b^2 + 9a^2 - 12ab + 9b + 4b^2$$
$$= 4a^2 + 9a^2 - 12ab - 12ab + 9b^2 + 4b^2$$
$$= 13a^2 + 24ab - 13b^2$$ جواب

سوال نمبر 9:

$$\left(\frac{2a}{3} - \frac{3b}{2}\right)^2 + \left(\frac{3a}{2} - \frac{2b}{3}\right)^2$$
$$= \left[\left(\frac{2a}{3}\right)^2 - 2\left(\frac{2a}{3}\right)\left(\frac{3b}{2}\right) + \left(\frac{3b}{2}\right)^2\right] + \left[\left(\frac{3a}{2}\right)^2 - 2\left(\frac{3a}{2}\right)\left(\frac{2b}{3}\right) + \left(\frac{2b}{3}\right)^2\right]$$
$$= \left[\frac{4a^2}{9} - 2ab + \frac{9b^2}{4}\right] + \left[\frac{9a^2}{4} - 2ab + \frac{4b^2}{9}\right]$$
$$= \frac{4}{9}a^2 - 2ab + \frac{9}{4}b^2 + \frac{4}{9}a^2 - 2ab + \frac{4}{9}a^2$$
$$= \frac{4}{9}a^2 + \frac{4}{9}a^2 - 2ab - 2ab + \frac{9}{4}b^2 + \frac{4}{9}a^2$$
$$= \frac{97}{36}a^2 - 4ab + \frac{97}{36}b^2$$ جواب

سوال نمبر 10:

$$(98)^2$$
$$(98)^2 = (98 - 2)^2$$
$$= (100)^2 - 2(100)\,(2) + (2)^2$$
$$= 10000 - 400 + 4$$
$$(98)^2 = 9604$$ جواب

سوال نمبر 11:

$$(99)^2$$
$$(99)^2 = (100 - 1)^2$$
$$= (100)^2 - 2(100)\,(1) + (1)^2$$
$$= 10000 - 200 + 1$$
$$(99)^2 = 9801$$ جواب

سوال نمبر12: $(95)^2$

$(95)^2 = (100 - 5)^2$

$= (100)^2 - 2(100)(5) + (5)^2$

$= 10000 - 1000 + 25$

$(95)^2 = 9025$ جواب

سوال نمبر13: $(197)^2$

$(197)^2 = (200 - 3)^2$

$= (200)^2 - 2(200)(3) + (3)^2$

$= 40000 - 1200 + 9$

$(197)^2 = 38809$ جواب

سوال نمبر14: $(198)^2$

$(198)^2 = (200 - 2)^2$

$= (200)^2 - 2(200)(2) + (2)^2$

$= 40000 - 800 + 4$

$(198)^2 = 39204$ جواب

سوال نمبر15: $(97)^2$

$(97)^2 = (100 - 3)^2$

$= (100)^2 - 2(100)(3) + (3)^2$

$= 10000 - 600 + 9$

$(97)^2 = 9409$ جواب

سوال نمبر16: $16a^2 + (\quad) + 9b^2$

کلیہ $(a + b)^2 = a^2 + 2ab + b^2$

$= (4a)^2 + 2(4a)(3b) + (3b)^2$

$= 16a^2 + 24ab + 9b^2$

پس نامعلوم رقم $= 24ab$ جواب

سوال نمبر17: $\frac{25}{16}x^2 + (\quad) + \frac{16}{25}y^2$

کلیہ $(a + b)^2 = a^2 + 2ab + b^2$

$= (\frac{5}{4}x)^2 + (\quad)(\frac{4}{5}y)^2$

$= (\frac{5}{4}x)^2 + 2(\frac{5}{4}x) + (\frac{4}{5}y) + (\frac{4}{5}y)^2$

$= \frac{25}{16}x^2 + (2xy) + \frac{16}{25}y^2$

پس نامعلوم رقم $= 2xy$ جواب

سوال نمبر18: $\frac{16}{25}a^2 + (\quad) + \frac{25}{16}b^2$

کلیہ $(a + b)^2 = a^2 + 2ab + b^2$

$= (\frac{4}{5}a)^2 + (\quad)(\frac{5}{4}b)^2$

$= (\frac{4}{5}a)^2 + 2(\frac{4}{5}a) + (\frac{5}{4}b) + (\frac{5}{4}b)^2$

$= \frac{16}{25}a^2 + (2ab) + \frac{25}{16}b^2$

پس نامعلوم رقم $= 2ab$ جواب

سوال نمبر19: $16x^2 + (\quad) + 9^2$

کلیہ $(a - b)^2 = a^2 - 2ab + b^2$

$= (4x)^2 - (\quad) + (3)^2$

$= (4x)^2 - 2(4x)(3) + (3)^2$

$= 16x - 24x + 9$

پس نامعلوم رقم $= 24x$ جواب

سوال نمبر20: $25a^2b^2 - 30abc + (\quad)$

کلیہ $(a - b)^2 = a^2 - 2ab + b^2$

$= (5ab)^2 - 2(5ab)(3c) + (3c)^2$

$= 25a^2b^2 - 30abc + 9c^2$

پس نامعلوم رقم $= 9c^2$ جواب

مشق نمبر 6.4

کلیہ کی مدد سے حاصل ضرب معلوم کریں۔

سوال نمبر 1:
$(X + 2)\ (x - 2)$
$= (x + 2)\ (x - 2)$
$= (x)^2 - (2)^2$
$= x^2 - 4$ جواب

سوال نمبر 2:
$(X^2 + y^2)\ (x^2 - y^2)$
$= (X^2 + y^2)\ (x^2 - y^2)$
$= (x^2)^2 - (y^2)^2$
$= x^4 - y^4$ جواب

سوال نمبر 3:
$(px + q)\ (px - q)$
$= (px + q)\ (px - q)$
$= (px)^2 - (q)^2$
$= p^2x^2 - q^2$ جواب

سوال نمبر 4:
$(ab - c)\ (ab + c)$
$= (ab - c)\ (ab + c)$
$= (ab)^2 - (c)^2$
$= a^2b^2 - c^2$ جواب

سوال نمبر 5:
$(3x + y)\ (3x - y)$
$= (3x + y)\ (3x - y)$
$= (3x)^2 - (y)^2$
$= 9x^2 - y^2$ جواب

سوال نمبر 6:
$(ab - d)\ (ab + d)$
$= (ab - d)\ (ab + d)$
$= (ab)^2 - (d)^2$
$= a^2b^2 - d^2$ جواب

سوال نمبر 7:
$(3a + 2b)\ (3a - 2b)$
$= (3a + 2b)\ (3a - 2b)$
$= (3a)^2 - (2b)^2$
$= 9a^2 - 4b^2$ جواب

سوال نمبر 8:
$(a^2 - 2b^2)\ (a^2 + 2b^2)$
$= (a^2 - 2b^2)\ (a^2 + 2b^2)$
$= (a^2)^2 - (2b^2)^2$
$= a^4 - 4b^4$ جواب

سوال نمبر 9:
$(1 - x^3)\ (1 + x^3)$
$= (1 - x^3)\ (1 + x^3)$
$= (1)^2 - (x^3)^2$
$= 1 - x^6$ جواب

سوال نمبر 10:
$(a - bc)\ (a + bc)$
$= (a - bc)\ (a + bc)$
$= (a)^2 - (bc)^2$
$= a^2 - b^2c^2$ جواب

کلیہ کی مدد سے قیمت معلوم کریں۔

سوال نمبر 11:
$(64)\ (56)$
$= (60 + 4)\ (60 - 4)$
$= (60)^2 - (4)^2$
$= 3600 - 16$
$= 3584$ جواب

سوال نمبر 12:
$(102)\ (98)$
$= (100 + 2)\ (100 - 2)$
$= (100)^2 - (2)^2$
$= 10000 - 4$
$= 9996$ جواب

سوال نمبر 13:
$(31)\ (29)$
$= (30 + 1)\ (30 - 1)$
$= (30)^2 - (1)^2$
$= 900 - 1$
$= 899$ جواب

سوال نمبر 14:
$(53)\ (47)$
$= (50 + 3)\ (50 - 3)$
$= (50)^2 - (3)^2$
$= 2500 - 9$
$= 2491$ جواب

سوال نمبر15:

$(95)(85)$
$= (90+5)(90-5)$
$= (90)^2 - (5)^2$
$= 8100 - 25$
$= 8075$ جواب

سوال نمبر16:

$(x+y)(x-y)(x^2+y^2)$
$= [(x+y)(x-y)](x^2+y^2)$
$= (x^2-y^2)(x^2+y^2)$
$= (x^2)^2-(y^2)^2$ جواب
$= x^4-y^4$

سوال نمبر17:

$(2a+3b)(2a-3b)(4a^2-9b^2)$
$= [(2a+3b)(2a-3b)](4a^2+9b^2)$
$= [(2a)^2-(3b)^2](4a^2-9b^2)$
$= (4a^2-9b^2)(4a^2-9b^2)$
$= (4a^2)^2-(9b^2)^2$
$= 16a^4-81b^4$ جواب

سوال نمبر18:

$(4x+5y)(4x-5y)(16x^2-25y^2)$
$= [(4x+5y)(4x-5y)](16x^2+25y^2)$
$= [(4x)^2-(5y)^2](16x^2+25y^2)$
$= (16x^2-25y^2)(16x^2+25y^2)$
$= (16x^2)^2-(25y^2)^2$
$= 256x^4-625y^4$ جواب

سوال نمبر19:

$(5a+4b)(5a-4b)(25a^2-16b^2)$
$= [(5a+4b)(5a-4b)](25a^2+16b^2)$
$= [(5a)^2-(4b)^2](25a^2+16b^2)$
$= (25a^2-16b^2)(25a^2+16b^2)$
$= (25a^2)^2-(16b^2)^2$
$= 625a^4-256b^4$ جواب

سوال نمبر20:

$(a+b)(a-b)(a^2+b^2)(a^4+b^4)$
$= [(a+b)(a-b)](a^2+b^2)(a^4+b^4)$
$= (a^2-b^2)(a^2+b^2)(a^4+b^4)$
$= [(a^2-b^2)(a^2+b^2)](a^4+b^4)$
$= [(a^2)^2-(b^2)^2](a^4+b^4)$
$= (a^4-b^4)(a^4+b^4)$
$= (a^4)^2-(b^4)^2$
$= a^8-b^8$ جواب

سوال نمبر21: $(a-b)$ کی قیمت معلوم کریں۔

اگر $a^2-b^2 = 20$
$a+b = 5$
کیونکہ $(a+b)(a-b) = a^2-b^2$
$5(a-b) = 20$
$\frac{5(a-b)}{5} = \frac{20}{5}$
$(a-b) = 4$ جواب

سوال نمبر22: $(a+b)$ کی قیمت معلوم کریں۔

اگر $a^2-b^2 = 96$
$a-b = 12$
کیونکہ $(a+b)(a-b) = a^2-b^2$
$(a+b)\,12 = 96$
$\frac{(a-b)\,12}{12} = \frac{96}{12}$
$(a+b) = 8$ جواب

سوال نمبر23: (a^2-b^2) کی قیمت معلوم کریں۔

اگر $a^2-b^2 = 6$
$a+b = 4$
کیونکہ $(a+b)(a-b) = a^2-b^2$
$(4)(6) = a^2-b^2$
$24 = a^2-b^2$ جواب

باب نمبر 7

مشق 7.1

(1) حل سیٹ معلوم کریں اور پڑتال بھی کریں۔

سوال نمبر 1:

$$4x - 5 = 1$$
$$4x - 5 + 5 = 1 + 5$$
$$4x = 6$$
$$\frac{4x}{4} = \frac{6}{4}$$
$$x = \frac{3}{2} = 1\frac{1}{2}$$

پڑتال :۔

$$4x - 5 = 1$$
$$4(\frac{3}{2}) - 5 = \cdot$$
$$2(\frac{3}{1}) - 5 = 1$$
$$6 - 5 = 1$$
$$1 = 1$$

پس $\{1\frac{1}{2}\}$ جواب

سوال نمبر 2:

$$21x + 19 = 40$$
$$21x + 19 - 19 = 40 - 19$$
$$21x = 21$$
$$\frac{21x}{21} = \frac{21}{21}$$
$$x = 1$$

پڑتال :۔

$$21x + 19 = 40$$
$$4(1) + 19 = 40$$
$$21 + 19 = 40$$
$$40 = 40$$

پس $\{1\}$ جواب

سوال نمبر 3:

$$11y - 10 = 32$$
$$11y + 10 - 10 = 32 - 10$$
$$11y = 22$$
$$\frac{11y}{11} = \frac{22}{11}$$
$$y = 2$$

پڑتال :۔

$$11y - 10 = 32$$
$$11(2) + 10 = 32$$
$$22 + 10 = 32$$
$$32 = 32$$

پس $\{2\}$ جواب

سوال نمبر 4:

$$40y - 50 = -100$$
$$40y - 50 + 50 = -100 + 50$$
$$40y = -50$$
$$\frac{40y}{40} = \frac{-50}{40}$$
$$y = \frac{-5}{4}$$

پڑتال :۔

$$40y - 50 = -100$$
$$40(\frac{-5}{4}) - 50 = -100$$
$$-50 - 50 = -100$$
$$-100 = -100$$

پس $\{-1\frac{1}{4}\}$ جواب

سوال نمبر 5:

$$9Z + 59 = 5$$
$$9Z + 59 - 59 = 5 - 59$$
$$9Z = -54$$
$$\frac{9Z}{9} = \frac{-54}{9}$$
$$Z = -6$$

پڑتال:-

$$9Z + 59 = 5$$
$$9(-6) + 59 = 5$$
$$-54 + 59 = 5$$
$$5 = 5$$

پس {-6} جواب

سوال نمبر 6:

$$2Z + 18 = 6Z + 10$$
$$2Z - 18 + 18 = 6Z + 10 + 18$$
$$2Z = 6Z + 28$$
$$2Z - 6Z = 6Z + 28 - 6Z$$
$$2 - 6 = 6Z + 28 - 6Z$$
$$-4Z = 28$$
$$\frac{-4Z}{-4} = \frac{28}{-4}$$
$$Z = -7$$

پڑتال:-

$$2Z - 18 = 6Z + 10$$
$$2(-7) - 18 = 6(-7) + 10$$
$$-14 - 18 = -42 + 10$$
$$32 = -32$$

پس {-7} جواب

سوال نمبر 7:

$$\frac{3x}{2} + \frac{4}{5} = \frac{19}{5}$$
$$\frac{3x}{2} + \frac{4}{5} - \frac{4}{5} = \frac{19}{5} - \frac{4}{5}$$
$$\frac{3x}{2} = \frac{15}{5}$$
$$\frac{3x}{2} = .3$$
$$x = 3 \times \frac{2}{3}$$
$$x = 2$$

پڑتال:-

$$\frac{3x}{2} + \frac{4}{5} = \frac{19}{5}$$
$$\frac{3(2)}{2} + \frac{4}{5} = \frac{19}{5}$$
$$\frac{3}{1} + \frac{4}{5} = \frac{19}{5}$$
$$\frac{15+4}{5} = \frac{19}{5}$$
$$\frac{19}{5} = \frac{19}{5}$$

پس {2} جواب

سوال نمبر 8:

$$\frac{y}{4} - \frac{3}{2} = \frac{5}{2}$$
$$\frac{y}{4} - \frac{3}{2} + \frac{3}{2} = \frac{5}{2} - \frac{3}{2}$$
$$\frac{y}{4} = \frac{8}{2}$$
$$\frac{y}{4} = 4$$
$$\frac{y}{4} \times 4 = 4 \times 4$$
$$y = 16$$

پڑتال:-

$$\frac{y}{4} - \frac{3}{2} = \frac{5}{2}$$
$$\frac{(16)}{4} - \frac{3}{2} = \frac{5}{2}$$
$$\frac{8}{2} - \frac{3}{2} = \frac{5}{2}$$
$$\frac{8 - 3}{2} = \frac{5}{2}$$
$$\frac{5}{2} = \frac{5}{2}$$

پس {16} جواب

سوال نمبر 9:

$$3y - \frac{1}{2} = \frac{21}{2}$$
$$3y - \frac{1}{2} + \frac{1}{2} = \frac{21}{2} + \frac{1}{2}$$
$$3y = \frac{22}{2}$$
$$3y = 11$$
$$y = \frac{11}{3}$$
$$y = \frac{11}{3} = 3\frac{2}{3}$$

پڑتال :-

$$3y - \frac{1}{2} = \frac{21}{2}$$
$$3\left(\frac{11}{3}\right) - \frac{1}{2} = \frac{21}{2}$$
$$\frac{11}{1} - \frac{1}{2} = \frac{21}{2}$$
$$\frac{21-1}{2} = \frac{21}{2}$$
$$\frac{21}{2} = \frac{21}{2}$$

پس $\{\frac{11}{3}\} = \{3\frac{2}{3}\}$ جواب

سوال نمبر 10:

$$\frac{4t + 7}{11} = 12$$
$$\frac{4t + 7}{11} \times 4 = 12 \times 11$$
$$4t + 7 = 132$$
$$4t + 7 - 7 = 132 - 7$$
$$4t = 125$$
$$t = \frac{125}{4}$$
$$t = \frac{125}{4}$$
$$t = 31\frac{1}{4}$$

پس $\{31\frac{1}{4}\}$ جواب

سوال نمبر 11:

$$\frac{6t - 5}{5} = 7$$
$$\frac{6t - 5}{5} \times 5 = 7 \times 5$$
$$6t - 5 = 35$$
$$6t - 5 + 5 = 35 + 5$$
$$6t = 40$$
$$t = \frac{40}{6} = \frac{20}{3}$$
$$t = 6\frac{2}{3}$$

پس $\{6\frac{2}{3}\}$ جواب

سوال نمبر 12:

$$\frac{5t + 59}{9} = 13$$
$$\frac{5t + 59}{9} \times 9 = 13 \times 9$$
$$5t + 59 = 117$$
$$5t + 59 - 59 = 117 - 59$$
$$5t = 58$$
$$t = \frac{58}{5}$$
$$t = 11\frac{3}{5}$$

پس $\{11\frac{3}{5}\}$ جواب

سوال نمبر13:

$$\frac{9t+13}{8} = 9$$
$$\frac{9t+13}{8}\times 8 = 9\times 8$$
$$9t+13 = 72$$
$$9t+13-13 = 72-13$$
$$9t = 59$$
$$t = \frac{59}{9}$$
$$t = 6\frac{5}{9}$$

پس $\{6\frac{5}{9}\}$ جواب

سوال نمبر14:

$$\frac{3-2t}{4}+\frac{4t+5}{6} = 9$$
$$24\times\frac{3-2t}{4}+24\times\frac{4t+5}{6} = 24\times 1$$
$$6\times\frac{3-2t}{1}+4\times\frac{4t-5}{1} = 24\times 1$$
$$6(3-2t)+4(4t-5) = 24$$
$$18-12t+16t-20 = 24$$
$$4t-2 = 24$$
$$4t-2+2 = 24+2$$
$$4t = 26$$
$$t = \frac{26}{4}$$
$$t = 6\frac{2}{4}$$

پس $\{6\frac{2}{4}\}$ جواب

سوال نمبر15:

$$\frac{4t+3}{3}+3 = \frac{3x+4}{4}$$
$$12\times\frac{4t+3}{3}+12\times 3 = 12\times\frac{3x+4}{4}$$
$$4(4x\ _3)+36 = 3(3x+4)$$
$$16x+12+36 = 9x+12$$
$$16x+48-9x = 9x+12-9x$$
$$7x+48-48 = 12-48$$
$$7x = -36$$
$$x = \frac{-36}{7}$$
$$x = 5\frac{1}{7}$$

پس $\{5\frac{1}{7}\}$ جواب

سوال نمبر16:

$$\frac{5(t+3)}{3}+\frac{4(t+5)}{5} = 6$$
$$15\times\frac{5(t+3)}{3}-15\times\frac{4(t+5)}{5} = 15\times 6$$
$$5\times\frac{5(t+3)}{13}-3\times\frac{4(t+5)}{1} = 15\times 6$$
$$25(t+3)-12(t+5) = 90$$
$$25t+75-12t-60 = 90$$
$$13t+15 = 90$$
$$13t+15-15 = 90-15$$
$$13t = 75$$
$$t = \frac{75}{13}$$
$$t = 5\frac{10}{13}$$

پس $\{5\frac{10}{13}\}$ جواب

سوال نمبر17:

$$\frac{5x+3}{5} - \frac{x}{3} = \frac{2x-3}{2}$$
$$30 \times \frac{5x+3}{5} - 30 \times \frac{x}{3} = 30 \times \frac{2x-3}{2}$$
$$6(5x+3) - 10x = 15(2x-3)$$
$$30x + 18 - 10x = 30x - 45$$
$$20x + 18 = 3x - 45$$
$$20x - 3x = -45 - 18$$
$$17x = -63$$
$$x = \frac{-63}{17}$$
$$x = 3\frac{12}{17}$$

پس $\{3\frac{12}{17}\}$ جواب

سوال نمبر18:

$$\frac{9x+2}{5} - \frac{1}{4} = \frac{x+3}{20}$$
$$20 \times \frac{9x+2}{5} - 20 \times \frac{1}{4} = 20 \times \frac{x+3}{20}$$
$$4(9x+2) - 5 = x + 3$$
$$36x + 8 - 5 - x = x + 3 - x$$
$$35x + 8 = 3$$
$$35x + 3 - 3 = 3 - 3$$
$$35x = 0$$
$$x = 0$$

پس $\{0\}$ جواب

سوال نمبر19:

$$5(x+1) - (9x+10) = 5$$
$$5x + 5 - 9x - 10 = 17$$
$$-4x - 5 = 17$$
$$-4x - 5 + 5 = 17 + 5$$
$$-4x = 22$$
$$x = \frac{22}{-4}$$
$$x = \frac{11}{2} = 5\frac{1}{2}$$

پس $\{5\frac{1}{2}\}$ جواب

سوال نمبر20:

$$5(2x-3) - (9x+10) = 19$$
$$10x - 15 - 9x - 10 = 19$$
$$x - 25 = 19$$
$$x - 25 + 25 = 19 + 25$$
$$x = 44$$

پس $\{44\}$ جواب

سوال نمبر21:

$$5.3x - 5.6 = 7.4x + 1.2$$
$$5.3x - 5.6 + 5.6 = 7.4x + 1.2 + 5.6$$
$$5.3x = 7.4x + 6.8$$
$$5.3x - 7.4x = 7.4x + 6.8 - 7.4x$$
$$-2.1x = 6.8$$
$$x = \frac{6.8}{-2.1}$$
$$x = -3.2$$

پس $\{-3.2\}$ جواب

سوال نمبر22:

$$3.12x + 1.2 = 7.11 - 0.3x$$
$$4.32x + 0.3x = 7.11 - 0.3x + 0.3x$$
$$4.62x = 7.11$$
$$x = \frac{7.11}{4.62}$$
$$x = 1.54$$

پس $\{1.54\}$ جواب

سوال نمبر23:

$$\frac{7.2x-36}{0.2} = \frac{3.6x+2.7}{0.3}$$
$$(0.2)(0.3)\frac{7.2x-36}{0.2} = (0.2)(0.3) \times \frac{3.6x+2.7}{0.3}$$
$$0.3(7.2x-36) = 0.2(36x+2.7)$$
$$2.16x - 10.8 = 7.2x + 0.54$$
$$2.16x - 7.2x = 0.54 + 10.8$$
$$-5.40x = 11.34$$
$$x = \frac{11.34}{-5.04}$$
$$x = -2.25$$

پس $\{-2.25\}$ جواب

مشق 7.2

سوال نمبر 1:

دو اعداد کا حاصل جمع $= 72$

ایک عدد $= 42$

فرض کیا دوسرا عدد $= x$

سوال کی شرط کے مطابق

$$x + 42 = 72$$

$$x + 42 - 42 = 72 - 42$$

$$x = 30$$

جواب: پس دوسرا عدد 30 ہے۔

سوال نمبر 2:

فرض کیا دو متواتر عدد $= x, x + 1$

دونوں کا مجموعہ $= 101$

بشرط سوال

$$x + (x + 1) = 101$$

$$x + x + 1 = 101$$

$$2x + 1 = 101$$

$$2x = 101 - 1$$

$$2x = 100$$

$$x = \frac{100}{2}$$

پہلا عدد $x = 50$

دوسرا عدد $= x + 1$

$$= 50 + 1$$

$$= 51$$

جواب: پس دونوں اعداد 50 اور 51 ہیں۔

سوال نمبر 3:

دو متواتر طاق اعداد کا مجموعہ $= 64$

فرض کیا دو متواتر طاق اعداد $= x, x + 2$

سوال کی شرط کے مطابق

$$x + (x + 2) = 64$$

$$x + x + 2 = 64$$

$$2x + 2 = 64$$

$$2x = 64 - 2$$

$$2x = 62$$

$$x = \frac{62}{2}$$

$$x = 31$$

$$= x + 2$$

$$= 31 + 2$$

$$= 33$$

جواب: پس دو متواتر اعداد 31 اور 33 ہیں۔

سوال نمبر 4:

فرض کیا عدد $= x$

عدد کا 4 گنا $= 4x$

سوال کی شرط کے مطابق

$$4x + 9 = 37$$

$$4x = 37 - 9$$

$$4x = 28$$

$$x = \frac{28}{4}$$

$$x = 7$$

جواب: پس مطلوبہ عدد 7 ہے۔

سوال نمبر 5:

فرض کیا پہلا جفت عدد $= x$

دوسرا جفت عدد $= x + 2$

بشرط سوال

$x + (x + 2) = 66$

$x + x + 2 = 66$

$2x + 2 = 66$

$2x = 66 - 2$

$2x = 64$

$x = \frac{64}{2}$

پہلا جفت عدد $x = 32$

دوسرا جفت عدد $= x + 2$

$= 32 + 2$

$= 34$

جواب: پس مطلوبہ اعداد 32 اور 34 ہیں۔

سوال نمبر 6:

فرض کیا عدد $= x$

عدد کا تین چوتھائی $= 3x$

بشرط سوال

$3x + 5 = 26$

$\frac{3}{4}x + 5 - 5 = 26 - 5$

$\frac{3}{4}x = 21$

$x = \frac{4}{3} \times 21$

$x = 28$

جواب: پس مطلوبہ عدد 28 ہے۔

سوال نمبر 7:

فرض کیا بیٹے کی موجودہ عمر $= x$

باپ کی عمر $= 3x$

لیکن باپ کی عمر $= 45$ سال

یعنی

$3x = 45$

$x = \frac{45}{3}$

$x = 15$

جواب: پس بیٹے کی عمر 15 سال ہے۔

سوال نمبر 8:

فرض کیا 6 سال پہلے بیٹے کی عمر $= x$

باپ کی عمر $= 6x$

8 سال بعد بیٹے کی عمر $= x + 14$

باپ کی عمر $= 2(x + 14)$

یعنی

$6x + 14 = 2x + 28$

$6x - 2x = 28 - 14$

$4x = 14$

$x = \frac{14}{4} = \frac{7}{2}$

$= 3.5 \times 6x = 21$

جواب: پس بیٹے کی عمر 21 سال ہے۔

سوال نمبر 9:

فرض کیا عدد = x

پہلے طالب علم کے عمل کے مطابق = $4x + 12$

دوسرے طالب علم کے عمل کے مطابق = $7x + 9$

بشرط سوال

$$4x + 12 = 7x + 9$$
$$4x - 7x + 12 = 7x + 9 - 7x$$
$$-3x + 12 - 12 = 9 - 12$$
$$-3x = -3$$
$$x = \frac{-3}{-3}$$
$$x = 1$$

پس دونوں نے جو عدد سوچا = 1 جواب

سوال نمبر 10:

فرض کیا بیٹے کی موجودہ عمر = x

باپ کی موجودہ عمر = 30

تین سال قبل بیٹے کی عمر = $x - 3$

تین سال قبل باپ کی عمر = $3(x - 3)$

$$3(x - 3) = 30 - 3$$
$$3x - 9 = 27$$
$$3x - 9 + 9 = 27 + 9$$
$$3x = 36$$
$$x = \frac{36}{3}$$
$$x = 12$$

پس بیٹے کی موجودہ عمر = 12 سال
جواب

سوال نمبر 11:

دو اعداد کا حاصل ضرب = 256

ایک عدد = 16

فرض کیا دوسرا عدد = x

بشرط سوال

$$x \times 16 = 256$$
$$x = \frac{256}{16}$$
$$x = 16$$

جواب: پس دوسرا عدد بھی 16 ہے۔

سوال نمبر 12:

فرض کیا بیٹے کی عمر = x

باپ کی عمر = $3x$

بشرط سوال

$$x + 3x = 72$$
$$4x = 72$$
$$x = 18$$

پس بیٹے کی عمر = 18 سال

باپ کی عمر = $3x$

$= 3 \times 18$

= 54 سال

جواب

سوال نمبر13:

وظیفے کی رقم = 1800

فرض کیا پہلے طالب علم کو ملنے والی رقم = x

دوسرے طالب علم کی رقم = $2x$

بشرط سوال

$$x + 2x = 1800$$

$$3x = 1800$$

$$x = \frac{1800}{3}$$

$$x = 600$$

پس پہلے طالب علم کو ملنے والی رقم = 600 روپے

دوسرے طالب علم کی رقم = $2x$

$$2 \times 600 =$$

دوسرے طالب علم کی رقم = 1200 روپے

سوال نمبر14:

فرض کیا عدد = x

عدد کا تین گنا = $3x$

بشرط سوال

$$3x = x + 60$$

$$3x - x = x - x + 60$$

$$2x = 60$$

$$x = \frac{60}{2}$$

$$x = 30$$

جواب= پس مطلوبہ عدد 30 ہے۔

سوال نمبر15:

فرض کیا کل رقم = x

رقم کا $\frac{1}{4}$ حصہ = $x \times \frac{1}{4} = \frac{x}{4}$

رقم کا $\frac{1}{5}$ حصہ = $x \times \frac{1}{5} = \frac{x}{5}$

رقم کا $\frac{1}{3}$ حصہ = $x \times \frac{1}{3} = \frac{x}{3}$

باقی رقم = 13390 روپے

بشرط سوال

$$\frac{x}{4} + \frac{x}{5} + \frac{x}{3} = x - 13390$$

$$x\left(\frac{1}{4} + \frac{1}{5} + \frac{1}{3}\right) = x - 13390$$

$$x \times \frac{47}{60} = x - 13390$$

$$\frac{47}{60}x - x = -13390$$

$$\frac{-13}{60}x = -13390$$

$$\frac{13}{60}x = 13390$$

$$x = 13390 \times \frac{60}{13}$$

$$x = 61800$$

جواب= پس کل رقم 61800 روپے تھی۔

سوال نمبر16:

فرض کیا عدد = x

بشرط سوال

$$2x + 5 = x + 17$$

$$2x - x = 17 - 5$$

$$x = 12$$

جواب= پس مطلوبہ عدد 12 ہے۔

باب نمبر 8

مشق نمبر 8.1

سوال نمبر 1 : دیے ہوئے خط $\overline{AB}$ کے متوازی نیچے دیے ہوئے فاصلوں پر خطوط کھینچیں۔
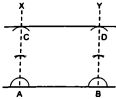
(i) 3 سم۔

عمل:۔ ایک خط $\overline{AB}$ لیا

نقطہ A اور B پر پرکار کی مدد سے عمود کھینچے

نقاط A اور B کو مرکز مان کر 3 سم رداس کی دو قوسیں لگائیں

جو $\overline{AX}$ اور $\overline{BY}$ کو بالترتیب C اور D پر قطع کر رہی ہیں۔

نقاط C اور D کو ملا کر دونوں اطراف بڑھایا پس $\overline{AB} \parallel \overline{CD}$

(ii) 3.5 سم۔

عمل:۔ ایک خط $\overline{AB}$ لیا

نقطہ A اور B پر پرکار کی مدد سے عمود کھینچے

نقاط A اور B کو مرکز مان کر 3.5 سم رداس کی دو قوسیں لگائیں

جو $\overline{AX}$ اور $\overline{BY}$ کو بالترتیب C اور D پر قطع کر رہی ہیں۔

نقاط C اور D کو ملا کر دونوں اطراف بڑھایا پس $\overline{AB} \parallel \overline{CD}$
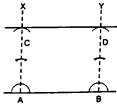
(iii) 5 سم۔

عمل:۔ ایک خط $\overline{AB}$ لیا

نقطہ A اور B پر پرکار کی مدد سے عمود کھینچے

نقاط A اور B کو مرکز مان کر 5 سم رداس کی دو قوسیں لگائیں

جو $\overline{AX}$ اور $\overline{BY}$ کو بالترتیب C اور D پر قطع کر رہی ہیں۔

نقاط C اور D کو ملا کر دونوں اطراف بڑھایا پس $\overline{AB} \parallel \overline{CD}$

(iv) 4.5 سم۔
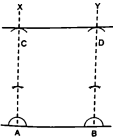
عمل:۔ ایک خط $\overline{AB}$ لیا

نقطہ A اور B پر پرکار کی مدد سے عمود کھینچے

نقاط A اور B کو مرکز مان کر 4.5 سم رداس کی دو قوسیں لگائیں

جو $\overline{AX}$ اور $\overline{BY}$ کو بالترتیب C اور D پر قطع کر رہی ہیں۔

نقاط C اور D کو ملا کر دونوں اطراف بڑھایا پس $\overline{AB} \parallel \overline{CD}$

(v) 2 سم۔

عمل:۔ ایک خط $\overline{AB}$ لیا

نقطہ A اور B پر پرکار کی مدد سے عمود کھینچے

نقاط A اور B کو مرکز مان کر 2 سم رداس کی دو قوسیں لگائیں

جو $\overline{AX}$ اور $\overline{BY}$ کو بالترتیب C اور D پر قطع کر رہی ہیں۔

نقاط C اور D کو ملا کر دونوں اطراف بڑھایا پس $\overline{AB} \parallel \overline{CD}$

سوال نمبر 2: قطعہ خط PQ کی لمبائی 5.8 سم ہے اس کے باہر کسی نقطے R سے متوازی خط کھینچیں۔

عمل:۔

قطعہ خط $\overline{PQ}$ پر نقطہ O لیا R اور O کو ملایا
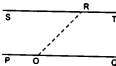
زاویہ ORS، زاویہ ROQ کے متماثل بنایا۔

SR کو نقطہ T تک بڑھایا

اب $\overline{PQ} \parallel \overline{ST}$

سوال نمبر 3:

عمل:۔

نقطہ C پر زاویہ ECA، زاویہ CBA کے متماثل بنایا

$\overline{EC}$ کو نقطہ F تک بڑھایا

اب $\overline{AB} \parallel \overline{EF}$

سوال نمبر 4 : 5 سم لمبا ایک قطعہ خط کھینچیں اور اس کو 4 متماثل قطعات میں تقسیم کریں۔

عمل:۔ قطعہ خط AB 5 سم لمبا لیا

خط A اور B پر متماثل سادہ زاویے AxB> اور ABY> بنائے AX اور BY پر مناسب رداس سے برابر فاصلوں پر 4 نشان لگائے اب نمبر 4 کو نقاط A اور B سے ملایا نمبر 1 کو نمبر 3 سے، نمبر 2 کو نمبر 2 سے اور نمبر 3 کو نمبر 1 سے ملایا جو کر قطعہ خط 4 برابر قطعات میں تقسیم ہو گیا۔

یعنی $\overline{AO}=\overline{OP}=\overline{PQ}=\overline{QB}$
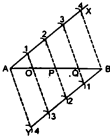
سوال نمبر 5:

7 سم لمبے قطعہ خط کو 3 متماثل قطعات میں تقسیم کریں۔
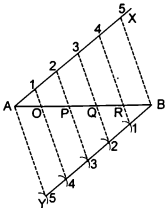
سوال نمبر 6:

7.5 سم لمبے قطعہ خط کو 5 متماثل قطعات میں تقسیم کریں۔
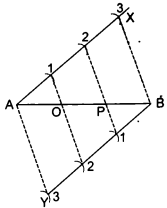
سوال نمبر 7:

6.5 سم لمبا قطعہ خط لے کر 2:3 میں تقسیم کریں۔

عمل:۔ نقاط A اور B پر متماثل سادہ زاویے بنائے۔

AX اور BY پر متماثل رداس کے 5 نشان لگائے کیونکہ دی ہوئی نسبت کا مجموعہ 5 ہے۔

اب نمبر 2 اور 3 کو ملایا جو کہ قطعہ خط AB کو نقطہ O پر قطع کرتا ہے خط AB دی ہوئی نسبت میں تقسیم ہوگیا۔

یعنی mAO-mOB-2:3
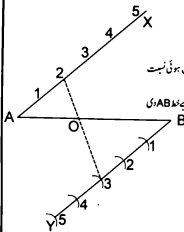
سوال نمبر 8: 8 سم لمبے قطعہ خط کو مندرجہ ذیل نسبت سے تقسیم کریں۔

(i) 1:2
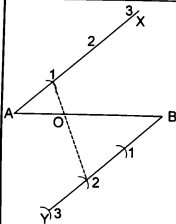
سوال نمبر 7: 8 سم لمبے قطعہ خط کو مندرجہ ذیل نسبت سے تقسیم کریں۔
1:3 (ii)
X
4
3
2
1
A
O
P
Q
B
1
2
3
Y
4
سوال نمبر 8: 8 سم لمبے قطعہ خط کو مندرجہ ذیل نسبت سے تقسیم کریں۔
1:5 (iii)
X
5
4
3
2
1
A
O
B
1
2
3
4
5
Y
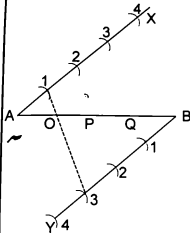
مشق نمبر 8.2

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل زاویوں کے سپلیمنٹ لکھئے:

(i) 30° کا سپلیمنٹ 150°

(ii) 45° کا سپلیمنٹ 135°

(iii) 90° کا سپلیمنٹ 90°

(iv) 100° کا سپلیمنٹ 80°

(v) 120° کا سپلیمنٹ 60°
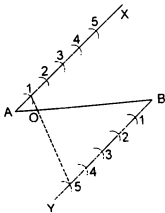
(vi) 165° کا سپلیمنٹ 15°

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل زاویوں کے کمپلیمنٹ لکھئے:

(i) 27° کا کمپلیمنٹ 63°

(ii) 18° کا کمپلیمنٹ 72°

(iii) 15° کا کمپلیمنٹ 75°

(iv) 40° کا کمپلیمنٹ 50°

(v) 75° کا کمپلیمنٹ 15°

(vi) 88° کا کمپلیمنٹ 2°

سوال نمبر 3: خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) دو کمپلیمنٹری زاویوں کی مقداروں کا مجموعہ <u>90°</u> ہوتا ہے۔

(۲) دو سپلیمنٹری زاویوں کی مقداروں کا مجموعہ <u>180°</u> ہوتا ہے۔

(۳) اگر دو کمپلیمنٹری زاویے ایک دوسرے کے متماثل ہوں تو ہر زاویہ <u>45</u> کا ہوتا ہے۔

(۴) اگر زاویہ A اور زاویہ C کی مقداروں کا مجموعہ 90° ہو تو A> اور C> کا <u>کمپلیمنٹ</u> کہتے ہیں۔

(۵) اگر زاویہ A اور زاویہ B کی مقداروں کا مجموعہ دو قائمہ زاویوں کی مقداروں کے برابر ہو تو A> اور B> کا <u>سپلیمنٹ</u> کہتے ہیں۔

باب نمبر 9

مشق 9.1

سوال نمبر1: ΔABC میں نامعلوم ضلع کی لمبائی معلوم کریں جبکہ C> قائمہ ہے اور

(i) $a = 10cm, c = 10\ 2cm$

$b = ?$

مسئلہ فیثا غورث کی رو سے:

$$c^2 = a^2 + b^2$$
$$(16)^2 = a^2 + (15)^2$$
$$256 = a^2 + 225$$
$$256 - 225 = a^2$$
$$31 = a^2$$
$$a^2 = 31$$
$$\sqrt{a^2} = \sqrt{31}$$
$$a = 5.567cm \quad \text{Ans.}$$

(ii) $b = 15cm, c' = 16cm$

$a = ?$

مسئلہ فیثا غورث کی رو سے:

$$c^2 = a^2 + b^2$$
$$(10\sqrt{2})^2 = (10)^2 + (b)^2$$
$$100 + 2 = 100 + b^2$$
$$200 = 100 + b^2$$
$$200 - 100 = b^2$$
$$100 = b^2$$
$$b^2 = 100$$
$$\sqrt{b^2} = \sqrt{100}$$
$$b = 10cm \quad \text{Ans.}$$

(iii) $a = 8cm, c = 10cm$

$b = ?$

مسئلہ فیثا غورث کی رو سے:

$$c^2 = a^2 + b^2$$
$$(10)^2 = (8)^2 + b^2$$
$$100 = 64 + b$$
$$100 - 64 = b^2$$
$$36 = b^2$$
$$b^2 = 36$$
$$\sqrt{b^2} = \sqrt{36}$$
$$b = 6cm \quad \text{Ans.}$$

(iv) $b = 16cm, c = 20cm$

$a = ?$

مسئلہ فیثا غورث کی رو سے:

$$c^2 = a^2 + b^2$$
$$(20)^2 = a^2 + (16)^2$$
$$400 = a^2 + 56$$
$$400 - 256 = a^2$$
$$144 = a^2$$
$$\sqrt{a^2} = \sqrt{144}$$
$$a^2 = 144$$
$$a = 12cm \quad \text{Ans.}$$

سوال نمبر 2

MAB = 4CM

AC دیوار پر سیڑھی کی بلندی کو ظاہر کرتا ہے جو 15cm ہے جب کہ AB دیوار اور سیڑھی کے درمیانی فاصلہ کو ظاہر کرتا ہے جو کہ 8m ہے۔ جب کہ BC سیڑھی کو ظاہر کرتا ہے جس کی لمبائی معلوم کرنا ہے۔ مسئلہ فیثا غورث کی رو سے:

$$(\text{وتر})^2 = (\text{عمود})^2 + (\text{قاعدہ})^2$$
$$= (4)^2 + (4)^2$$
$$= 16 + 16$$
$$(\text{وتر})^2 = 32$$
$$\sqrt{(\text{وتر})^2} = \sqrt{32}$$
$$\text{وتر} = 4\sqrt{2}\text{ cm}$$

پس وتر کی لمبائی $4\sqrt{2}$cm جواب

سوال نمبر 3

مسئلہ فیثا غورث کی رو سے:

$$(\text{وتر})^2 = (\text{عمود})^2 + (\text{قاعدہ})^2$$
$$= (8)^2 + (15)^2$$
$$= 64 + 225$$
$$(\text{وتر})^2 = 289$$
$$\sqrt{(\text{وتر})^2} = \sqrt{289}$$
$$= 17$$

پس سیڑھی کی لمبائی 17m جواب

سوال نمبر 4

مسئلہ فیثا غورث کی رو سے:

$$(\text{وتر})^2 = (\text{عمود})^2 + (\text{قاعدہ})^2$$
$$(5) = (\text{قاعدہ})^2 + (4)^2$$
$$25 = (\text{قاعدہ})^2 + 16$$
$$25-16 = (\text{قاعدہ})^2$$
$$9 = (\text{قاعدہ})^2$$
$$\sqrt{(\text{قاعدہ})^2} = \sqrt{9}$$
$$\text{قاعدہ} = 3\text{cm}$$

پس مستطیل کی چوڑائی 3cm ہے۔

سوال نمبر 5

مسئلہ فیثا غورث کی رو سے:

$$(\text{وتر})^2 = (\text{قاعدہ})^2 + (\text{عمود})^2$$
$$= (10)^2 + (3)^2$$
$$= 100 + 9$$
$$(\text{وتر})^2 = 109$$
$$\sqrt{(\text{وتر})^2} = \sqrt{109}$$
$$\text{وتر} = 10.44\text{ km}$$

پس وہ اپنے نقطۂ آغاز سے 10.44 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

باب نمبر 10

مشق نمبر 10.1

تعریفات

(۱) جسم: جس شے میں لمبائی، چوڑائی اور اونچائی یا گہرائی ہو اسے جسم کہتے ہیں۔

(۲) مکعب: وہ جسم جس کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی برابر ہو۔

(۳) مکعب نما: وہ جسم جس کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی برابر نہ ہو۔

(نوٹ) مکعب ومکعب نما دونوں کے چھ پہلو ہوتے ہیں۔ مکعب کر ہر پہلو مربعی علاقہ اور مکعب نما کا ہر پہلو مستطیلی علاقہ ہوتا ہے۔ دونوں میں آٹھ راس (کونے) اور آٹھ ضلع ہوتے ہیں۔

(۴) کرہ: وہ گول جسم ہے جس کے بیچوں بیچ ایک نقطہ ہوتا ہے جس سے محیط تک نکلنے والے تمام خطوط کا فاصلہ برابر ہوتا ہے۔

(۵) بیلن: وہ جسم ہے جس کی نچلی اور فوقی سطح گول (دائرہ) میں ہو۔

(۶) مخروط: وہ جسم ہے جس کی ایک سطح گول ہو اور دوسری سطح نوکدار ہو۔

(۷) مخروط نما: وہ جسم ہے جس کی ایک سطح تکون (مثلث ہو اور دوسری سطح نوکدار ہو۔ اسے منشور بھی کہتے ہیں۔

مشق نمبر 10.2

(1) مندرجہ ذیل مکعب نماؤں کے حجم دریافت کریں جبکہ:

سوال نمبر 1: (i)

لمبائی = 12cm
چوڑائی = 5cm
اونچائی = 4cm
لمبائی × چوڑائی × اونچائی = حجم
= 4×5×12
حجم = 240cm³
پس حجم 240 مکعب سم ہے

(ii)

لمبائی = 50m
چوڑائی = 30m
اونچائی = 10m
لمبائی × چوڑائی × اونچائی = حجم
=10×30×50
حجم = 5000³
پس حجم 15000 مکعب میٹر ہے۔

(iii)

لمبائی = 8mm
چوڑائی = 7mm
اونچائی = 6mm
لمبائی × چوڑائی × اونچائی = حجم
= 6×7×8
حجم = 336
پس حجم 336 مکعب ملی میٹر ہے

سوال نمبر 2:

ایک ضلع کی لمبائی = 7 سم
مکعب کا حجم = ضلع × ضلع × ضلع
7×7×7 =
پس مکعب کا حجم = 343 مکعب سم
جواب

سوال نمبر 3: (i)

ایک ضلع کی لمبائی = 3 سم
مکعب کا حجم = ضلع × ضلع × ضلع
3×3×3 =
پس مکعب کا حجم = 27 مکعب سم
جواب

(ii)

ایک ضلع کی لمبائی = 9 میٹر
مکعب کا حجم = ضلع × ضلع × ضلع
9×9×9 =
پس مکعب کا حجم = 729 مکعب میٹر
جواب

سوال نمبر 3: (iii)

ایک ضلع کی لمبائی = 8 ملی میٹر

مکعب کا حجم = ضلع × ضلع × ضلع

8×8×8

پس مکعب کا حجم = 512 مکعب ملی میٹر

جواب

سوال نمبر 4:

لکڑی کے گٹھے کی لمبائی = 4 میٹر

لکڑی کے گٹھے کی چوڑائی = 15 میٹر

لکڑی کے گٹھے کی موٹائی = 2 میٹر

لکڑی کے گٹھے کا حجم = لمبائی × چوڑائی × موٹائی

2×1.5×4=

=12 مکعب میٹر

1 مکعب میٹر لکڑی کی قیمت = 100 روپے

12 مکعب میٹر لکڑی کی قیمت = 100×12

= 1200 روپے جواب

سوال نمبر 5:

بڑے مکعب کے ضلع کی لمبائی = 9 سم

مکعب کا حجم = ضلع × ضلع × ضلع

9×9×9 =

(i) مکعب کا حجم = 279 مکعب سم

جواب

(ii) بڑے مکعب کے ایک ضلع کی لمبائی = 9 سم

جواب

سوال نمبر 6:

تالاب کی لمبائی = 10 میٹر

چوڑائی = 7 میٹر

گہرائی = 3 میٹر

تالاب کا حجم = لمبائی × چوڑائی × گہرائی

3×7×10 =

= 210 مکعب میٹر

پس تالاب میں 210 مکعب میٹر پانی آسکتا ہے

مشق نمبر 10.3

سوال نمبر 1: بیلن کی دائروی سطحوں کا رقبہ معلوم کریں جبکہ اسکے رداس درج ذیل ہوں۔

(i)
رداس $= r = 8cm$
بیلن کی دائروی سطحوں کا رقبہ $= 2\pi r^2$
$= 2\times\frac{22}{7}\times(8)^2$
$= 2\times\frac{22}{7}\times 64$
$= \frac{2816}{7}$
دائروی سطحوں کا رقبہ $= 402.28cm^2$ جواب

(ii)
رداس $= r = 12cm$
دائروی سطحوں کا رقبہ $= 2\pi r^2$
$= 2\times\frac{22}{7}\times(12)^2$
$= 2\times\frac{22}{7}\times 144$
$= \frac{6336}{7}$
دائروی سطحوں کا رقبہ $= 905.14cm^2$ جواب

(iii)
رداس $= r = 4.2$
دائروی سطحوں کا رقبہ $= 2\pi r^2$
$= 2\times\frac{22}{7}\times(4.2)^2$
$= 2\times\frac{22}{7}\times 17.64$
دائروی سطحوں کا رقبہ $= 110.88cm^2$ جواب

(iv)
رداس $= r = 15cm$
دائروی سطحوں کا رقبہ $= 2\pi r^2$
$= 2\times\frac{22}{7}\times(15)^2$
$= 2\times\frac{22}{7}\times 225$
$= \frac{9900}{7}$
دائروی سطحوں کا رقبہ $= 1414.28cm$ جواب

(v)
رداس $= r = 7.5cm$
دائروی سطحوں کا رقبہ $= 2\pi r^2$
$= 2\times\frac{22}{7}\times(7.5)^2$
$= 2\times\frac{22}{7}\times 56.25$
$= \frac{2475}{7}$
دائروی سطحوں کا رقبہ $= 353.57cm^2$ جواب

سوال نمبر 2: بیلن کی منحنی سطحوں کا رقبہ معلوم کریں جبکہ اونچائی اور رداس درج ذیل ہوں۔

(i)

رداس $= r = 7cm$

اونچائی $= h = 15cm$

منحنی سطحوں کا رقبہ $= 2\pi r h$

$= 2 \times \frac{22}{7} \times 7 \times 1$

$= \frac{4620}{7}$

$= \frac{2816}{7}$

جواب منحنی سطحوں کا رقبہ $= 660cm^2$

(ii)

رداس $= r = 35cm$

اونچائی $= h = 70cm$

منحنی سطحوں کا رقبہ $= 2\pi r h$

$= 2 \times \frac{22}{7} \times 35 \times 70$

جواب منحنی سطحوں کا رقبہ $= 15400cm^2$

(iii)

رداس $= r = 21cm$

اونچائی $= h = 20cm$

منحنی سطحوں کا رقبہ $= 2\pi r h$

$= 2 \times \frac{22}{7} \times 21 \times 2$

جواب منحنی سطحوں کا رقبہ $= 2640cm^2$

(iv)

رداس $= r = 1.2cm$

اونچائی $= h = 2.8cm$

منحنی سطحوں کا رقبہ $= 2\pi r h$

$= 2 \times \frac{22}{7} \times 1.2 \times 2.8$

جواب منحنی سطحوں کا رقبہ $= 21.12cm^2$

سوال نمبر 3:

رداس $= r = 5cm$

اونچائی $= h = 10cm$

منحنی سطحوں کا رقبہ $= 2\pi r h$

$= 2 \times \frac{22}{7} \times 5 \times 10$

منحنی سطحوں کا رقبہ $= 314.28cm^2$

بیلن کا حجم $= \pi r^2 h$

$v = \frac{22}{7} \times (5)^2 \times 10$

$v = \frac{22}{7} \times 25 \times 10$

بیلن کا حجم $785.71cm^2$

جواب

سوال نمبر 4:

قطر $= 12cm$

حجم $= v = 1056m^3$

اونچائی $= h = ?$

بیلن کا حجم $= v = \pi r^2 h$

$r = \frac{12}{2} = 6cm$

$v = \pi r^2 h$

$1056 = \frac{22}{7} \times (6)^2 \times h$

$1056 = \frac{22}{7} \times (36) \times h$

$1056 = \frac{792}{7} \times h$

$\frac{7}{792} \times 1056 = h$

$9.33 = h$

پس اونچائی = 9.33 میٹر

جواب

سوال نمبر 5:

بیلن کی منحنی سطح کا رقبہ = 880cm

رداس = 10cm

اونچائی = ?

منحنی سطح کا رقبہ = $2\pi rh$

$880 = 2 \times \frac{22}{7} \times 10 \times h$

$880 = \frac{440}{7} \times h$

$\frac{440}{7} = h$

$14 = h$

پس اونچائی = **14cm** جواب

سوال نمبر 6: نیچے بیلن کے قاعدہ کا رداس اور اونچائی دی گئی ہے۔ اس کا حجم کیا ہوگا؟

(i)

رداس = $r = 12cm$

اونچائی = $h = 20cm$

حجم = $v = ?$

حجم = $v = \pi r^2 h$

$= \frac{22}{7} \times (12)^2 \times 20$

$= \frac{22}{7} \times 144 \times 20$

حجم = $v = 9051.42\ cm^3$ جواب

(ii)

رداس = $r = 7.5cm$

اونچائی = $h = 8.4cm$

حجم = $v = ?$

حجم = $v = \pi r^2 h$

$= \frac{22}{7} \times (7.5)^2 \times 8.4$

$= \frac{22}{7} \times 56.25 \times 8.4$

حجم = $v = 1485\ cm^3$ جواب

(iii)

رداس = $r = 1.4cm$

اونچائی = $h = 2.5cm$

حجم = $v = ?$

حجم = $v = \pi r^2 h$

$= \frac{22}{7} \times (1.4)^2 \times 25$

حجم = $v = 15.4\ cm^3$ جواب

(iv)

رداس = $r = 1.6cm$

اونچائی = $h = 3.5cm$

حجم = $v = ?$

حجم = $v = \pi r^2 h$

$= \frac{22}{7} \times (1.6)^2 \times 3.5$

$= \frac{22}{7} \times 2.56 \times 3.5$

حجم = $v = 28.16\ cm^3$ جواب

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

﴿باب نمبر ا﴾

جاندار اشیاء

سوال: جاندار اشیاء کے خلیہ سے کیا مراد ہے، اور اسکی بناوٹ بھی لکھیں؟

جواب: خلیہ: اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی تمام جاندار اشیاء خلیوں سے مل کر بنتی ہیں خلیے زندگی کے مختلف افعال انجام دیتے ہیں مثلاً یہ سانس لیتے ہیں غذا حاصل کرتے ہیں اور بڑھتے ہیں" اسی لئے ایک خلیہ جاندار اشیاء کی ساخت کا بنیادی جز اور فعل کا اصل ذمہ دار ہے "خلیے کی بناوٹ: ایک خلیے کے مندرجہ ذیل تین حصے ہیں۔

(۱): خلیہ مایہ (۲): مرکزہ، (۳): خلوی جھلی۔

(۱) خلیہ مایہ: ہر خلیے کے اندر دانہ دار بے رنگ اور نیم سیال گر جاندار مادہ بھرا ہوتا ہے جسے خلیہ مایہ کہتے ہیں۔ یہ خلیہ مایہ دراصل حل پزیر لحمیات، چکنائی اور کچھ معدنی نمکیات پر مشتمل ہوتا ہے۔ خلیے کے اندر مختلف قسم کے ویکیوئز بھی پائے جاتے ہیں۔ خلیہ مایہ کے اہم جز مائی ٹوکونڈریا اور گالجی اجسام ہیں، پودوں کے خلیہ مایہ میں ان اجسام کے علاوہ پلاسٹڈس بھی پائے جاتے ہیں۔

(۲) مرکزہ: ہر خلیے کے تقریباً درمیان میں کرہ نما شے، مرکزہ ہوتی ہے جو خلیہ کی تمام حرکات وسکنات اور اسکی تقسیم کا ذمہ دار ہوتی ہے، ایک پتلی جھلی اسکو خلیہ مایہ سے جدا کرتی ہے۔

(۳) خلوی جھلی: تمام حیوانی خلیوں کے گرد ایک پتلی سی جھلی ہوتی ہے جو خلوی جھلی کہلاتی ہے، یہ جھلی کسی بھی قسم کے مادہ کے خلیہ سے اندر یا باہر آمد و رفت پر قابو رکھنے میں مددگار ہوتی ہے، نباتاتی خلیوں میں خلوی جھلی کے باہر ایک خلوی دیوار بھی ہوتی ہے۔

سوال: حیوانی اور نباتاتی خلیوں کی خصوصیات لکھیں؟

جواب: حیوانی اور نباتاتی خلیوں میں فرق

مندرجہ ذیل خصوصیات کی بنا پر حیوانی اور نباتاتی خلیے ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں۔

(۱): نباتاتی خلیوں کے چاروں طرف ایک خلوی دیوار ہوتی ہے جو کیمیائی مادے سیلولوز سے بنی ہوتی ہے، یہ دیوار حیوانی خلیوں میں نہیں پائی جاتی۔ (۲): نباتاتی خلیوں کے خلیہ مایہ میں دیگر اشیاء کے علاوہ سلاخ نما پلاسٹڈس بھی ہوتے ہیں، جبکہ حیوانی خلیے اسکے بغیر ہوتے ہیں۔ (۳): حیوانی خلیوں میں سنٹروسوم موجود ہوتا ہے، اور نباتاتی خلیے اس سے محروم ہوتے ہیں۔

خالی جگہ پر کریں

۱-خلیہ کا سب سے اہم حصہ مرکزہ ہے۔
۲-سنٹروسوم حیوانی خلیوں میں پائے جاتے ہیں۔
۳-نباتاتی خلیے کے باہر ایک خلوی دیوار ہوتی ہے۔
۴-خلیہ مایہ گاڑھی دانے دار نیم سیال اور جیلی نما شے ہوتی ہے۔
۵-خلیے کی تقسیم کا ذمہ دار مرکزہ ہوتا ہے۔

﴿باب نمبر۲﴾

خلیے اور جاندار

سوال: یک خلوی اور کثیر خلوی جاندار کسے کہتے ہیں؟

جواب: **یک خلوی جاندار**: بعض پودے اور جانور جنہیں سائنسدانوں کی جانب سے مخلوق کا ادنیٰ درجہ قرار دیا جاتا ہے، وہ صرف ایک خلیہ پر مشتمل ہوتے ہیں اور یک خلوی جاندار کہلاتے ہیں مثلاً امیبا (حیوانی) بیکٹیریم (نباتاتی)۔

کثیر خلوی جاندار: بعض پودے اور جانور کروڑ ہا کروڑ خلیوں سے ملکر بنتے ہیں انہیں کثیر خلوی جاندار کہتے ہیں۔ مثلاً! جانوروں میں اسکی مثال تتلیاں، مکھیاں، گھونگھے، چھپکلی اور پرندے وغیرہ۔ نباتات: میں اسکی مثال گندم مکئی گلاب وغیرہ۔

سوال: نسیجہ یا بافت کسے کہتے ہیں: اسکی اقسام لکھیں؟

جواب: **نسیجے یا بافت**: کثیر خلوی جاندار میں پائے جانے والے ایک جیسے خلیے مجموعی طور پر ایک ہی کام کرتے ہیں۔ ایک قسم کے فعل کو انجام دینے والے ایک جیسی ساخت کے خلیے ملکر نسیجہ یا بافت بناتے ہیں۔ مثلاً: کھال کے خلیے ملکر کھال کی بافت بناتے ہیں۔

سادہ بافت: سادہ بافت صرف ایک ہی قسم کے خلیوں سے ملکر بنتی ہے۔ مثلاً ہاتھ، پاؤں، کان وغیرہ۔

نسیجوں یا بافتوں کی چند اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱): **غلافی نسیجے**: جو نسیجے حیوانی اور نباتاتی جسم کو چاروں طرف سے گھیرتے ہیں انہیں غلافی نسیجے کہا جاتا ہے۔

(۲): **باندھنے اور جکڑنے والے نسیجے**: ان نسیجوں کے ذریعے مختلف اعضاء کے جوڑ اور

خالی جگہوں کو بھرا جاتا ہے۔

(۳) عضلاتی نسیجے: یہ نسیجہ جانداروں کو چلنے اور کام کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

(ج) وعائی: ان بافتوں کا کام پودوں میں پانی، کھانا اور حل شدہ اجزاء پہنچانا اور جانوروں میں خون یا دوسرے اجزاء ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا ہے۔

سوال: عضو اور نظام کسے کہتے ہیں؟ اور مختلف نظاموں کے نام لکھیں؟

جواب: اعضاء: مختلف نسیجوں کا مجموعہ جو ایک ساتھ ملکر ایک ہی کام کرے، عضو کہلاتا ہے، مثلاً ہمارا کان جو سننے کا عضو ہے مختلف قسم کے نسیجوں مثلاً اعصاب، عضلاتی اور غلافی نسیجوں وغیرہ سے ملکر بنتا ہے، کسی کام کو کرنے کیلئے مختلف اعضاء ایک ساتھ ملکر کوئی خاص ترتیب قائم کرتے ہیں، اسکو ہم نظام کہتے ہیں۔

نظام ہاضمہ: کھائی ہوئی غذا اللہ کے حکم سے انسانی جسم کو قوت پہنچاتی ہے اس عمل کو انجام دینے کیلئے مختلف اعضاء جو ترتیب قائم کرتے ہیں اسکو نظام ہاضمہ کہتے ہیں، انسان کے جسم میں جو دوسرے نظام پائے جاتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں ۔(۱): نظام استخواں (ہڈیوں کا نظام) ۔(۲): نظام اعصاب ۔(۳): نظام دوران خون ۔(۴): نظام تنفس ۔(۵): نظام انہضام ۔(۶): نظام اخراج ۔(۷): نظام تولید ۔

جاندار: مختلف اعضاء اور نظام کے ایک ساتھ ملکر کام کرنے سے ایک مکمل جاندار وجود میں آتا ہے، مختلف نظام مثلاً نظام، استخواں نظام اعصاب اور نظام دوران خون ایک ساتھ ملکر ایک خاص ترتیب سے کام کر کے کسی جاندار کے جسم کو مکمل شکل دیتے ہیں۔

نباتات: پودوں میں بھی عضو اور نظام کام کرتے ہیں نباتاتی عضو میں جڑ، تنا، پتیاں، پھول اور پھل وغیرہ ملکر نظام جڑ، نظام تنا وغیرہ بناتے ہیں۔

خالی جگہ پر کریں

۱- اللہ تعالی نے جاندار اشیاء کو چھوٹے چھوٹے خلیوں سے ملا کر بنایا ہے۔

۲- ایک خلیہ پر مشتمل جاندار یک خلوی جاندار کہلاتا ہے۔

۳- ایک ہی کام کرنے والے ایک ہی قسم کے خلیوں پر مشتمل گروہ کو بافت یا نسیجہ کہتے ہیں۔

۴- ہمارا کان سننے کا عضو ہے۔

۵- منہ کھانے کی نالی، معدہ، آنتیں، جگر اور لبلبہ وغیرہ ملکر نظام ہاضمہ قائم کرتے ہیں۔

﴿باب نمبر ۳﴾

جانداروں میں افزائش نسل

سوال: عمل تولید کسے کہتے ہیں، اور اسکی اقسام بیان کریں؟

جواب: **عمل تولید**: ہر جاندار میں اپنی نسل میں اضافہ کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے اس عمل کو عمل تولید یا پیدائش کا عمل کہتے ہیں، عمل تولید کے ذریعے جانداروں کی نسل دنیا میں باقی رہتی ہے۔

غیر جنسی تولید: اس قسم کی تولید ان پودوں اور جانوروں میں ہوتی ہے جن میں صرف ایک ہی جنس پائی جاتی ہو، یہ تخمک کے اگنے سے عمل میں آتی ہے، پودوں میں مثال: (۱) کلے میڈ دموناس اور (۲): پولگیلیا۔ جانوروں میں مثال: (۱) امیبا اور پیرامیشم۔

پودوں میں غیر جنسی تولید: اس قسم کا عمل تولید پودوں میں تخمک کے اگنے سے واقع ہوتا ہے اس قسم کے تخمک حیوانی تخمک اور ساکت ہوتے ہیں، مثال: (۱): کلے میڈ دموناس (۲): اور پولگیلیا۔

حیوانات میں غیر جنسی تولید: چھوٹے جانور مثلاً امیبا یا پیرامیشم میں نئے جانور کی پیدائش بھی غیر جنسی تولید کے ذریعے ہوتی ہے، اس میں جاندار کا جسم بائنری فشن یا سادہ تقسیم کے ذریعے دو یا دو سے زیادہ حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے، جانوروں میں غیر جنسی تولید عموماً تین قسم کی ہوتی ہے۔ (۱): بائنری فشن۔ (۲): بڈنگ (۳): فریگمنٹیشن۔

جنسی تولید: حیوانات اور نباتات دونوں ہی میں جنسی تولید کے لئے دو اجسام کی ضرورت ہوتی ہے جن میں ایک نر اور دوسری مادہ کہلاتی ہے، یہ دونوں جسم ایک خاص قسم کا مادہ خارج کرتے ہیں جو تولیدی خلیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ تولیدی خلیے ایک دوسرے میں ضم ہو کر زائی گوٹ بناتے ہیں، پھر زائی گوٹ تقسیم اور ضرب کے مراحل سے گزر کر ایک نئے جسم کو جنم دیتا ہے جانوروں میں اسکی مثال: کتا، بلی وغیرہ۔ پودوں میں مثال: میوکر وغیرہ۔

پودوں میں جنسی تولید: پھول دار پودوں کی تخلیق عموماً نر اور مادہ خلیوں کے آپس میں ملنے سے ہوتی ہے دونوں خلیے (نر اور مادہ) آپس میں ملکر ایک نیا زائی گوٹ بناتے ہیں یہی خلیہ بعد میں بیج کے اندر پودے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

گیمیٹس: اگر مادہ کے انڈے اور نر کے اسپرم آپس میں ضم ہو جائیں تو زائی گوٹ بنتا ہے، یہ زائی گوٹ مختلف مراحل سے گزر کر ایک نئے جاندار کو جنم دیتا ہے، مادہ کے انڈے اور نر کے اسپرم کو گیمٹس بھی کہتے ہیں۔

جانوروں میں جنسی تولید: خالق کائنات نے نر اور مادہ دونوں میں خاص تولیدی

اعضاء پیدا کیے ہیں، نر میں یہ خصیہ اور مادہ بیضہ دان کہلاتا ہے۔

سوال: پودوں کے اندر ہونے والی مختلف قسم کی زیرگی کے بارے میں تفصیلی نوٹ لکھیں؟

جواب: **زیرگی:** یہ وہ عمل ہے جس کے اندر کسی بھی پھول کے زیرہ گل سے نکل کر اسکے زیرہ دانے اسی پھول یا کسی دوسرے پھول کے سر تیچہ میں منتقل ہوتے ہیں۔

خود زیرگی: اگر پھول کے یہ زیرہ دانے اسی پھول کے سر تیچہ میں داخل ہوں تو یہ عمل خود زیرگی کہلاتا ہے۔

عرضی زیرگی: کسی پھول کے زیرہ دانے اس پودے کے کسی دوسرے پھول یا اس قسم کے کسی دوسرے پودے کے پھول کے سر تیچہ میں منتقل ہوں تو یہ عمل عرضی زیرگی کہلاتا ہے۔

سوال: باروری کے عمل کی وضاحت کریں؟

جواب: **پودوں میں باروری:** (باروری صرف اس وقت عمل میں آتی ہے جب نر اور مادہ پودوں کے تولیدی خلیے آپس میں ملتے ہیں) اس عمل میں اگر پھول کا بالغ زیرہ دانہ اسی قسم کے دوسرے پھول کے سر تیچہ پر پڑ جائے تو یہ ایک نالی بنانا شروع کر دیتا ہے، جسے پولن ٹیوب کہتے ہیں، یہ پولن ٹیوب بڑھتے بڑھتے بیضہ دان تک پہنچ کر بیعک کی طرف مڑ جاتی ہے، یوں نر اور مادہ تولیدی خلیے آپس میں مدغم ہو کر زائی گوٹ بناتے ہیں، یہی عمل باروری کہلاتا ہے۔

جانوروں میں باروری: باروری کے عمل کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ نر اور مادہ گیمٹس کے مرکزے یا نیوکلیس آپس میں ضم ہو جائیں، اسی باہمی ملاپ کو اصل میں باروری کہتے ہیں۔

سوال: بیج اور اس سے پودا اگنے کے مراحل کی تشریح کریں؟

جواب: **بیج کا بننا:** بیج کے تین حصے ہوتے ہیں: (۱): پلومیول (پلومیول سے کونپل بنتی ہے)۔ (۲): ریڈیکل (سے جڑ بنتی ہے)۔ (۳): کالیڈان (جڑوں اور کونپل کو خوراک مہیا کرتا ہے)۔

بیج: تیار شدہ بیج ایک ایمبریو ہوتا ہے جسکے چاروں طرف چھلکا چڑھا ہوتا ہے، چھلکے کے ایک طرف ایک نشان ہوتا ہے اس نشان کو ہائیلم کہتے ہیں، ہائیلم کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا سوراخ ہوتا ہے جو مائیکرو پائیل کہلاتا ہے۔

بیج سے نئے پودے کا بننا: جنین یا ایمبریو کے ایک نیا پودا بننے کے عمل کو بیج کا اُگاؤ کہا جاتا ہے، مائیکرو پائیل کے ذریعے خوراک یعنی پانی اور نمکیات بیج کے اندر پہنچتے ہیں، جسکی وجہ سے کالیڈان پھول کی شکل اختیار کر لیتا ہے، ریڈیکل بیج کا خول توڑ کر باہر نکل آتا ہے اور زمین میں جڑ بنانا شروع کر دیتا ہے، پلومیول اوپر کی جانب ہوتا ہوا زمین سے باہر نکل آتا ہے اور کونپل بناتا ہے، یہی کونپل بڑھ کر ایک ننھا سا پودہ بن جاتا ہے، اس طریقے سے بیج سے ایک ننھا سا پودہ تیار

ہوتا ہے اور اپنی ضرورت کی خوراک خود بناتا ہے۔

سوال: جنین کی تیاری اور جانور بننے کے عمل کی وضاحت کریں؟

جواب: جنین کی تیاری : بارآور شدہ انڈہ پہلے دو خلیوں میں تقسیم ہوتا ہے، اور اس کے بعد چار خلیوں میں، اس طرح تقسیم کا یہ عمل مسلسل چلتا رہتا ہے، جس سے مزید خلیے پیدا ہوتے ہیں، بالیدگی کے اس مرحلہ کے ذریعے جنین بنتا ہے۔

جنین سے جانور کا بننا : یہی جنین بڑھتے بڑھتے بالآخر جانور کی شکل اختیار کر لیتا ہے، جسے ہم فیٹس کہتے ہیں، جب یہ اپنی ماں کے جسم سے باہر آتا ہے تو بچہ کہلاتا ہے۔

خالی جگہ پر کریں

۱- جب زیرہ دانے کسی پھول کے سرِ بقچہ پر گرتے ہیں تو زیرگی عمل میں آتی ہے۔

۲- وہ عمل جسکے ذریعے پولن گرین کے نرخلیے، بیضہ دان کے مادہ خلیے میں ضم ہو جاتے ہیں بارآوری کہلاتا ہے۔

۳- بیج اپنی خوراک مائیکروپائیل کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔

۴- نباتاتی جنین پلومیول ریڈیکل اور کائیلڈ ان پر مشتمل ہوتا ہے۔

۵- پلومیول کے ذریعے جنین ایک ننھے پودے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

﴿باب نمبر ۴﴾

ایٹم اور اس کی ساخت

سوال: ایٹم کی ساخت کو اپنے الفاظ میں سمجھائیں؟

جواب: ایٹم : ہمارے کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی چھوٹے چھوٹے ذرات سے جو ظاہری آنکھ سے دیکھے بھی نہیں جا سکتے سے ملا کر بنایا ہے، انہیں ہم ایٹم یا جوہر کہتے ہیں۔

ایٹم کے بنیادی ذرات : ایٹم مزید چھوٹے چھوٹے ذرات پر مشتمل ہے جنہیں ہم بنیادی ذرات کہتے ہیں اور وہ تین ہیں۔ (۱): الیکٹران (۲): پروٹان (۳): نیوٹران۔

نیوکلیس : پروٹان اور نیوٹران ایٹم کے مرکز میں ایک چھوٹی سی جگہ میں رہتے ہیں اس جگہ کو ہم نیوکلیس کہتے ہیں۔

(۱): الیکٹران: الیکٹران نیوکلیس کے گرد چکر لگاتے رہتے ہیں الیکٹران پر منفی چارج ہوتا ہے، الیکٹران کی

کمیت بہت کم ہوتی ہے لیکن اس میں زبردست توانائی ہوتی ہے جسکی وجہ سے یہ تیزی سے گھومتے رہتے ہیں۔

(۲) پروٹان: پروٹان ایٹم کے نیوکلیس میں ہوتا ہے اور الیکٹران سے تقریباً ۱۸۳۶ گنا بھاری ہوتا ہے، پروٹان پر مثبت چارج ہوتا ہے۔

(۳) نیوٹران: نیوٹران پر منفی یا مثبت کوئی چارج نہیں ہوتا۔ اسکا وزن بھی الیکٹران سے ۱۸۳۶ گنا بھاری ہوتا ہے اور یہ بھی پروٹان کے ساتھ نیوکلیس میں رہتا ہے۔

سوال: مدار یا شیل اور الیکٹران بادل کسے کہتے ہیں؟

جواب: مدار یا شیل: الیکٹران نیوکلیس کے گرد مخصوص دائروں میں گردش کرتے رہتے ہیں جنکو مدار یا شیل کہا جاتا ہے۔

الیکٹران بادل: ایٹم کے اندر الیکٹران نیوکلیس کے گرد مختلف مداروں میں چکر لگاتے رہتے ہیں، چونکہ الیکٹران بہت ہی چھوٹے چھوٹے ذرات ہوتے ہیں اور وہ نیوکلیس کے گرد بہت تیزی کیساتھ چکر لگاتے رہتے ہیں، اسوجہ سے نیوکلیس کے گرد دھند جیسی محسوس ہوتی ہے جسکو الیکٹران بادل کہتے ہیں۔

ایٹمی عدد: نیوکلیس میں موجود پروٹانوں کی کل (پروٹان+الیکٹران) تعداد کو اس ایٹم کا ایٹمی نمبر کہا جاتا ہے۔

ایٹمی ماس: کسی ایٹم میں موجود پروٹانوں اور نیوٹرانوں کی تعداد کے مجموعہ کو اس ایٹم کا ایٹمی کمیتی نمبر یا ایٹمی ماس کہتے ہیں۔

سوال: ایٹمی ساخت کیا ہے اور چند عناصر کی ایٹمی ساخت بیان کریں؟

جواب: عناصر کی ایٹمی ساخت: الیکٹران نیوکلیس کے گرد مخصوص دائروں میں گردش کرتے رہتے ہیں انہیں مدار کہا جاتا ہے۔ یہ مدار (K)، مدار (L)، مدار (M)، اور (N) مدار وغیرہ کہلاتے ہیں، پہلے مدار (K) میں زیادہ سے زیادہ (۲) الیکٹران کی گنجائش ہوتی ہے، جبکہ دوسرے مدار (L) میں زیادہ سے زیادہ (۸) الیکٹران سما سکتے ہیں، تیسرے مدار (M) میں الیکٹرانوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد (۱۸) ہے۔

چند عناصر کی ایٹمی ساخت مندرجہ ذیل ہے:
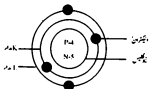
(1)ہائیڈروجن: = $_1H^1$
ایٹمی ماس = 1
ایٹمی نمبر = 1
نیوٹران = 0
P = 1
E = 1
Kمدار میں الیکٹران کی تعداد:(1)
الیکٹران
نیوکلیس
مدارK
P-1
N-0
(2)ہیلیم = $_4He^2$
ایٹمی ماس = 4
ایٹمی نمبر = 2
نیوٹران = 2
P = 2
E = 2
Kمدار میں الیکٹران کی تعداد:(2)
P-2
N-2
(3)لیتھیم = $_7Li^3$
ایٹمی ماس = 7
ایٹمی نمبر = 3
N = 4
P = 3
E = 3
Kمدار میں الیکٹران کی تعداد:(2)
Lمدار میں الیکٹران:(1)
P-3
N-4
(4)بیریلیم = $_9Be^4$
ایٹمی ماس = 9
ایٹمی نمبر = 4
نیوٹران = 5
P-4
N-5

P = 4 — K مدار میں الیکٹران کی تعداد: (2)

E = 4 — L مدار میں الیکٹران کی تعداد (2)

(5) بورون = $_{10}B^5$

ایٹمی ماس = 10

ایٹمی نمبر = 5

نیوٹران = 5

P = 5 — K مدار میں الیکٹران کی تعداد (2)

E = 5 — L مدار میں الیکٹران کی تعداد (3)

(6) کاربن = $_{12}C^6$

ایٹمی ماس = 12

ایٹمی نمبر = 6

نیوٹران = 6

P = 6

E = 6 — K مدار میں الیکٹران کی تعداد (2)

L مدار میں الیکٹران کی تعداد (4)

(7) نائٹروجن = $_{14}N^7$

ایٹمی ماس نمبر = 14

ایٹمی نمبر = 7

نیوٹران = 7

پروٹان = 7 — K مدار میں الیکٹران کی تعداد (2)
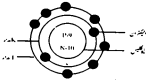
E = 7 — L مدار میں الیکٹران کی تعداد (5)

(8) آکسیجن = $_{16}O^8$

ایٹمی ماس = 16

ایٹمی نمبر = 8

نیوٹران = 8

P = 8 — K مدار میں الیکٹران کی تعداد (2)

E = 8 — L مدار میں الیکٹران کی تعداد (6)

(9) فلورین = 19F9
ایٹمی ماس = 19
ایٹمی نمبر = 9
نیوٹران = 10
P = 9
E = 9
K مدار میں الیکٹران کی تعداد (2)
L مدار میں الیکٹران (7)
الیکٹران
نیوکلیس
P-9
N-10
(10) نیون = 20Ne10
ایٹمی ماس = 20
ایٹمی نمبر = 10
نیوٹران = 10
P = 10
E = 10
K مدار میں الیکٹران کی تعداد (2)، L مدار الیکٹران کی تعداد (8)
P-10
N-10
(11) سوڈیم = 23Na11
ایٹمی ماس = 23
ایٹمی نمبر = 11
نیوٹران = 12
P = 11
E = 11
K مدار میں الیکٹران کی تعداد (2)
L مدار میں الیکٹران کی تعداد (8)، M مدار میں الیکٹران کی تعداد (1)
P-11
N-12
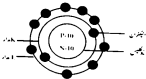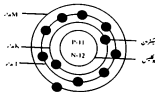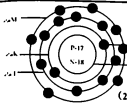
(12) کلورین = $_{35}CL^{17}$

ایٹمی ماس = 35

ایٹمی نمبر = 17

نیوٹران = 18

P = 17 K مدار میں الیکٹران کی تعداد (2)

E = 17 L مدار میں الیکٹران کی تعداد (8)، M مدار میں الیکٹران کی تعداد (7)

خالی جگہ پر کریں

۱-ایٹم کے بنیادی ذرے الیکٹران، پروٹان اور نیوٹران۔

۲-ایٹم کے نیوکلیس میں پروٹان اور نیوٹران پائے جاتے ہیں۔

۳-نیوکلیس کے گرد مدار میں الیکٹران چکر لگاتے رہتے ہیں۔

۴-لیتھیم میں تین پروٹان ہوتے ہیں۔

۵-الیکٹران پر منفی چارج ہوتا ہے۔

﴿باب نمبر ۵﴾

عناصر آمیزے اور مرکبات

سوال: عنصر اور مرکب کی تعریف کریں؟

جواب: عنصر: ایک ہی ایٹمی نمبر والے ایٹم آپس میں مل کر ایک مجموعہ قائم کرتے ہیں تو انہیں عنصر کہتے ہیں جیسے آکسیجن کے تمام ایٹموں میں ۸ الیکٹران ۸ پروٹان اور ۸ نیوٹران ہوتے ہیں۔

مرکبات: جب مختلف قسم کے عناصر آپس میں ملتے ہیں تو مرکبات بنتے ہیں۔

مثال: ٹھوس حالت کے مرکبات: لوہا، تانبا، چاندی اور سونا وغیرہ۔ مائع حالت میں مرکب کی مثال! پارہ یا مرکری۔ اور گیس حالت میں مرکب کی مثال! ہائیڈروجن، نائٹروجن اور آکسیجن وغیرہ۔

سوال: عناصر کی علامات سے کیا مراد ہے؟ مثالوں سے وضاحت کریں؟

جواب: عناصر کی علامات: عناصر کا پورا نام لکھنے کے بجائے صرف انکے ناموں کا پہلا حرف لکھ دیا جاتا ہے۔

مثلاً کاربن: C، ہائیڈروجن: H، نائٹروجن: N وغیرہ۔ بعض عناصر کے ہم لاطینی نام لکھتے ہیں مثلاً لوہا: FC، پوٹاشیم: K، سوڈیم: NA۔

چند مشہور عناصر کی علامات

نمبر شمار	عناصر		علامات
۱	آکسیجن	(Oxygen)	O.
۲	ہائیڈروجن	(Hydrogen.)	H.
۳	کاربن	(Carbon.)	C.
۴	سلفر	(Sulphur.)	S.
۵	فاسفورس	(Phosphorus)	P.
۶	سوڈیم	(Sodium/Natrium)	Na.
۷	تانبہ	(Copper/Cuprum)	Cu.
۸	چاندی	(Silver/Argentum)	Ag.
۹	کیلشیم	(Calcium)	Ca.
۱۰	پوٹاشیم	(Potassium/Kalium)	K.

سوال: دھاتیں اور غیر دھاتیں سے کیا مراد ہے؟

جواب: دھاتیں: دھاتیں بجلی اور حرارت کا اچھا موصل ہوتی ہے یعنی دھاتوں میں سے بجلی اور حرارت آسانی سے گذر سکتی ہے، دھاتیں عام طور پر ورق پذیر اور تار پذیر ہوتی ہیں یعنی انہیں کوٹ کر ورق اور تار بنائے جاسکتے ہیں، مثلاً سونا، چاندی اور لوہا وغیرہ۔

غیر دھاتیں: غیر دھاتیں بجلی اور حرارت کا ناقص موصل ہوتی ہیں، یعنی غیر دھاتوں میں سے بجلی اور حرارت آسانی سے نہیں گذرتی۔ نہ ان کو کوٹ کر ورق بنایا جاسکتا ہے اور نہ ہی انکی تاریں کھینچی جاسکتی ہیں مثلاً سلفر، کاربن، آکسیجن وغیرہ۔

سوال: آمیزہ اور مرکب میں فرق واضح کریں؟

جواب: آمیزہ: آمیزہ وہ چیز ہے جو دو یا دو سے زیادہ اجزاء (عناصر یا مرکبات) کے ملنے سے بنے اور اسکے خواص اپنے اجزاء کے خواص کے عین مطابق ہوں اور اسکے اجزاء ساتھ ساتھ پڑے دکھائی دیں۔ جسکے نتیجے میں کوئی نئی شئے نہ بنے۔

جیسے آمیزہ گندھک کا پوڈر اور لوہ چون وغیرہ۔

مرکبات: وہ اشیاء ہیں جو دو یا دو سے زیادہ عناصر کے کیمیائی طور پر ملنے سے بنتی ہیں۔ ان کے خواص ان عناصر کے خواص سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ جن سے ملکر یہ بنتی ہیں اور نہ ہی ان کو آسانی سے الگ کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً لوہ چون اور گندھک کے آمیزے کو گرم کرنے سے ایک نئی شئے، آئرن سلفائیڈ کا بننا ہے۔

آمیزہ اور مرکب میں فرق

آمیزہ	مرکب
١- آمیزہ کے اجزائے ترکیبی اپنی خاصیتیں برقرار رکھتے ہیں اور آمیزے کی خاصیت اکے اجزائے ترکیبی کی خاصیتوں جیسی ہوتی ہے۔	١- مرکب کے اجزائے ترکیبی اپنی خاصیتیں کھو دیتے ہیں اور ان کی خاصیتیں انکے اجزائے ترکیبی سے مختلف ہوتی ہیں۔
٢- آمیزہ کے اجزائے ترکیبی کسی بھی تناسب میں ہو سکتے ہیں۔	٢- مرکب کے اجزائے ترکیبی ہمیشہ مقررہ تناسب میں ہی ہوتے ہیں۔
٣- آمیزہ کے اجزائے کو آسانی سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔	٣- مرکب کے اجزاء کو آسانی سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔
٤- آمیزہ بناتے وقت توانائی کی (یعنی حرارت بجلی اور روشنی کی صورت میں) نہ تو ضرورت پڑتی ہے اور نہ ہی پیدا ہوتی ہے۔	٤- مرکب بناتے وقت توانائی کی (یعنی حرارت بجلی یا روشنی کی صورت میں) ضرورت ہوتی ہے یا یہ خود بخود پیدا ہوتی ہے۔
٥- آمیزہ کے اجزاء کے ذرات ایک دوسرے کے پاس پاس پڑے دکھائی دیتے ہیں اور وہ کیمیائی طور پر ملے ہوئے نہیں ہوتے۔	٥- مرکب کے اجزاء کے ذرات پاس پاس پڑے ہوئے دکھائی نہیں دیتے اور یہ کیمیائی طور پر ملے ہوئے ہوتے ہیں۔

سوال: فارمولا سے کیا مراد ہے۔

جواب: فارمولا: کسی چیز (عنصر یا مرکب) کے ایک مالیکیول کی کیمیائی ترکیب کو ظاہر کرنے کیلئے اس چیز میں شامل ان عناصر یا مرکب کی علامات کا مجموعہ فارمولا کہلاتا ہے۔ مثلاً پانی کا فارمولا H_2O ہے اور کسی بھی فارمولے میں اجزائے ترکیبی کا پتہ ان علامات پر مشتمل کیمیائی مسوات کے ذریعے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

مثلاً:

$$CaCO_3 \xrightarrow{\text{حرارت}} CaO + CO_2 \qquad H_2O \xrightarrow{\text{حرارت}} H_2 + O$$
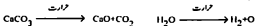
چند اہم مرکبات کے فارمولے ذیل میں دئے گئے ہیں

مرکب	فارمولا
سوڈیم کلورائیڈ (خوردنی نمک)	$Nacl.$
کیلشیم کاربونیٹ (چاک)	$CaCo_3$
سوڈیم ہائیڈروآکسائیڈ (کاسٹک سوڈا)	$NaOH$
امونیم کلورائیڈ	Nh_4Cl
امونیا	$Nh_3.$
سوڈیم کاربونیٹ (دھوبی سوڈا)	$Na_2Co_3.$
ہائیڈروکلورک ایسڈ	$Hcl.$
گلوکوز	$C_6H_{12}O_6.$

خالی جگہ پر کریں

۱- ایک جیسے ایٹموں سے بنے ہوئے مادے کو عنصر کہتے ہیں۔

۲- عناصر سے ملکر وجود میں آنے والی اشیاء کے دو گروپ ہیں دھاتیں اور غیر دھاتیں۔

۳- عناصر کی تعداد تقریباً ۱۰۴ ہے۔

۴- جب دو یا دو سے زیادہ عناصر ایک مرکب بناتے ہیں تو توانائی کا اخراج ہوتا ہے یا اس کی ضرورت پڑتی ہے۔

سوال: مندرہ ذیل میں سے آمیزہ، عنصر اور مرکب علیحدہ کریں؟

آمیزہ	مرکب	عنصر
ہوا	تیزاب	ہیرا
	کاغذ	ہائیڈروجن
	آئسکریم	نمک

سوال: مندرجہ ذیل سوالوں کے صحیح جواب منتخب کریں؟

۱- چاندی کی علامت Ag ہے۔

۲- K پوٹاشیم کی علامت ہے۔

﴿باب نمبر ٦﴾

محلول، تیزاب، اور اساس

سوال: حل پذیری سے کیا مراد ہے؟ محلول کی اقسام لکھیں؟

جواب: **محلول:** جب (شکر) کے ٹھوس ذرات باریک ذرات میں تقسیم ہو کر پانی میں یکساں طور پر منتشر ہو جاتے ہیں، دو اشیاء کے ایسے ہم جنس آمیزے کو محلول کہتے ہیں۔ مثال! پینے کا شربت۔

منحل: جو چیز حل ہوتی ہے اسے منحل کہتے ہیں جیسے شکر، چینی وغیرہ۔

محلل: جو چیز جس شئے میں حل ہوتی ہے اسے محلل کہتے ہیں جیسے! پانی۔

رقیق محلول: جس محلل میں منحل کی مقدار کم ہو، اسے رقیق محلول کہتے ہیں۔ جیسے! شربت پینے والا۔

مرتکز محلول: جس محلل میں منحل کی مقدار زیادہ ہو وہ مرتکز محلول ہوتا ہے۔ مثال! چینی کا وہ محلول جو شربت بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

سیر شدہ محلول: کسی بھی خاص درجہ حرارت پر محلل میں منحل کی ایک خاص مقدار حل ہو سکتی ہے اگر اس سے زیادہ منحل ڈالنے کی کوشش کریں تو وہ حل نہیں ہوگا بلکہ برتن کی تہہ میں بیٹھ جائے گا ایسے محلول کو سیر شدہ محلول کہتے ہیں۔

حل پذیری: کسی ایک درجہ حرارت پر مائع کے سو گرام میں منحل کی جو زیادہ سے زیادہ مقدار حل ہو سکتی ہے وہ منحل کی حل پذیری کہلاتی ہے، اس طرح ہم کو سیر شدہ محلول حاصل ہوتا ہے۔

محلول کی قسمیں: محلول، مادے کی تینوں حالتوں یعنی ٹھوس، مائع اور گیس میں پائے جاتے ہیں اس کو سامنے رکھتے ہوئے ہم محلول کو (۹) اقسام پر تقسیم کر سکتے ہیں، جو مندرجہ ذیل چارٹ سے معلوم ہو جائیگی۔

چارٹ

محلول کی طبعی حالت	اجزاء کی طبعی حالت	مثالیں
گیس	۱۔ گیس اور گیس	ہوا
	۲۔ گیس اور مائع	ہوا میں آبی بخارات
	۳۔ گیس اور ٹھوس	ہائیڈروجن اور پلاڈیم

مائع	۱-مائع اور گیس ۲-مائع اور مائع ۳-مائع اور ٹھوس	پانی میں CO_2 (سوڈا واٹر اور کوکا کولا) الکحل پانی میں یا پانی اور دودھ پارہ اور سوڈیم
ٹھوس	۱-ٹھوس اور گیس ۲-ٹھوس اور مائع ۳-ٹھوس اور ٹھوس	دھواں نمک پانی میں پیتل جاتا نبے اور جست کا آمیزہ ہے

سوال: موصل اور غیر موصل سے کیا مراد ہے؟

جواب: **موصل اور غیر موصل:**

موصل: بعض ٹھوس اشیاء مثلاً لوہا اور چاندی میں سے برقی رو آسانی سے گزر جاتی ہے ان اشیاء کو موصل کہتے ہیں۔

غیر موصل: بعض ٹھوس اشیاء جیسے شیشہ، ربڑ، خشک لکڑی، پولی تھین وغیرہ میں سے برقی رو نہیں گزر سکتی، ایسی اشیاء کو غیر موصل کہتے ہیں۔

سوال: تیزاب اور اساس کی خصوصیات لکھیں؟

تیزاب کی خصوصیات

(۱): تیزاب کا ذائقہ ترش ہوتا ہے۔(۲): یہ نیلے لٹمس پیپر کو (جو ایک خاص قسم کا کاغذ ہوتا ہے) لال کر دیتا ہے۔(۳): اگر تیزاب کو اساس سے ملایا جائے تو نمک اور پانی وجود میں آتا ہے۔(۴): مختلف دھاتوں سے کیمیائی عمل کرنے پر تیزاب عموماً ہائیڈروجن گیس پیدا کرتا ہے۔(۵): برقی رواں سے آسانی سے گزر جاتی ہے۔

اساس کی خصوصیات

(۱): اساس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔(۲): یہ عموماً چکنی ہوتی ہے۔(۳): اساس کو تیزاب سے ملایا جائے تو نمک اور پانی وجود میں آتا ہے۔(۴): یہ لال لٹمس پیپر کو (جو ایک اور قسم کا خاص کاغذ ہوتا ہے) نیلا کر دیتا ہے۔(۵): برقی رو اساس میں سے آسانی سے گزر سکتی ہے۔

سوال: برق پاشیدہ اور اس کے عمل کو تفصیل سے لکھیں؟

جواب: برق پاشیدہ: ایسی اشیاء کو کہیں گے جنہیں پانی میں حل کیا جائے یا پگھلایا جائے [illegible]

سے برقی رو آسانی سے گزر جائے اور وہ اشیاء اپنے بنیادی اجزاء میں تقسیم ہو جائیں، عموماً تیزاب، اساس، اور نمک، اچھے برق پاشیدے ہیں۔ مثلاً کاسٹک سوڈا، گندھک کا تیزاب، اور خوردنی نمک۔

برقی پاشیدے سے برقی رو کس طرح گزرتی ہے؟

ایک برق پاشیدہ نا صرف برقی رو کو گزرنے کی اجازت دیتا ہے بلکہ اسمیں کیمیائی تبدیلی بھی واقع ہوتی ہے اور اسکے اجزاء بھی علیحدہ علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ ان اجزاء پر مثبت اور منفی چارج ہوتا ہے ایسے اجزاء کو آئن کہا جاتا ہے، ایسے ذرے جن پر مثبت (+) چارج ہوتا ہے انکو مثبت آئن کہتے ہیں اور جن پر منفی (-) چارج ہوتا ہے انکو منفی آئن کہتے ہیں اور اس قسم کے محلول آئن شدہ محلول کہلاتا ہے، مثلاً اگر سوڈیم کلورائیڈ کا محلول برق پاشیدگی کے عمل سے گزارا جائے تو اسکے مالیکیول (Na^+) (مثبت آئن) اور کلورائیڈ Cl^- (منفی آئن) کی شکل اختیار کرلیں گے۔

$$NaCl \longrightarrow Na^+ + Cl^-$$
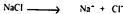
سوڈیم کلورائیڈ محلول سوڈیم آئن کلورائیڈ آئن

اس عمل کے دوران یہ آئن بیٹری کے مخالف چارج والی پلیٹوں کیطرف چلنا شروع کردیتے ہیں، یعنی مثبت آئن منفی پلیٹ کیجانب اور منفی آئن مثبت کی جانب جمع ہونے لگتے ہیں اور اس طرح محلول سے برقی رو گزر جاتی ہے۔

خالی جگہ پر کریں:

۱- اساس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔
۲- ہوا گیس اور گیس کا محلول ہے۔
۳- تیزاب نیلے لٹمس پیپر کو لال کر دیتا ہے۔
۴- چارج شدہ ذرے مخالف چارج والے برقیروں کی طرف چلتے ہیں۔

﴿باب نمبر ۷﴾

آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ

تجربہ گاہ میں آکسیجن گیس کی تیاری

تجربہ: پوٹاشیم کلوریٹ کو گرم کر کے آکسیجن حاصل کرنا۔

سامان: امتحانی نلی، نکاس نلی، میانی خانہ، گیس جار، اسٹینڈ، شیشہ، اور شکنجہ وغیرہ۔

طریقہ کار: مینگنیز ڈائی آکسائیڈ اور پوٹاشیم کلوریٹ کا آمیزہ امتحانی نلی میں ڈالیں اور دی ہوئی شکل کے

مطابق سامان کو ترتیب دیں، اب اس آمیزے کو گرم کریں۔ جوں جوں آمیزہ گرم ہوگا آکسیجن کے بلبلے پیدا ہوتے جائیں گے، پہلے باہر آنے والے بلبلوں کو نکل جانے دیں جو دراصل امتحانی نلی میں موجود ہوا کے ہوتے ہیں، تھوڑی دیر بعد آپ دیکھیں گے کہ آکسیجن گیس کے بلبلے تیزی سے نکلنا شروع ہو گئے ہیں، اس آکسیجن گیس کو پانی سے بھرے ہوئے گیس جار میں جمع کرلیں۔
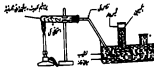
تجربہ نمبر ۲

ہائیڈروجن پرآکسائیڈ کے ذریعے آکسیجن گیس تیار کرنا۔

سامان: قیف دار نلی، شکنجہ، اسٹینڈ، چپٹے پیندے کی صراحی، نکاس نلی، ٹب، میانی خانہ اور گیس جار وغیرہ۔

طریقہ کار: چپٹے پیندے کی صراحی میں مینگنیز ڈائی آکسائیڈ ڈالیں، پھر سامان کو نیچے دی گئی شکل کے مطابق ترتیب دے لیں، اسکے بعد قیف دار نلی کے ذریعے اس میں تھوڑی سی ہائیڈروجن پرآکسائیڈ ڈالیں، آپ دیکھیں گے کہ ایک ز، وست کیمیائی عمل ہوگا اور آکسیجن خارج ہونا شروع ہو جائے گی، ہائیڈروجن پرآکسائیڈ پانی + آکسیجن۔

پوٹاشیم کلوریٹ ------------> پوٹاشیم کلورائیڈ + آکسیجن
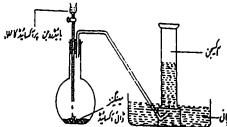
سوال: آکسیجن گیس کے خواص اور استعمال لکھیں؟

جواب: **آکسیجن گیس کے خواص**: آکسیجن گیس بے رنگ اور بے بو ہوتی ہے، یہ پانی میں بہت کم حل ہوتی ہے، یہ نہ تیزابی خاصیت رکھتی ہے اور نہ اساسی، یعنی یہ ہوا سے بھاری ہوتی ہے، اشیاء کو جلنے میں مدد دیتی ہے اور یہ ایسی خاصیت ہے جو آکسیجن کی شناخت کیلئے استعمال ہوتی ہے، ایسی اشیاء جو ہوا میں جل سکتی ہیں اگر آکسیجن میں جلیں تو بہت تیزی سے جلتی ہیں۔

آکسیجن کا استعمال: اللہ تعالیٰ نے جتنے جاندار پیدا کیے ہیں ان کے عمل تنفس میں آکسیجن استعمال ہوتی ہے (مریضوں کو مصنوعی تنفس دینے کیلئے یہ آکسیجن استعمال ہوتی ہے) اسکے علاوہ کانوں کے اندر کام کرنے والے، گہرے سمندروں میں غوطہ لگانے والے، کوہ پیا اور خلا باز بھی سانس لینے کیلئے چھوٹے چھوٹے سلنڈروں کے ذریعے آکسیجن استعمال کرتے ہیں، اگر ہائیڈروجن کو آکسیجن کیساتھ ملا کر جلایا جائے تو بہت زیادہ گرم شعلہ پیدا ہوتا ہے اسکو آکسی ہائیڈروجن شعلہ کہتے ہیں جسکا درجہ حرارت $3000°C$ ہوتا ہے۔ اگر آکسیجن اور ایسٹیلین کو ملایا جائے تو بھی تقریباً $3000°C$ کا درجہ حرارت کا شعلہ پیدا ہوتا ہے یہ شعلہ لوہے کی چادریں کاٹنے، مختلف دھاتوں کو جوڑنے اور ٹانکا لگانے کے کام بھی آتا ہے۔ آکسیجن ہی کی وجہ سے دھاتوں میں زنگ بھی لگ جاتی ہے۔ آکسیجن بحیثیت تکسید عامل کے بھی استعمال ہوتی ہے۔ اسے نائٹرک ایسڈ، سلفیورک ایسڈ اور فولاد کی تیاری میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس

آکسیجن اور کاربن کا ایک مرکب کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس بھی ہوا میں پائی جاتی ہے۔ ہوا میں اسکی مقدار تقریباً ۰۳۔۰ فیصدی ہوتی ہے۔ یہ کانوں، غاروں اور آتش فشاں پہاڑوں کے کنوؤں میں پائی جاتی ہے یہ بعض معدنیات کا ایک اہم جز ہوتی ہے اور دھاتی کاربونیٹ کی شکل میں ملتی ہے لکڑی جلنے کے عمل میں لکڑی میں موجود کاربن ہوا کی آکسیجن سے ملکر کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس بناتی ہے۔ تمام جاندار عمل تنفس کے دوران آکسیجن استعمال کرتے ہیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس خارج کرتے ہیں سانس کے ذریعے جو ہوا خارج کی جاتی ہے اسکا چار فیصد حصہ کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس پر مشتمل ہوتا ہے پودے کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کر کے ضیائی تالیفی عمل کے ذریعے اپنی غذا تیار کرتے ہیں اور آکسیجن خارج کرتے ہیں۔

سوال: تجربہ گاہ میں کاربن ڈائی گیس کی تیاری، خواص اور استعمال کے متعلق لکھیں؟

جواب: **تجربہ گاہ میں کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کو تیار کرنا**

تجربہ: ہلکے معدنی تیزاب (HCL) اور کیلشیم کاربونیٹ یا بائی کاربونیٹ کے عمل کے ذریعے کاربن ڈائی آکسائیڈ

کی تیاری۔

سامان: وولف بوتل، قیف دار نلی، نکاس نلی، گیس جار وغیرہ۔

طریقہ: سنگ مرمر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ایک وولف بوتل میں ڈالیں۔ اسکے بعد تمام سامان آگے دی گئی شکل کے مطابق ترتیب دیں۔ قیف دار نلی کے ذریعے ہلکا ہائیڈروکلورک ایسڈ سنگ مرمر کے ٹکڑوں پر ڈالیں، وولف بوتل میں فوراً کیمیائی عمل شروع ہو جائے گا اور سنگ مرمر کے ٹکڑوں سے کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کے بلبلے اٹھنے لگیں گے، چونکہ یہ گیس ہوا سے بھاری ہوتی ہے اسلئے یہ ہوا کے اوپری ہٹاؤ سے جمع ہوتی ہے۔ کیلشیم کاربونیٹ + ہائیڈروکلورک ایسڈ ← کیلشیم کلورائیڈ + پانی + کاربن ڈائی آکسائیڈ اس طرح چند گیس جار اور چند ٹیسٹ ٹیوب کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس سے بھر لیں۔ یہ معلوم کرنے کیلئے کہ آیا! جار گیس سے بھر گیا ہے یا نہیں، ایک دیا سلائی اسکے منہ کے قریب لیجائیں اگر دیا سلائی فوراً بجھ جائے تو سمجھ لیں کہ سلنڈر گیس سے بھر گیا ہے ورنہ نہیں، دیا سلائی بجھنے کی وجہ یہ ہے کہ نہ تو یہ گیس خود جلتی ہے اور نہ دوسری چیزوں کو جلنے میں مدد دیتی ہے۔
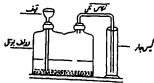
کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کے خواص: کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس بے رنگ اور بے بو ہوتی ہے اس کا ذائقہ ہلکا سا ترش ہوتا ہے وزن میں یہ ہوا سے ڈیڑھ گنا بھاری ہوتی ہے یہ گیس اگر پانی میں حل کیجائے تو کاربونک ایسڈ بناتی ہے جیسا کہ سوڈا واٹر میں کرتی ہے۔ سوڈا واٹر میں آسانی سے مائع حالت اختیار کر لیتی ہے، ٹھوس کاربن ڈائی آکسائیڈ کو خشک برف بھی کہتے ہیں، نہ یہ گیس خود جلتی ہے اور نہ جلنے میں مدد دیتی ہے، چونے کے پانی کو اگر کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس سے ملایا جائے تو یہ اسے دودھیا کر دیتی ہے۔

کیلشیم ہائیڈروآکسائیڈ + کاربن ڈائی آکسائیڈ ← کیلشیم کاربونیٹ + پانی۔

کاربن ڈائی آکسائیڈ کا استعمال :(۱): پودے ہوا سے کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کر کے شعاعی عمل کے ذریعے اپنی خوراک تیار کرتے ہیں۔ (۲): بازار میں دستیاب سوڈا واٹر کی بوتلوں میں کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس بہت زیادہ دباؤ سے بھری جاتی ہے۔ (۳): سوڈیم کاربونیٹ اور سوڈیم بائی کاربونیٹ کی تیاری میں بھی یہ گیس استعمال کیجاتی ہے۔

(۴): یہ گیس آگ بجھانے کے آلات میں بھی استعمال ہوتی ہے۔

سوال: آگ بجھانے کا گھریلو تیار شدہ آلہ تیار کریں؟

جواب: آگ بجھانے کا گھریلو تیار شدہ آلہ:

دودھ کی ایک خالی بوتل میں تقریباً ۴۰۰ ملی لیٹر ۵ فیصدی سوڈیم بائی کاربونیٹ بھریں۔ اب ایک امتحانی نلی میں ہلکا ہائیڈرو کلورک ایسڈ لیکر اسے ایک تار کے ذریعے دودھ کی بوتل میں رکھ دیں۔ اور بوتل کو کارک کے ذریعے بند کردیں۔ اس کارک کے ذریعے ایک خم دار شیشے کی نکاسی نلی گذاریں جو کہ زاویہ قائمہ پر مڑی ہوئی ہو۔ اسکے بعد اس نکاسی نلی کے دوسرے سرے پر ایک ربڑ کی نلکی لگا دیں جسکے دوسری طرف ایک نوکیلا جیٹ ہو۔ اب بوتل کو الٹ دیں جیسے ہی آپ بوتل کو الٹیں گیس فوراً کیمیائی عمل شروع ہوجائے گا کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس پیدا ہونے لگے گی اور تیزی سے جیٹ کے ذریعے باہر نکلنے لگے گی جس کا رخ فوراً آگ کی طرف کردیجئے۔
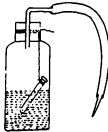
آگ بجھانے کا آلہ

خالی جگہ پر کریں:

۱- آکسیجن جلنے میں مدد دیتی ہے۔

۲- ٹھوس کاربن ڈائی آکسائیڈ کو خشک برف کہا جاتا ہے۔

۳- کاربونیٹ اور سلفیورک ایسڈ کیمیائی عمل کر کے کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس بناتے ہیں۔

۴- کھانے کے سوڈے کا کیمیائی نام سوڈیم کاربونیٹ ہے۔

۵- ہوا میں آکسیجن گیس کی مقدار 21 فیصدی ہے۔

۶- لکڑی کو ہوا میں جلانے سے کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس پیدا ہوتی ہے۔

۷- آگ بجھانے کے آلات میں سوڈیم کاربونیٹ اور سلفیورک ایسڈ کے کیمیائی عمل کے ذریعے سے کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا ہوتی ہے۔

۸- کیمیائی عمل کو تیز کرنے والی اشیاء کو عمل انگیز کہتے ہیں۔

۹- معدنی آکسائیڈ کے محلول لٹمس پیپر پر خواص ظاہر کرتے ہیں۔

﴿باب نمبر ۸﴾

حرارت

سوال: حرارت کی منتقلی کے طریقوں کی تفصیل لکھیں؟

جواب: انتقال حرارت کے تین طریقے ہیں:

(۱) ایصال حرارت: کسی جسم کے اندر ایک سالمے سے دوسرے سالمے کے باہمی ٹکراؤ کی وجہ سے حرارتی توانائی منتقل ہوتی ہے جس سے وہ جسم گرم ہو جاتا ہے حرارت کے انتقال کے اس طریقے کو ایصال حرارت کہتے ہیں۔

تجربہ: لوہے کی ایک لمبی سلائی میں موم کی گولیاں چپکا کر اسے ایک آہنی شکنج میں لگا دیں اب اسکے دوسرے سرے پر موم بتی جلائیں جیسے جیسے موم بتی کی گرمی یا حرارت سلائی میں منتقل ہوتی جائیگی وہ اس پر لگی ہوئی موم کو پگھلانا شروع کر دیگی اور موم کی گولیاں ایک ایک کر کے گرنا شروع ہو جائیں گی اس تجربے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ٹھوس شئے میں حرارت ایک سالمے سے دوسرے سالمے میں منتقل ہوتی ہے۔

(۲) حمل حرارت: حمل حرارت کے ذریعے صرف مائعات اور گیسوں میں انتقال حرارت عمل میں آتی ہے۔ جب ان کو گرم کیا جاتا ہے تو گیس یا مائعات پھیل کر ہلکی ہو جاتی ہیں اور اوپر اٹھنے لگتی ہیں اس جگہ کو پر کرنے کیلئے گیس یا مائعات کے ٹھنڈے سالمے آ جاتے ہیں ٹھنڈے اور گرم سالمات کی یہ حرکت مسلسل جاری رہتی ہے جسکے نتیجے میں گرم اور سرد روئیں (لہریں) پیدا ہوتی ہیں ان رووں کو حمالی روئیں کہتے ہیں، اس طرح مائعات اور گیسوں میں نقل حرات ہوتی ہے اس طریقہ حرارت کو حمل حرارت کہتے ہیں۔

۳- اشعاع حرارت: اشعالی لہروں کو پھیلنے کیلئے کسی واسطے کی ضرورت نہیں پڑتی، آگ یا کسی گرم شئے کے پاس کھڑے ہونے سے جو گرمی ہمارے پاس پہنچیگی وہ نہ تو ایصال حرارت کا عمل ہے، نہ حمل حرارت کا بلکہ یہ ایک تیسرا طریقہ ہے جسے اشعاع حرارت کہا جاتا ہے۔

سوال: اشعاعی توانائی کے خواص لکھیں؟

اشعاعی توانائی کے خواص

(۱): دو تھرمامیٹر لیں۔ایک تھرمامیٹر کے بلب پر اچھی طرح کاجل لگادیں اور ایک کو اسی حال پر رہنے دیں اس کے بعد دونوں کو دھوپ میں رکھ دیں آپ دیکھیں گے کہ جس تھرمامیٹر کے بلب پر کاجل لگانے کیجہ سے سیاہی ہے وہ دوسرے تھرمامیٹر کی نسبت زیادہ حرارت ظاہر کرے گا۔

(۲): شفاف اشیاء جیسے شیشے کا گلاس، ہوا وغیرہ سے تقریباً ساری اشعاعی توانائی آسانی سے گزر جاتی ہے۔اسلئے ان میں برائے نام ہی حرارت پیدا ہوتی ہے۔

(۳): اشعاعی حرارت کی موجیں سیدھی سفر کرتی ہیں اسلئے چھتری سورج کی روشنی سے بچاؤ کیلئے استعمال ہوتی ہے۔

(۴): اشعاعی توانائی ہی حرارتی توانائی میں تبدیل ہوجاتی ہے۔لہذا یہ عام مشاہدہ ہے کہ جب سورج کی شعاعیں کسی چیز پر پڑتی ہیں تو وہ چیز گرم ہوجاتی ہے۔

(۵): اشعاعی حرارتی موجوں کو آگے بڑھنے کیلئے کسی قسم کے واسطے کی ضرورت نہیں ہوتی اور یہ بغیر کسی واسطے کے خلاء میں سے گزر جاتی ہیں۔

سوال: تھرماس کی بناوٹ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **تھرماس**: تھرماس شیشے سے بنی ہوئی ایک ایسی بوتل ہوتی ہے جس میں گرم اشیاء کئی گھنٹے تک گرم اور اور سرد اشیاء کئی گھنٹے تک سرد رہ سکتی ہیں اس بوتل کی دو دیواریں ہوتی ہیں جن کے درمیان خلاء ہوتا ہے اور یہ کسی لوہے یا پلاسٹک کے خول میں رکھی جاتی ہے۔اس بوتل کی اندرونی اور بیرونی سطح خوب چمکدار ہوتی ہے اسکے منہ پر ایک کارک لگا ہوتا ہے جب کوئی گرم شئے اس بوتل میں رکھی جاتی ہے تو حرارت کی اشعاع چمکدار سطح سے ٹکرا کر بوتل میں ہی رہ جاتی ہیں باہر نہیں آسکتی اسطرح باہر سے بھی حرارت کی اشعاع اندر داخل نہیں ہوسکتی کیونکہ خالی شیشے کی بیرونی سطح بھی چمکدار ہوتی ہے اسلئے بوتل کے اندر کی شئے کافی دیر تک اپنا درجہ حرارت اسی سطح پر برقرار رکھتی ہے جس پر وہ بوتل میں داخل کرتے ہوئے تھی،دنیا میں کوئی بھی چیز مکمل موصل یا مکمل غیر موصل نہیں ہوتی،لہٰذا حرارت کی کچھ نہ کچھ مقدار بوتل سے خارج ہوتی ہی ہے،خواہ وہ تھرماس کے شیشے والی دیواروں کے ذریعے ہو یا اس کے منہ پر لگے ہوئے کارک کے ذریعے۔

سوال: نئی رضائی پرانی رضائی کے مقابلے میں زیادہ گرم کیوں ہوتی ہے؟

جواب: ایک ایسی رضائی جس میں دھنی ہوئی نئی روئی بھری گئی ہو ایک پرانی رضائی کے مقابلے میں زیادہ گرم ہوتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ نئی رضائی میں روئی کے چھوٹے ریشے اور گالے پھولے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کے درمیان خالی جگہ میں ہوا

بھری ہوئی ہوتی ہے، اور ہوا غیر موصل ہوتی ہے، اس لئے یہ ہمارے جسم کی حرارت کو رضائی کے اندر روکے رکھتی ہے اور اس طرح زیادہ گرم محسوس ہوتی ہے، جبکہ پرانی رضائی میں روئی بار بار استعمال کرنے کے باعث دب جاتی ہے اور اس کے ریشوں کے درمیان خالی جگہ بہت کم رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے ہوا بھی کم ہوتی ہے۔

سوال: کارخانوں میں اونچی اونچی چمنیاں کیوں بنائی جاتی ہیں؟

جواب: دنیا میں ہوائی رَوں سے انسان بہت فائدے اٹھاتا ہے، کسی بھی کمرے یا جگہ پر ہوا گرم ہو کر ہلکی ہو جاتی ہے اور اوپر کی جانب چلی جاتی ہے اور اس کی جگہ تازہ ہوا لے لیتی ہے، اس لئے کمروں میں بھی ہوادان اوپر کی جانب بنائے جاتے ہیں، اسی طرح کسی بھی لیمپ یا لالٹین میں نیچے کی جانب سوراخ اور اوپر کی جانب چمنی بنائی جاتی ہے تاکہ سوراخوں سے تازہ ہوا اندر آ سکے اور اوپر کی چمنی سے گرم ہوا خارج ہو سکے، آپ نے دیکھا ہوگا کہ ملوں اور فیکٹریوں میں اونچی اونچی چمنیاں بنائی جاتی ہیں تاکہ گرم گیسیں خارج ہو سکیں۔

سوال: چھتری دھوپ سے بچاؤ کیلئے استعمال ہوتی ہے! کیوں؟

جواب: جب حرارتی شعائیں کسی شئے پر پڑتی ہیں تو ان کی توانائی اس شئے میں جذب ہونے لگتی ہے، حرارتی توانائی حاصل ہونے سے اس شئے کے سالمے تیزی سے حرکت کرنے لگتے ہیں، جس کی وجہ سے اس کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے، یہ شعائیں روشنی کی رفتار سے چلتی ہیں، جب کبھی سورج اور زمین کے درمیان بادل آ جاتا ہے تو روشنی کے ساتھ ساتھ حرارت کی شعائیں بھی ان سے ٹکرا کر واپس ہو جاتی ہیں اور زمین تک نہیں پہنچتی ہیں، اسی اصول کے تحت دھوپ سے بچاؤ کیلئے چھتری استعمال کی جاتی ہے۔

خالی جگہ پر کریں:

۱- اگر کسی شئے کو گرم کیا جائے تو اس کے سالمے تیزی سے حرکت کرنے لگتے ہیں۔

۲- جب حرارت کسی واسطے کے بغیر گزرتی چلی جاتی ہے تو اس طریقے کو اشعاع حرارت کہتے ہیں۔

۳- دھاتیں اچھی موصل ہیں۔

۴- جو سطحیں سیاہ اور غیر چمکدار ہوتی ہیں وہ حرارت کو اچھی طرح جذب کر لیتی ہیں۔

۵- تمام مائعات حمل حرارت کے طریقے سے گرم کیلئے جاتے ہیں۔

۶- ہوا غیر موصل ہے۔

۷- دھات میں ایصال حرارت کے ذریعے حرارت منتقل ہوتی ہے۔

۸- پانی کو گرم کرنے پر اس کے سالمے نیچے سے اوپر حرکت کرنے لگتے ہیں۔

﴿باب نمبر ۹﴾

روشنی

سوال: خالی جگہوں کو پر کریں؟

جواب: ۱- روشنی ایک قسم کی توانائی ہے جو توانائی کی دوسری اقسام میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

۲- کروی عدسوں کی دو قسمیں ہیں (الف) محدب عدسہ (ب) مقعر عدسہ ۔

۳- مقعر آئینہ سے روشنی کی متوازی شعاعیں منعکس ہو کر جس جگہ ملتی ہیں اس کو ماسکہ خاص کہتے ہیں۔

۴- گاڑی کے ڈرائیور کیلئے مقعر آئینہ لگایا جاتا ہے۔

۵- مقعر آئینہ کے سامنے جب کوئی جسم مرکز انحنا پر رکھا جائے تو اس کی شبیہ حقیقی ہوگی۔

۶- کیمرہ تقریباً آنکھ کے اصول پر کام کرتا ہے

سوال: محدب عدسہ کی تعریف اور چند استعمال بیان کریں؟

جواب: عدسہ کی تعریف: عدسہ ایک شفاف کروی شیشے کا ٹکڑا ہوتا ہے، اگر یہ عدسہ کناروں کے مقابلے میں بیچ سے موٹا ہو تو اس کو محدب عدسہ کہا جاتا ہے اور اگر یہ کناروں کے مقابلے میں درمیان سے پتلا ہو تو اس کو مقعر عدسہ کہا جاتا ہے۔

آنکھ، محدب اور مقعر آئینہ: انسان نے جس عدسہ کو سب سے پہلے استعمال کیا وہ عدسہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی تیار کر کے اس کی اپنی آنکھ میں لگا دیا تھا، اکثر لوگ بصارت کے نقائص کو دور کرنے کیلئے چشموں میں عدسوں کا استعمال کرتے ہیں مقعر عدسے خوردبینوں، کیمروں، پروجیکٹروں اور سینماؤں کی مشینوں میں استعمال ہوتے ہیں ان عدسوں ہی کی مدد سے انسان نے مختلف قسم کے جراثیموں، نت نئے ستاروں، سیاروں اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار مخلوقات میں سے بہت سی چھوٹی چھوٹی اشیاء کا پتہ چلایا جن کو وہ اپنی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔

کروی آئینے خصوصاً مقعر آئینے کائنات کا مطالعہ کرنیوالی دوربینوں میں استعمال ہوتے ہیں، کیونکہ یہ آئینے لاکھوں میل دور کے ستاروں کی روشنی حاصل کر کے ان کی واضح شبیہ بناتے ہیں اور اس وجہ سے یہ ستارے آسانی سے دیکھے جا سکتے ہیں گاڑیوں کی ہیڈلائٹوں میں اور سرچ لائٹوں میں چمکدار مقعر آئینے استعمال کئے جاتے ہیں جو دھات کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔

سوال: سوالوں کے مناسب جواب دیں؟

۱- کیمرہ کیطرح آنکھ میں بھی دوہرا محدب عدسہ ہوتا ہے۔

۲-خورد بین کی تیاری میں محدب عدسہ استعمال ہوتا ہے۔

۳-مقعر آئینے میں مجازی شبیہ اس وقت بنے گی جب جسم ماسکہ خاص اور محدب آئینہ کے درمیان ہو۔

سوال: مندرجہ ذیل کا فرق بیان کریں؟

جواب: (۱) حقیقی اور مجازی شبیہ (۲) محدب اور مقعر آئینہ (۳) آنکھ اور کیمرہ۔

۱-حقیقی اور مجازی شبیہ: حقیقی شبیہ کو کسی پردے پر حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مجازی شبیہ کو کسی پردے پر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ حقیقی شبیہ ہمیشہ الٹی ہوتی ہے۔ مجازی شبیہ ہمیشہ سیدھی ہوتی ہے۔ حقیقی شبیہ انعکاس انعطاف یا انعکاس کے بعد روشنی کے شعاعوں کے ملنے سے بنتی ہے۔ مجازی شبیہ میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے شعاعیں آپس میں ملی ہوئی ہوں۔ لیکن درحقیقت یل نہیں پاتیں۔

۲-محدب اور مقعر آئینہ: خم دار یا کروی آئینہ دراصل کسی بھی کرے کا ایک حصہ ہوتا ہے، کروی آئینوں کی دو قسمیں ہوتی ہیں، محدب آئینہ، اور مقعر آئینہ، مقعر آئینہ دراصل اندرونی جانب مڑا ہوا شیشہ ہوتا ہے، جس کی بیرونی سطح پر چاندی کا ملمع کر دیا جاتا ہے، جبکہ محدب آئینہ کی تیاری میں اس قسم کے شیشے کی اندرونی سطح پر چاندی کا ملمع کر دیا جاتا ہے۔

۳-کیمرے اور آنکھ کا فرق: کیمرہ میں تصویر مصنوعی طور پر حاصل کی جاتی ہے اور کیمرہ میں روشنی سورج کی توانائی اور خشک سیلز سے حاصل کی جاتی ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ نے آنکھ کو جس عمدہ طریقے سے بنایا ہے اس کو دیکھ کر اسے ایک بہترین کیمرہ قرار دیا جاسکتا ہے، اور اس قدرتی کیمرے کے استعمال میں نہ شمسی توانائی کی ضرورت ہے، اور نہ ہی مصنوعی خشک سیلز کی ضرورت ہے، اور یہ اندھیرے اور روشنی میں یکساں طور پر کام کرتی ہے۔

سوال: کیمرہ پر مختصر نوٹ لکھیں؟

جواب: **کیمرہ:** کیمرہ ایک ایسا ڈبہ ہوتا ہے جس میں روشنی خود بخود داخل نہیں ہوسکتی، ڈبہ کی ایک دیوار میں بہت ہی باریک سوراخ ہوتا ہے، اور یکطرف ایک ڈھکنا ہوتا ہے جس میں ایک عدسہ لگا ہوتا ہے، اس پر شٹر لگا دیا جاتا ہے، اس کے بالکل سامنے کی دیوار میں حساس فلم ہوتی ہے جس پر روشنی کے اثرات آسانی سے نقش ہوسکیں، روشنی کی شعاعیں جب کسی جسم سے ٹکرا کر منعکس ہوتی ہیں اور اس فلم پر پڑتی ہیں تو اس میں کیمیائی تبدیلی واقع ہوجاتی ہے اور اس جسم کے نشانات یا تصویر اس فلم پر بن جاتی ہے، اس کے بعد چند ضروری کیمیائی عوامل سے گزار کر اس جسم کی مستقل فوٹو کی فوٹوگرافی کاغذ پر حاصل کرلی جاتی ہے۔

سوال: دوربین کی بناوٹ اور استعمال بتائیے؟

جواب: دوربین کو زمین سے بہت دور کے اجسام، مثلاً سیارے اور چاند ستارے وغیرہ دیکھنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے

افکاسی دوربین دراصل لوہے کی ایک نلی ہوتی ہے جس کے ایک سرے پر ایک بڑا مقعر آئینہ لگا دیا جاتا ہے، اس میں ایک محدب عدسہ بھی لگا ہوتا ہے جو مقعر آئینہ سے بننے والی شبیہ کو مزید بڑا کر کے دکھاتا ہے۔

سوال: انسانی آنکھ کی ساخت اور ان کے اعمال کے بارے میں تفصیل سے لکھیں؟

جواب: **آنکھ** : اللہ تعالیٰ نے انسانی آنکھ کو جس عمدگی سے بنایا ہے اسے دیکھ کر ایک بہترین قدرتی کیمرہ قرار دیا جا سکتا ہے آنکھ کے سامنے جو بھی شئے آتی ہے یہ اس کے اثرات کو دماغ تک منتقل کر دیتی ہے جس سے ہم چیزوں کو دیکھنے کی قابل ہو جاتے ہیں، سر کے سامنے کے حصے میں ہڈیوں کے خول کے درمیان آنکھوں کی جگہ ہے اس میں تین جھلیاں ہوتی ہیں، سب سے اوپر غیر شفاف جھلی ہوتی ہے، البتہ آنکھ کے سامنے والا حصہ بالکل شفاف ہوتا ہے اس کو قرنیہ کہا جاتا ہے، درمیانی جھلی کو مشیمیہ کہا جاتا ہے جو کیمرے کی اندرکی دیوار کی طرح گہرے رنگ کی ہوتی ہے، سب سے اندرونی جھلی پردۂ چشم کہلاتی ہے، یہ کیمرے کی فلم کی طرح حساس ہوتی ہے، کیمرے کی طرح آنکھ میں بھی دو ہرا محدب عدسہ ہوتا ہے جو روشنی کی شعاعوں کو پردۂ چشم پر موڑ دیتا ہے، روشنی کے پہنچنے کیلئے آنکھ میں ایک سوراخ ہوتا ہے جس کو آنکھ کی پتلی کہا جاتا ہے، پتلی کے ساتھ موجود عضلاتی ریشے یا پٹھے روشنی کو کنٹرول کرتے ہیں تاکہ پردۂ چشم پر مناسب مقدار میں روشنی پہنچے، اس وجہ سے تیز روشنی میں ہماری آنکھ ایک دم بند ہو جاتی ہے جبکہ بہت کم روشنی میں ہماری آنکھیں خود بخود زیادہ کھلتی ہیں، پردۂ چشم پر جو شبیہ بنتی ہے اس کا اثر بصری اعصاب کے ذریعے دماغ میں منتقل ہوتا ہے، جس سے ہمیں بصارت کا احساس ہوتا ہے اور ہم پہچان جاتے ہیں کہ کیا چیز دیکھ رہے ہیں۔

سوال: ثابت کیجئے کہ روشنی بھی ایک توانائی ہے؟

جواب: **روشنی ایک توانائی ھے**: کسی بھی شئے میں کام کرنے کی جو صلاحیت ہوتی ہے اسے ہم توانائی کہتے ہیں، مثلاً سورج کی ایک صلاحیت یہ ہے کہ اپنی تپش کے ذریعے زمین پر پودوں کی نشو و نما میں مدد دے، لہٰذا پودے سورج کی اس توانائی کو اپنے اندر جذب کر کے اپنی غذا بناتے ہیں، اس طرح سورج کی روشنی بھی ایک توانائی ہے جس کی وجہ سے اندھیرا دور ہو جاتا ہے اور ہم چیزوں کو دیکھ سکتے ہیں، سورج کی یہی توانائی یعنی روشنی پھلوں اور پھولوں کو رنگ دیتی ہے اور فوٹوگرافی پلیٹ میں کیمیائی تبدیلیوں کا سبب بنتی ہے، روشنی کو ہم دوسری توانائیوں میں بھی تبدیل کر سکتے ہیں، مثلاً پودے سورج سے توانائی حاصل کر کے اپنے اندر مخفی توانائی کی شکل میں ذخیرہ کر لیتے ہیں، جب جانور ان پودوں کے پھل پھول اور پتوں کو کھاتے ہیں، تو وہی ذخیرہ شدہ توانائی ان میں منتقل ہوتی ہے اور دوسری توانائیوں مثلاً حرکی توانائی وغیرہ میں تبدیل ہو جاتی ہے، اس طرح روشنی کی توانائی برقی توانائی میں بھی تبدیل ہو سکتی ہے، ضیاء برقی سیل یا فوٹو الیکٹرک سیل کے ذریعے روشنی کو برقی توانائی میں تبدیل کیا جاتا ہے، موجودہ زمانے میں شمسی سیلوں کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے، یہ برقی سیل عموماً کیلکولیٹرز اور آٹومیٹک کیمروں میں وغیرہ میں استعمال ہوتے ہیں۔

﴿باب نمبر ۱۰﴾

برقی رواں

سوال نمبر۱: توانائی اور اس کی اقسام بیان کیجئے؟

جواب: **توانائی:** کسی بھی چیز، مشین یا آلہ میں کام کرنے کی صلاحیت کو توانائی کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ توانائی کام کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ چونکہ ہم بجلی کے استعمال سے بلب روشن کرسکتے ہیں، ہیٹر کی گرمی حاصل کرسکتے ہیں، پنکھے اور موٹریں چلاسکتے ہیں۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ بجلی بھی توانائی کی ایک قسم ہے۔ یہ توانائی برقی توانائی کہلاتی ہے۔

توانائی کی اقسام: توانائی کی چند اقسام درج ذیل ہیں:

کیمیائی توانائی، برقی توانائی، روشنی کی توانائی، حرارتی توانائی، میکانی توانائی، نیوکلیائی توانائی۔

سوال نمبر۲: کیمیائی توانائی کو برقی رو میں تبدیل کرنے کا کوئی تجربہ اس کی شکل سمیت لکھیں۔

جواب: **کیمیائی توانائی سے برقی رو کا حصول:** وولٹا نامی سائنس دان نے 1796ء میں یہ عظیم معلومات دریافت کیں۔ اس نے تانبا اور جست کی ایک جیسی کوئی پلیٹیں لیں اور انہیں ایک دوسرے پر اس طرح رکھ دیا کہ ہر ایک کے درمیان ایک موٹے کاغذ کی تہہ نمکین پانی میں ڈبو کر رکھی ہوئی تھی۔ وولٹا نے اس طریقے سے بہت ساری پلیٹوں کو ایک جست ایک تانبا کی ترتیب سے جوڑ کر ایک ستون سا بنالیا۔ اس کے بعد اوپر والی پلیٹ کو سب سے نچلی پلیٹ یعنی جست کو تانبا سے تار کے ذریعے ملایا تو اس نے مشاہدہ کیا کہ تار میں سے برقی رو گزر رہی ہے۔

سوال نمبر۳: خشک سیل کی بناوٹ اور کام کرنے کے اصول کو تفصیل سے بتائیں۔

جواب: **خشک سیل:** برقی توانائی حاصل کرنے کا ایک آسان اور سستا ذریعہ خشک سیل ہے۔

ایک پرانے استعمال شدہ خشک سیل کی بناوٹ کا مشاہدہ کریں۔ سب سے پہلے اس کا بیرونی خول اتاریں۔ جست کا دھاتی خول نظر آنے لگے گا۔ سیل کو اوپر سے توڑیں تو ایک سیاہ رنگ کا آمیزہ ملے گا۔ درمیان میں کاربن کی ایک سیاہ سلاخ ہوگی۔ اس

آمیزے کو غور سے دیکھیں تو محسوس ہوگا کہ اس آمیزے میں کچھ تری موجود ہے۔ خشک برقی سیل دراصل مکمل طور پر خشک نہیں ہوتے۔ مختلف اجزا کو ملا کر ایک گاڑھا لیپ یا پیسٹ (Paste) تیار کیا جاتا ہے۔ یہ لیپ سیل کے خول میں بھر کر اوپر سے موم یا کسی دوسری چیز سے اچھی طرح بند کر دیا جاتا ہے۔ اگر آپ جست کے خول کو غور سے دیکھیں تو اس میں چھوٹے چھوٹے سوراخ ملیں گے جن پر سفید پاؤڈر لگا ہوگا۔ اصل میں سیل کے کیمیائی اجزا کا جست کی ٹھوس دیوار سے کیمیائی عمل ہوتا ہے اور زنک آکسائیڈ بنتا ہے۔ اسی کیمیائی عمل کے دوران برقی کرنٹ پیدا ہوتا ہے۔ جب اس سیل کو کچھ عرصے تک استعمال کر لیا جاتا ہے تو یہ کیمیائی عمل ختم ہو جاتا ہے اور برقی کرنٹ پیدا نہیں ہوتا۔ ایسے سیل کو ناکارہ سیل کہتے ہیں۔ سیل کو اگر لمبے عرصے استعمال نہ کیا جائے تو بھی وہ ناکارہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ سیل کے کیمیائی اجزا، یا تو بالکل خشک ہو جاتے ہیں یا پھر مستقل کیمیائی عمل ہونے کی وجہ سے دوسری اشیاء میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور سیل ناکارہ ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر۴: حرکت سے برقی توانائی کس طرح حاصل کرتے ہیں؟

جواب: **حرکت سے برقی توانائی کا حصول:** ہمارے گھروں، مدرسوں، ہسپتالوں، دکانوں اور کارخانوں وغیرہ میں استعمال ہونے والی بجلی دراصل بڑے بڑے بجلی گھروں سے مہیا کی جاتی ہے۔ بجلی گھروں میں برقی دباؤ پیدا کرنے والی مشین ہوتی ہے جو جنریٹر کہلاتی ہے۔ جنریٹر کا ایک پُرزہ روٹر بہت تیزی سے گھومتا ہے اور برقی دباؤ پیدا کرتا ہے۔ اس برقی دباؤ کی وجہ سے تاروں میں برقی کرنٹ دوڑنے لگتا ہے۔

سوال نمبر۵: شمسی توانائی سے بجلی کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے؟

جواب: **شمسی توانائی سے بجلی کا حصول:** شمسی توانائی یعنی سورج کی روشنی سے بھی بجلی کا حصول ممکن ہے۔ سورج کی روشنی کو بجلی میں تبدیل کرنے کے لئے شمسی سیل استعمال کیے جاتے ہیں۔ ہر سیل کی سطح دو مختلف قسم کے قلموں کی ہوتی ہے۔ سورج کی روشنی جب اس کی سطح پر پڑتی ہے تو یہ قلمیں برقی سیلوں کی طرح کام کرتی ہیں۔ اسی لئے ان کو شمسی سیل کہا جاتا ہے۔ یہ سیل گھڑیوں، کیلکولیٹرز اور کیمروں میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔

سوال نمبر۶: ایٹم سے توانائی کے حصول کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **ایٹم سے توانائی کا حصول:** کرۂ ارض پر بہت سے عناصر پائے جاتے ہیں، مثلاً ہائیڈروجن، کاربن، کیلشیم، پارہ اور لوہا وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی ہوئی اس کائنات میں اب تک دریافت ہونے والے تمام عناصر میں سب سے بھاری عنصر یورینیم ہے۔ اگر کوئی سست رفتار نیوٹران یورینیم کے کسی ایٹم سے ٹکرا جائے تو وہ اس ایٹم کو تقریباً دو ہم وزن ایٹموں کی شکل میں توڑ دیتا ہے۔ اس طریقہ کار کے نتیجے میں کسی بھاری ایٹم کے ٹوٹ جانے کا عمل انشقاق یا فشن کہلاتا ہے۔

انشقاق یا فشن کے عمل کے دوران یورینیم کا ایٹم کم از کم دو نیوٹران بھی خارج کرتا ہے۔ یہ نیوٹران دوسرے یورینیم ایٹموں

سے ٹکراتے ہیں۔اس کی وجہ سے دوسرے ایٹموں میں بھی فشن پیدا ہوتا ہے اور وہ مزید نیوٹران خارج کرتے ہیں۔اگر یہ سلسلہ چلتا رہے تو نیوٹران کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور اسی قدر زیادہ تعداد میں یورینیم کے ایٹم فشن کے عمل کے باعث دوسرے عناصر میں تبدیل ہونے لگتے ہیں۔ ایٹم کے اس طرح ٹوٹنے اور نیوٹران خارج کرنے کا عمل زنجیری عمل (Chain Reaction) کہلاتا ہے۔

جب بھی فشن کے باعث کوئی بھاری ایٹم دو یا دو سے زیادہ حصوں میں ٹوٹتا ہے تو اس کی کچھ کمیت (Mass) توانائی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ چونکہ ایک لمحے میں لاتعداد ایٹم ٹوٹ جاتے ہیں،اس لئے توانائی کا اخراج بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ یہ توانائی بجلی کی پیداوار کے لئے بڑے بڑے ٹربائین چلانے کے لئے استعمال ہو سکتی ہے۔

سوال نمبر ۷: زنجیری عمل (Chain Reaction) کیا ہے؟

جواب: زنجیری عمل: انشقاق یا فشن کے عمل کے دوران یورینیم کا ایٹم کم از کم دو نیوٹران بھی خارج کرتا ہے۔ یہ نیوٹران دوسرے یورینیم ایٹموں سے ٹکراتے ہیں۔ اس کی وجہ سے دوسرے ایٹموں میں بھی فشن پیدا ہوتا ہے اور وہ مزید نیوٹران خارج کرتے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ چلتا رہے تو نیوٹران کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور اسی قدر زیادہ تعداد میں یورینیم کے ایٹم فشن کے عمل کے باعث دوسرے عناصر میں تبدیل ہونے لگتے ہیں۔ ایٹم کے اس طرح ٹوٹنے اور نیوٹران خارج کرنے کا عمل زنجیری عمل (Chain Reaction) کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۸: جنریٹر کے مختلف حصوں کے نام بتایئے۔ یہ کس اصول پر کام کرتا ہے؟

جواب: جنریٹر: جنریٹر اس آلہ یا مشین کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ برقی دباؤ پیدا کر کے برقی کرنٹ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جنریٹر کے طریقۂ عمل کو ایک تجربے کی مدد سے سمجھا جا سکتا ہے۔

تجربہ: ایک ایسا تار لیں جس پر کسی غیر موصل یا حاجز کی تہہ چڑھی ہو۔ اس کو کوائل یا لچھے کی صورت میں لپیٹ کر دونوں سروں کو ایک گلوانومیٹر سے جوڑ دیں۔ اب ایک مقناطیس تیزی سے اس کوائل میں لے جائیں اور گلوانومیٹر کی سوئی کی حرکت کا مشاہدہ کریں۔ اسی طرح مقناطیس کو لچھے میں بالکل ساکن رہنے دیں اور گلوانومیٹر کی سوئی کو دیکھیں۔ اب مقناطیس کو تیزی سے اس لچھے سے دور کریں اور دیکھیں کہ گلوانومیٹر کی سوئی کس سمت میں حرکت کر رہی ہے؟ کیا یہ وہی سمت ہے جس میں پہلے حرکت ہو رہی تھی؟

اس کے بعد مقناطیس کو اپنی جگہ پر رہنے دیں اور تار کے لچھے کو حرکت دیں۔ اب گلوانومیٹر کی سوئی پر کیا اثر ہوا؟

اس تجربے سے واضح ہو گیا کہ تینوں چیزوں یعنی مقناطیس، کوائل اور ان کے درمیان باہمی حرکت برقی رو پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ بجلی گھروں میں جنریٹر کے ساتھ لگے ہوئے بڑے بڑے ٹربائین بھی اسی طریقے سے کام کرتے ہیں۔

﴿باب نمبر ۱۱﴾

آواز

سوال نمبر۱: مندرجہ ذیل خالی جگہوں کو پُر کیجئے؟

جواب: (i) جب کوئی شے حرکت کرتی ہے تو توانائی پیدا ہوتی ہیں۔

(ii) آواز کی توانائی مائیکروفون کے ذریعے برقی توانائی میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

(iii) آواز کی لہر ہوا کی سمت میں سفر کرتی ہے۔

(iv) جب آواز کی لہریں کسی بڑی سطح سے ٹکرا کر واپس آتی ہیں تو اسے گونج کہا جاتا ہے۔

(v) آواز کی لہروں کی اشاعت خلا میں ممکن نہیں۔

(vi) باریک یا پتلی آواز میں ارتعاش کی شرح زیادہ ہوتی ہے۔

سوال نمبر۲: مندرجہ ذیل سوالوں کے صحیح جوابات منتخب کیجئے؟

جواب: (i) ۱۵ ڈگری سینٹی گریڈ کے درجہ حرارت میں آواز کی رفتار تقریباً ۳۴۰ میٹر فی سیکنڈ ہوتی ہے۔

(۳۴۰ میٹر فی سیکنڈ، ۴۳۰ میٹر فی سیکنڈ، ۳۰۴ میٹر فی سیکنڈ)

(ii) کسی شے میں ایک سیکنڈ میں پیدا ہونے والی ارتعاشوں کی تعداد کو تعدد کہتے ہیں۔ (تعداد، حرارت، لمبائی)

(iii) انعکاس کی سطح سے جتنا دور ہوں گونج اتنی صاف اور اچھی سنائی دے گی۔ (قریب، دور، نیچے)

سوال نمبر۳: ثابت کیجئے کہ کسی شے میں ارتعاش کی وجہ سے آواز پیدا ہوتی ہے۔

جواب: ارتعاش کی وجہ سے آواز کا پیدا ہونا: جب کسی چیز میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے آواز بھی پیدا ہوتی ہے۔ سکول میں گھنٹہ بجانے کے فوراً بعد اس کو ہاتھ لگائیں یا ریڈیو کے اسپیکر کے سامنے ہاتھ رکھیں تو ارتعاش صاف محسوس ہوگا۔ بالکل اسی طرح میز یا دروازے پر ہاتھ مار کر یا پتھروں کو ٹکرا کر آواز پیدا کی جاسکتی ہے۔ مختلف اشیاء کے ذرات میں ارتعاش کی وجہ سے آواز پیدا ہوتی ہے۔

سوال نمبر۴: سننے کے عمل کو تفصیل سے لکھئے اور کان کی ساخت سمجھانے کے لئے اس کی مکمل شکل بنائیے۔

جواب: ہم کیسے سنتے ہیں: آواز ایسی توانائی ہے جو ہوا کے ذرات کو مرتعش کر کے کان میں پہنچاتی ہے اور وہاں سے ہمارے دماغ میں داخل ہوتی ہے۔ لہٰذا سماعت کے عمل میں کان اہم ترین حصہ ہے۔

کان: کان کے مندرجہ ذیل تین اہم حصے ہیں: (۱) بیرونی کان، (۲) درمیانی کان، (۳) اندرونی کان

بیرونی کان، کان کے ظاہری حصے "پینا" اور بیرونی صوتی نالی پر مشتمل ہوتا ہے۔ آواز کی موجیں بیرونی کان کے ذریعے اندر داخل ہوتی ہیں اور پردے سے ٹکرا کر اس میں ارتعاش پیدا کر دیتی ہیں۔ درمیانی کان تین ہڈیوں پر مشتمل ہوتا ہے اور پردے کے پیچھے سے شروع ہوتا ہے۔ کان کے پردے ارتعاشوں کو ہڈیوں میں منتقل کر دیتے ہیں جو ایک لیور کے طور پر کام کر کے ان ارتعاشوں کو مزید تیز کر دیتی ہیں۔ اندرونی کان ایک گھونگے نما خانہ اور قوس نما نالیوں پر مشتمل ہوتا ہے، جس کے اندر مائع بھرا ہوتا ہے۔ درمیانی کان سے صوتی ارتعاش اس مائع کے ذریعے حسی ریشوں میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ یہ حسی ریشے اکٹھے ہو کر صوتی عصب کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ صوتی عصب آخر کار صوتی ارتعاش دماغ میں منتقل کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد دماغ ان صوتی ارتعاشوں میں تمیز کرتا ہے جس کے باعث ہم آواز کو سن اور پہچان سکتے ہیں۔

سوال نمبر ۵: مندرجہ ذیل کی تعریف کیجیے: (i) گونج، (ii) امتداد، (iii) آواز کی کیفیت

جواب: <u>**گونج:**</u> جس طرح ربڑ کی ایک گیند کسی سخت چیز یا دیوار پر ماری جائے تو ٹکرا کر واپس آتی ہے، اسی طرح جب آواز کسی بڑی سطح مثلاً پہاڑی یا اونچی دیوار سے ٹکراتی ہے تو واپس منعکس ہوتی ہے۔ اس آواز کو گونج کہتے ہیں۔

<u>**امتداد:**</u> آواز کی بلندی یا پستی امتداد کہلاتی ہے۔ آواز کی لہروں میں ارتعاش جتنی تیزی سے ہوگا اس آواز کی امتداد اتنی ہی تیز ہوگی۔

<u>**آواز کی کیفیت:**</u> دو اشخاص یا دو آلات اگر ایک ہی تعدد کی آواز پیدا کرتے ہیں تو بھی سننے والے کو یہ مختلف تاثر دیں گی۔ اس کو آواز کی کیفیت کہتے ہیں۔ آواز کی کیفیت کی بنیاد پر مختلف آوازوں میں فرق کیا جا سکتا ہے۔

﴿باب نمبر ۱۲﴾

زمین

سوال نمبر۱: قشرِ زمین پر پہاڑوں کے دباؤ کے اثرات کیا ہوتے ہیں؟

جواب: شدید دباؤ، درجہ حرارت کی زیادتی اور اطرافی قوتوں کی وجہ سے پہاڑوں اور چٹانوں کی افقی تہیں کہیں سے اوپر کی جانب اُبھر آتی ہیں اور کہیں سے نیچے کی جانب بیٹھ جاتی ہیں۔ قشرِ ارض پر زلزلے اسی قسم کی تبدیلی کی وجہ سے آتے ہیں۔

سوال نمبر۲: رخنہ اندازی کے عمل سے کیا مراد ہے؟

جواب: رخنہ اندازی: پہاڑوں میں تہوں کے بننے کے عمل کے دوران کبھی کبھی چٹانوں میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں، یا وہ بجائے مڑنے کے ٹوٹ پھوٹ جاتی ہیں۔ اور کبھی یہ چٹانی تہیں ایک دوسرے کے اوپر ان ہی دراڑوں یا سوراخوں کے ساتھ ساتھ چڑھ جاتی ہیں۔ چٹانوں کے یہ سوراخ اور دراڑیں رخنہ کہلاتے ہیں اور ان کی حرکت کو رخنہ اندازی کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر۳: زلزلہ پر ایک مختصر نوٹ لکھیں؟

جواب: زلزلہ: قشرِ ارض میں اندر کی چٹانوں کی ٹوٹ پھوٹ اور رخنہ اندازی کے عمل کے دوران چٹانوں کے ٹوٹنے اور گرنے کی وجہ سے زبردست ارتعاش پیدا ہوتا ہے، اس عمل کو زلزلہ کہا جاتا ہے۔ زمین میں اچانک پیدا ہونے والی حرکت سے ارتعاش اسی طرح ہوتا ہے جس طرح کسی بڑے پتھر کے گرنے سے اس جگہ کے نزدیک جہاں پر پتھر گرے ارتعاش زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ زلزلے سے آنے والی تباہی بہت خوفناک ہوتی ہے۔ زلزلے کے جھٹکوں کی شدت کو ناپنے کے لئے جو آلہ استعمال ہوتا ہے اس کا نام زلزلہ پیما ہے۔ یہ زلزلہ پیما ہلکے سے ہلکے جھٹکے کو بھی محسوس کر لیتا ہے۔

سوال نمبر۴: آتش فشاں کیا ہوتا ہے؟

جواب: آتش فشاں: لاوا اُگلنے پہاڑ کو آتش فشاں پہاڑ کہتے ہیں۔ آتش فشاں پہاڑوں کی اوپری تہیں سخت ہوتی ہیں۔ اس کے بعد نچلے حصہ میں ایک پگھلا ہوا مادہ انتہائی گرم حالت میں پایا جاتا ہے۔ یہ مادہ پگھلا ہوا ہونے کی وجہ سے ایک مائع کی طرح بہہ سکتا ہے۔ اسے میگما کہا جاتا ہے۔ جب میگما کے اوپر والی سخت چٹانی تہہ ٹوٹتی ہے تو میگما پھیلنا اور چٹانی سوراخ میں چڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ میگما اس قدر گرم ہوتا ہے کہ اوپری چٹان کو پگھلا دیتا ہے۔ اس وجہ سے یا کسی دوسرے سبب کی بناء پر جیسے جیسے میگما پھیلتا ہے گرم گیس پیدا ہونے لگتی ہے۔ ان گیسوں کی مدد سے یہ میگما باہر نکل آتا ہے۔

سوال نمبر ۵: صحیح اور غلط کا تعین کیجئے:

جواب: (i) سخت پہاڑ ہر قسم کا باؤ برداشت کر سکتے ہیں۔ صحیح

(ii) زلزلہ رخنہ اندازی کا باعث بنتا ہے۔ غلط

(iii) زمین کی تہیں کھسکنے سے صدماتی لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ صحیح

(iv) آتش فشاں صرف اسی لئے پھٹتا ہے کہ اوپر کی چٹانی تہہ نرم ہوتی ہے۔ غلط

(v) آتش فشانی پہاڑ میں پگھلا کھولتا رہتا ہے مگر اسے باہر آنے کا موقع نہیں ملتا۔ صحیح

☆☆ ═══ ☆☆☆☆☆ ═══ ☆☆

باب نمبر ۱۳

کائنات

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کیجئے:

جواب: (i) کسی سیارے کے گرد گھومنے والی شے طفیلی سیارہ کہلاتی ہے۔

(ii) کہکشاں بہت سارے ستاروں، دھول اور گیسوں کا مجموعہ ہوتی ہے۔

(iii) ہیلیز کا دم دار ستارہ ہر ۷۶ سال بعد دیکھا جا سکتا ہے۔

(iv) زمین کی طرف گرنے والی دھاتوں یا پتھروں کو مجر شہابی یا شہاب ثاقب کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۲: قریب ترین صحیح جواب منتخب کیجئے:

جواب: (i) ہمارا نظام شمسی کہکشاں کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ (سیارے، شہاب ثاقب، صورت ساوی، کہکشاں)

(ii) ہم مصنوعی سیارے کے ذریعے ریڈیو پر حرم کعبہ میں ادا کی جانے والی تراویح اسی وقت براہ راست سن سکتے ہیں۔ (قدرتی سیارے، مصنوعی سیارے، راکٹ، ستارے)

سوال نمبر ۳: چند قوتیں سیاروں کو اپنے مدار میں رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ تفصیل سے لکھئے۔

جواب: کسی سیارے کو اپنے خاص مدار میں گردش برقرار رکھنے کے لئے دو قوتیں درکار ہوتی ہیں۔ ایک کشش ثقل اور دوسری مرکز گریز قوت۔

مرکز گریز قوت اس قوت کو کہتے ہیں جو کسی مدار میں گردش کرنے والی شے کو اس کے مدار سے ہٹا کر سیدھ میں سفر اختیار

کرنے اور اس کو مرکز سے دور لے جانے کی کوشش کرتی ہے۔ دوسری طرف کشش ثقل دوسری اشیاء کی طرح چاند کو بھی زمین کے مرکز کی طرف کھینچتی ہے۔ لیکن چاند زمین کی طرف کھنچنے کے باوجود مرکز گریز قوتوں کے اثر کی وجہ سے سطح زمین سے نہیں ٹکراتا۔ اسی طرح اگر چاند پر کشش ثقل کا عمل نہ ہوتو اس پر اثر رکھنے والی مرکز گریز قوتیں اس کو زمین کے مدار سے دور کہیں اور دھکیل دیں۔

☆☆ ══════ ☆☆☆☆☆ ══════ ☆☆

باب نمبر ۱۴

ماحول، آلودگی اور ترقی

سوال نمبر۱: اوزون تہہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اوزون تہہ: سورج کائنات میں روشنی اور حرارت کا سب سے بڑا منبع ہے۔ یہ روشنی اور حرارت فضا کے ذریعے کرہ ارض تک پہنچتی ہیں۔ لیکن حرارت اور روشنی کے علاوہ کائنات میں بعض ایسی مہلک گیسیں اور مادے بھی موجود ہیں جو اگر زمین تک پہنچ جائیں تو انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان مہلک گیسوں سے محفوظ رکھنے کے لئے زمین کے گرد اوزون گیس کی ایک حفاظتی تہہ پھیلا دی ہے جسے سائنس دان اوزون تہہ کہتے ہیں۔

سوال نمبر۲: فضا کو آلودہ کرنے والے بڑے عوامل کون سے ہیں؟

جواب: مشینوں کے کثرت استعمال، کارخانوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ، خراب انجن والی گاڑیوں کی بہتات اور شہروں میں انتہائی گنجان آبادیوں کی وجہ سے فضا میں دھواں اور کاربن گیس کی مقدار میں خطرناک حد تک اضافہ ہو جاتا ہے۔ دھوئیں میں شامل مختلف گیسیں اور ذرات فضا میں مل کر اسے آلودہ کرتے ہیں۔ اسی طرح کسی مقام پر تیز اور شدید قسم کی آوازیں وہاں کے پُرسکون ماحول کو سخت متاثر کرتی ہیں اور وہاں کے رہنے والے خود بخود اعصابی تناؤ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تیز اور مسلسل آوازوں کا شور ماحول کی آلودگی کا باعث بنتا ہے۔

سوال نمبر۳: زمینی آلودگی کو کم کرنے کے لئے کیا قدم اُٹھایا جا رہا ہے؟

جواب: زمینی آلودگی کی روک تھام کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اسباب و ذرائع کو کم کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ ایسی چیزیں استعمال کی جائیں جو ضائع ہونے کے بعد کوڑا کرکٹ میں تبدیل ہونے کی بجائے ری سائیکل کر کے دوبارہ قابل استعمال بنائی جا سکیں۔ موجودہ زمانے میں کاغذ، ربڑ، پلاسٹک، شیشہ، ٹین وغیرہ کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کے بڑے بڑے

کارخانے وجود میں آچکے ہیں۔

سوال نمبر۴: آبی آلودگی سے کون سے خطرات پیدا ہوتے ہیں؟

جواب: آبی آلودگی سے نہ صرف پانی کی مخلوق کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے جو انسانی غذا کا ایک اہم ذریعہ ہے بلکہ اس سے پینے کا پانی بھی آلودہ ہو جاتا ہے جو ہزاروں مہلک بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ پانی کے ان ذخائر کو خواہ وہ کسی بھی شکل میں ہوں آلودگی سے پاک رکھا جائے۔

سوال نمبر۵: فضائی آلودگی سے بچانے کے لئے کی جانے والی کوششوں پر مختصر نوٹ لکھئے؟

جواب: فضائی آلودگی سے بچنے کے لئے مختلف طریقے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ مثلاً درختوں کو زیادہ تعداد میں لگانا، کارخانوں کو آبادیوں سے دور لگانا، کاربن کے ذرات پیدا کرنے والی گاڑیوں کو درست کرنا وغیرہ۔ اسی طرح ماحول میں شور کی آلودگی کو کم کرنے کے لئے شہروں میں گاڑیوں کے پریشر ہارن کے استعمال پر پابندی ہوتی ہے۔

سوال نمبر۶: خالی جگہوں کو پُر کیجئے:

جواب: (الف) کرہ ارض موٹا تین سطحوں پر مشتمل ہے۔ (دو/تین/چار)

(ب) کارخانوں سے نکلنے والا دھواں ماحول کی آلودگی کا بڑا ذریعہ ہے۔ (بہتری/ترقی/آلودگی)

(ج) ماحول سے متعلق معلومات کو باقاعدہ سائنس کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔ (آمدنی، مسائل، سائنس)

☆☆ ═══ ☆☆☆☆☆ ═══ ☆☆

﴿باب نمبر ۱۵﴾

جدید سائنسی ایجادات

سوال نمبر۱: کمپیوٹر کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ تفصیل سے لکھئے۔

جواب: کمپیوٹر: کمپیوٹر آج کے دور کی ایک نہایت حیران کن ایجاد ہے۔ کمپیوٹر دراصل ایک برقی آلہ ہے جو حساب کتاب کے علاوہ بہت سے کاموں کے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔ کمپیوٹر ہر وقت کام کرنے کے قابل اور کسی بھی غلطی سے مبرا ہوتے ہیں۔

کمپیوٹر دو طرح کے ہوتے ہیں: (۱) اینالاگ، (۲) ڈیجیٹل۔ کمپیوٹر کو برقی دماغ بھی کہا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ

ایک پیچیدہ برقی آلہ ہے جو چند مقررہ اصولوں کے مطابق کام کرتا ہے۔

کمپیوٹر کو حساب کتاب کے علاوہ بھی ہر شعبہ زندگی میں استعمال کیا جارہا ہے۔ تعلیمی میدان میں یہ تحقیق ودریافت، چھپائی اور تدریسی آلہ کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ کمپیوٹر کی وجہ سے فاصلے سمٹ کر رہ گئے ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا بھر میں پھیلی ہوئی کسی بھی موضوع پر بہت سی معلومات بہت کم وقت میں ایک مقام پر آسانی سے حاصل کرلینا کمپیوٹر ہی کی بدولت ممکن ہوا ہے۔

انٹرنیٹ کمپیوٹرز اور مصنوعی سیاروں کے نظام سے ترتیب دیا ہوا ایک جدید ترین مواصلاتی نظام ہے۔

سوال نمبر۲: آج کل ریڈار سے کون سے کام لیے جارہے ہیں؟

جواب: ریڈار ایک بہت مفید ایجاد ہے۔ اس کا استعمال دنیا کے ہر ملک میں ہوتا ہے۔ ریڈار کے ذریعے جہازوں کو بحفاظت اڑانے اور واپس زمین پر اُتارنے میں مدد لی جاتی ہے۔ یہ بحری جہازوں کو آپس میں ٹکرانے سے محفوظ رکھتا ہے۔ خلائی مہم جوئی میں بھی یہ انسان کی مدد کرتا ہے۔

سوال نمبر۳: پولیمر کا عام استعمال کہاں کہاں ہوتا ہے؟

جواب: پولیمر میں ربر اور پلاسٹک شامل ہیں۔ ان کے استعمال میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ پولیمر ہم بجلی کی تاروں پر چڑھاتے ہیں۔ ایک خاص قسم کی پولیمر بجلی کے بٹن، پلگ اور ساکٹ میں استعمال کی جاتی ہے۔ پلاسٹک کے بنے ہوئے برتن تو عام ہیں۔ پولیمر کی ایک قسم شیشے کی جگہ لے رہی ہے۔ ہمارے کپڑے بھی بڑی حد تک پولیمر کے بنے ہوتے ہیں۔ چنانچہ نائیلون کی بنی ہوئی جرابیں اور قمیصیں عام ہیں۔

سوال نمبر۴: خالی جگہوں کو پُر کیجئے:

جواب: (الف) سب سے پہلے دریافت ہونے والا پولیمر ربڑ ہے۔ (پلاسٹک، شیشہ، ربر)

(ب) ریڈار جس چیز کی موجودگی ظاہر کرتا ہے اسے سگنل کہتے ہیں۔ (بازگشت، سگنل، انعکاس)

(ج) روبوٹ کو موجوں کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ (موجوں، بجلی، مشین)

(د) کمپیوٹر کا بڑا مقصد وقت کی بچت ہے۔ (وقت کی بچت، امارت کا اظہار، ذہن کا استعمال)

تسہیل الانجلیزیہ مکمل

انگلش برائے درجہ متوسطہ سوم

TASHEEL-UL-MUTAWASSITAH

نئے مرتب وفاق کے انگلش کے نصاب کا مکمل اور آسان ترین حل
مع اضافی امتحانی سوالات

- یہ کتاب اپنے انداز بیان اور معیاری انگریزی کے لحاظ سے منفرد ہے۔
- اس میں طلباء کی تمام دقتوں کو مد نظر رکھا گیا ہے۔
- اسلوب تحریر اتنا جاذب نظر ہے کہ تمام مضمون نہایت آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے۔
- کتاب کو عام فہم بنانے کے لئے جوابات اُردو ترجمہ کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔

حافظ محمد نعمان حامد
استاد جامعہ خیر المدارس ملتان

مکتبہ امدادیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان